تاج الشریعہ
ماہ و سال کے آئینے میں
امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی
برکات رضا فاؤنڈیشن
مینارا روڈ ممبئی

تاج الشریعہ

ماہ وسال کے آئینے میں

امیر القلم ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی
[پی ایچ ڈی، گولڈ میڈلسٹ]

ناشر
برکاتِ رضا فاؤنڈیشن، میرا روڈ، بمبئی

کتاب: تاج الشریعہ: ماہ وسال کے آئینے میں
تحقیق: ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی
صفحات: ۶۴ر چوسٹھ
اشاعت: بموقع عرس چہلم ۳۰ر اگست ۲۰۱۸ء
کمپوزنگ: حافظ حیدر علی
اہتمام: برکات رضا فاؤنڈیشن، میرا روڈ، بمبئی
تعاون: رضوی برادران محمد شاداب، محمد آفاق، محمد سیماب صاحبان

عرض واقعی

یہ کوئی گہری تحقیق نہیں، بس ایک سرسری مطالعے کا نتیجہ اور اجمالی اشاریہ ہے۔ رب قدیر وہاب کی توفیق ہوئی، تو اس اجمال کی شرح وتفصیل ہوگی اور بعید نہیں کہ وہ متوقع شرح و تفصیل کئی جلدوں میں پھیل جائے۔ چوں کہ حضور تاج الشریعہ از افق تا افق کہکشاں جیسی منور و مستطیل شخصیت اور اس کے ابعاد وحدود اربعہ ہی کچھ ایسے لمبے چوڑے اور گہرے ہیں کہ چھان پھٹک کر سمیٹنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آپ قارئین حضرات دعا کریں کہ اللہ احد وصمد کا فضل عظیم وعمیم ہو جائے اور یہ خاکسار یہ سعادت اٹھانے کے قابل ہو جائے۔ اہل علم و قلم مواد کی دستیابی میں ہمارا ہاتھ بٹائیں اور دعا کریں کہ یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچے۔

اس کتاب کی طباعت میں رضوی برادران جناب محمد شاداب، جناب محمد آفاق اور جناب محمد سیماب صاحبان نے مالی تعاون کیا ہے۔ اللہ کریم ان حضرات کے ہر جائز کاروبار میں کامیابی اور برکتیں عطا فرمائے اور دین ودنیا کی بے بہا نعمتوں سے نوازے، آمین بجاہ سید المرسلین۔

خاکسار راقم آثم غلام جابر شمس سے
رابطے کے لیے
Ph:09869328511|09137535376
E-Mail:ghulamjabir@yahoo.com

میری کتاب 'پرواز خیال' طبع کراچی، ۲۰۰۵ء کا ص:۵۵

بریلی کا برہمن

(میری بریلی پہلی حاضری کا پس منظر)

مغل سرائے میں بیٹھا...... بریلی جا رہا تھا...... ٹکٹ تھا جنرل کا...... جا گھسا تھا سلیپر میں............
......ایک کمپارمنٹ میں چھ برتھ ہوتی ہے...... چھ لوگ تھے بھی...... میں ساتواں تھا...... ٹرین نے چنگھاڑ ماری...... رینگنے لگی...... پھر چل پڑی...... جس رفتار سے وہ چل رہی تھی..................
......قریب کا منظر پیچھے بھاگ رہا تھا...... میرا دل دھڑک رہا تھا...... کیوں کہ ٹکٹ جنرل کا تھا......
ٹی سی آیا...... دھڑکن تیز ہوگئی...... پانچ چپ تھے...... چھٹے نے کہا...... 'رہنے دیجیے، بچہ ہے'......
......اس چھٹے کا برتھ تھا سب سے اوپر...... برتھ پر سفید چادر، صاف ستھری...... سائڈ میں تانبے کا لوٹا...... زنار...... جینیو...... مالا...... اور کوئی ایک کتاب تھی...... اس نے اشارے سے کہا...... 'اوپر بیٹھ جاؤ'...... کھانے کا وقت ہوتا ......تو وہ مجھے پوچھتا ......اس کا کھانا اس کی تھیلی میں تھا ......رات ہوئی ...... تو سب سونے کی تیاری کرنے لگے ......میں نے نیچے اترنے کو سوچا ......انہوں نے کہا...... 'تم میرے بستر پہ سو جاؤ، میں مالا جپوں گا'...... سب سو گئے...... میں بھی دراز ہوگیا...... وہ جینیو لگائے مالا جپتے رہے...... بارش ہوتی رہی...... صبح ہوئی...... تو سامنے بریلی جنکشن تھا...... مسافر آنے، جانے میں مصروف تھے...... میں در و دیوار تک رہا تھا............ موسم کی پہلی بارش نے بریلی کی گلیوں کو بھر دیا تھا...... پانی بہہ رہا تھا...... اسٹیشن سے خواجہ قطب روڈ تک ...... رکشا اور تانگے والوں کی چاندی ہوگئی تھی...... انہوں نے پوچھا 'کبھی بریلی آئے ہو؟'
......میں نے کہا...... 'نا'...... تب انہوں نے یکہ لیا...... خود بیٹھے، مجھے بیٹھایا...... تانگا جا رہا تھا ......میں پہلی بار...... نہائے ہوئے بھیگے ہوئے...... بریلی کی بہاریں دیکھ رہا تھا...... اندر سے دل دھک دھک کر رہا تھا...... کہ یہ شخص مجھ پر اتنا مہربان کیوں ہے...... ایک مسجد کے دروازے پر تانگا رکا...... ہم دونوں ساتھ اترے...... نماز فجر ہو چکی تھی...... نمازی جا چکے تھے...... کہنے لگے ......'یہ مسجد رضا ہے...... یہ ہے بڑے مولانا اعلیٰ حضرت کا مزار...... ہم یہاں ہر ہفتہ درشن کرتے ہیں ......اور یہ ہے آفس ......تھوڑی دیر میں لوگ آ جائیں گے...... جب تک تم مسجد میں بیٹھ جاؤ'...... پھر اسی تانگے سے وہ اپنے گھر روانہ ہوگیا...... یہ تھا بریلی کا برہمن...... یہ کوئی بیس بائیس برس پہلے کی بات ہے۔

تاج الشریعہ

ماہ وسال کے آئینے میں

نوٹ: یہ تحریر ابھی خام و نا تمام ہے۔اسے کسی ضخیم کتاب کا آغازِ باب یا دیباچہ سمجھنا چاہیے۔ لہٰذا اہل علم سے گذارش ہے کہ آپ حضرات کے پاس یا علم میں حضرت کی کوئی یادگار تحریر یا سفر وحضر کا کوئی اہم واقعہ ہو،تو بقید تاریخ و ماہ وسن لکھ کر ہمیں ضرور بھیجیں۔آپ کے ذکر و شکر کے ساتھ درج کیا جائے گا۔

☆.................۱۹۴۳ء:

☆......۲۳رفروری،محلّہ سوداگران بریلی شریف میں ولادت ہوئی۔والد ماجد مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا کے قافیہ پر نام ’اسماعیل رضا‘ تجویز ہوا۔’محمد‘نام پر عقیقہ ہوا۔عرف ’اختر رضا‘ قرار پایا۔اسی عرفی نام سے وہ مشہور آفاق عالم ہوئے۔

☆.................۱۹۴۶ء:

☆......بزرگان دین اور اشرافیہ خاندان کی روش پر چار برس،چار مہینے،چار دن کی عمر میں والد ماجد نے رسم بسم اللہ خوانی کی تقریب منعقد کی۔جس میں جامعہ منظر اسلام کے تمام طلبہ مدعو تھے اور تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے بسم اللہ خوانی کی رسم ادا فرمائی۔قرآن کریم والدہ ماجدہ نے پڑھایا۔۔اردو وغیرہ والد کریم سے سیکھی۔

☆.................۱۹۵۶ء:

☆......منظر اسلام میں میزان،منشعب،نحو میر سے درس نظامیہ کی شروعات ہوئی۔شیخ محمد عبد التواب صاحب مصری،جو منظر اسلام میں استاذ تھے،سے عربی ادب سیکھا۔ویسے گوان کی گھریلو بولی اردو تھی،مگر گھر میں عربی بول چال اور عربی اخبارات کا بھی چلن تھا۔

☆.................۱۹۵۲ء:

☆......اسلامیہ انٹر کالج میں داخلہ لیا اور مروجہ دنیاوی تعلیم حاصل کی۔

☆.................۱۹۶۰ء:

☆......شعر وشاعری کا آغاز کیا۔بیش بہا نعتوں کے دو مجموعے بنام ’سفینۂ بخشش‘ اور ’نغماتِ

اختر' ہندو پاک سے شائع ہو چکے ہیں اور نعت خواں حضرات بر سر محفل وا جلاس اور محراب و منبر پڑھ پڑھ کر سامعین کو مسرور ومحظوظ کرتے ہیں۔

☆..................۱۹۶۲ء:

☆......۱۳/۱۴/۱۵/ جنوری ۱۹۶۲ء میں جامعہ منظر اسلام کا شاندار اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اقطار ہند سے آئے ہوئے خدا ترس علما و مشائخ کا جم غفیر تھا۔ ۱۵/ جنوری کی صبح تاجدار اہل سنت نے اپنے درِ دولت پہ میلا د پاک کی ایک بابرکت مجلس منعقد فرمائی۔ علما و مشائخ کی نورانی جماعت تو تھی ہی، منظر اسلام کے طلبہ و نو فارغ علما بھی موجود و مدعو تھے۔ تاجدار اہل سنت نے اپنے نواسے [تاج الشریعہ] کے دونوں ہاتھوں کو اپنے دست کرم میں لے کر تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی۔ حاضرین نے نذر اور مبارک باد پیش کی۔ واضح ہو کہ بیعت کی سعادت پہلے سے ہی حاصل تھی۔ اسی سن باسٹھ میں والد ماجد، جو علیل چل رہے تھے، نے عمامہ باندھ کر اور عبا پہنا کر آپ کو علوم اعلیٰ حضرت کا وارث و جانشین بنایا۔ تفصیل کے لیے ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' شمارہ دسمبر دیکھیں۔

☆..................۱۹۶۳ء:

☆......اسلامی دنیا کی سب سے بڑی درسگاہ 'جامع ازہر' مصر کے 'کلیۃ اصول الدین' میں داخل ہوئے۔ افہام وتفہیم اور اظہار مافی الضمیر میں آپ کو کوئی دقت پیش نہیں آئی، بلکہ فصیح و بلیغ عربی اسلوب بیان میں گفتگو کر کے سب کو محو حیرت کر دیا۔ اساتذہ کا تاثر تھا کہ یہ تو ہندی عجمی لگتا ہی نہیں، جو باعثِ تعجب ہے۔ امام احمد رضا کے بارے میں عرب علما نے کہا تھا کہ 'یہ خلقتاً یعنی پیدائشی طور پر ہندی ہیں، مگر فطرتاً عربی ہیں'۔ تاج الشریعہ اسی ہندی خلقت اور عربی فطرت کے پرتو تھے۔ تاج الشریعہ کے دادا حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان قادری قدس سرہ کی بھی عربی دانی میں کچھ اپنے والد ماجد امام احمد رضا جیسی شان اور بانکپن تھا۔

☆..................۱۹۶۴ء:

☆...... پورے مصر میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر اس وقت کے نوجوان عالم مولانا اختر رضا کو صدر مملکت مصر جمال عبدالناصر کے ہاتھوں ایوارڈ ملا۔

☆..................۱۹۶۵ء:

☆......ساٹھ برس کی عمر میں ۱۲/ جون کو والد ماجد کا وصال ہوا۔ جب کہ آپ جامع ازہر میں

زیر تعلیم تھے۔شدت غم اور شدید ماحول میں آپ نے ایک تعزیتی نظم لکھ کر اپنے بڑے بھائی ریحانِ ملت کو روانہ کی ،جو درد وغم کی منہ بولتی داستان تھی۔اس کے باوجود ۱۹۶۵ء میں ہی جامع ازہر کے سالانہ امتحان میں اعلیٰ وامتیازی نمبرات حاصل کرکے پورے مصر میں اول نمبر آئے۔ ممتحن کے علم کلام پر سوال کرنے پر ایسی شرح وبسط سے جواب دیا کہ اساتذہ وممتحن حضرات ششدر رہ گئے۔اس حصول نعمت پر یہاں برادر اکبر ریحانِ ملت مولانا شاہ ریحان رضا نے ماہنامہ ’اعلیٰ حضرت‘ ماہ ستمبر کے شمارے میں شاندار رپورٹ لکھ کر خدا کا شکر اور دلی مسرت کا اظہار کیا۔

☆......امتیازی واول نمبر آنے پر وطن مالوف بریلی میں خوشی کی لہر اور ماہنامہ ’اعلیٰ حضرت‘ بریلی کا ادارتی صفحہ مارے مسرت کے گونج اٹھا۔

☆..................۱۹۶۶:

☆......تکمیل تعلیم کی۔سارے امتحانات میں اول درجے سے کامیابی ملی اور جامعہ کے ارباب حل وعقد نے سند اور جامع ازہر ایوارڈ پیش کیا۔

☆......بریلی شریف واپسی ہوئی،تو مفتی اعظم ہند قدس سرہ کے نورافشاں ومسرت افزا جلو میں اہل خاندان،علمائے کرام،طلبائے منظر اسلام،احباب ومتعلقین،معتقدین ومریدین نے بریلی اسٹیشن پر پر جوش استقبال کیا اور برادر اکبر ریحانِ ملت مولانا شاہ ریحان رضا نے ماہنامہ ’اعلیٰ حضرت‘ ماہ دسمبر کے شمارے میں خوب صورت کوائف نامہ لکھ کر شائع کیا۔

☆......اسی برس آپ نے پہلا فتوی لکھ کر مفتی سید افضل حسین مونگیری اور حضور مفتی اعظم ہند کو دکھایا۔دونوں بزرگوں نے تحسین وحوصلہ افزائی کے کلمات کہے۔یہ سوال مدینۂ منورہ سے آیا تھا،جس میں نکاح،طلاق اور میراث سے متعلق سوالات تھے۔

☆..................۱۹۶۷ء:

☆......جامعہ منظر اسلام میں استاذ مقرر ہوئے۔یہ سلسلۂ فیض و برکت کئی برس چلا۔فتوی نویسی حضور مفتی اعظم ہند اور مفتی سید افضل حسین مونگیری کے زیر سایہ ہوتی رہی۔

☆..................۱۹۶۸ء:

☆......۳؍نومبر استاذ زمن حضرت حسن کی پوتی یعنی حکیم ملت حضرت مولانا شاہ حسنین رضا خان کی صاحبزادی سے شادی کی رسم ادا ہوئی۔پہلے سے ہی یہ رشتہ والد ماجد کا طے کردہ تھا۔

☆......تاج الشریعہ نے رضا باغ، گنگٹی، ضلع سیتامڑھی کا دورہ کیا۔ مشہور محقق وقلم کار ڈاکٹر امجد رضا امجد کے والد مرحوم گماشتہ محمد عبدالغفور حامدی کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔ یہ گماشتہ محمد عبد الغفور مرحوم تاج الشریعہ کے جد امجد حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان قادری علیہ الرحمہ کے مرید تھے۔ یہ وہ خوش نصیب بستی ہے، جہاں حجۃ الاسلام اور تاج الشریعہ کے والد گرامی مفسر اعظم ہند حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان قادری عرف جیلانی میاں علیہ الرحمہ کے بکثرت مریدین تھے اور اب تو تاج الشریعہ کے مریدین کی بھاری تعداد نے اس میں اور اضافہ کر دیا ہے۔

☆.................۱۹۷۰ء:

☆......صاحب زادہ مولانا مفتی محمد عسجد رضا خان کی پیدائش محلّہ خواجہ قطب میں ہوئی۔ پیدائشی نام 'محمد منور رضا حامد' اور عرفیت 'عسجد رضا' ہے۔ اسی عرفی نام سے وہ متعارف ہیں۔ آپ وہ خوش نصیب ہیں کہ تاجدار اہل سنت مفتی اعظم ہند نے آپ کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر آپ کو داخل سلسلہ فرمایا۔

☆.................۱۹۷۴ء:

☆......تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند نے اپنے وجود ناز کی برکتوں کی برکھا سے ہمارے سیمانچل کی سرزمین کے چپے چپے کو سیراب فرمایا۔ اس سفر موج ظفر میں اس وقت کے مفتی اختر رضا ازہری میاں ہمراہ رکاب تھے۔ یہ ازہری میاں کا پہلا [بعد میں تو یہ علاقہ ان کی جاگیر قرار پایا] اور تاجدار اہل سنت کا دوسرا دورہ تھا۔ اسی دور مسعود میں تاجدار اہل سنت نے فرمایا تھا کہ: 'اب میں ضعیف ہو چکا ہوں۔ آپ لوگ اختر میاں سے رجوع کریں'۔ اس بابرکت جملے کا نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ آج تقریباً آدھا سیمانچل حضرت تاج الشریعہ کے دامن سے وابستہ ہے۔

☆.................۱۹۷۵ء:

☆......اندرا گاندھی کی کانگریس والی حکومت کے جبری فیصلے 'نسبندی' کے خلاف فتوی دیا۔ یہ ایک سخت کڑا وقت تھا۔ حکومت کی آنکھ سے آنکھ ملانا جگر گردے کا کام تھا۔ دار الافتا بریلی نے یہ کام کر دِکھایا۔ ساری عزتوں کا سرچشمہ اسلام ہے اور اسلام ہی کی چوکھٹ سے لپٹے رہنے دونوں جہان کی بھلائی ہے۔ حکومت واقتدار کی شان وشوکت اور قوت وطاقت آنی جانی ہے۔ جب کہ اسلام کی حکمت وشوکت قائمی و دائمی ہے۔ تاج الشریعہ ہمیشہ اسی روش پر عمل پیرا

رہے۔

☆.................۱۹۷۶ء:

☆......محققانہ کتاب 'تصویروں کا شرعی حکم' تصنیف فرمائی۔اس کتاب کے کچھ مضامین ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' بریلی شمارہ اگست وغیرہ میں شائع ہوئے ہیں۔

☆......'دفاع کنز الایمان' نام کی مفسرانہ ومحققانہ کتاب لکھی۔یہی اہم مقالہ ماہنامہ 'المیزان' بمبئی کے 'امام احمد رضا نمبر' میں شامل اشاعت ہوا۔تفاسیر واحادیث اور محققین علمائے اہل سنت کی قریب ۲۸/اور مخالفین اہل سنت کی ۱۲/کتابوں کی صدہا دلیلوں سے یہ کتاب مملوو مبرہن ہے۔واضح ہو کہ یہ کتاب دیوبندی عالم امام علی قاسمی رائے پوری کے کتابچہ 'قرآن پر ظلم' کا جواب ہے۔

☆.................۱۹۷۷ء:

☆......اس برس تاج الشریعہ نے کوونگر ڈھ، ضلع اجمیر شریف کا دورہ کیا۔

☆.................۱۹۷۸ء:

☆......جامعہ منظر اسلام کے 'صدر المدرسین' کے منصب جلیل پر فائز ہوئے۔نیز دارالافتا بریلی کے نائب مفتی کی حیثیت سے کارِ افتا بھی سرانجام دیتے رہے۔

☆......مدرسہ کلیمیہ امینیہ راج محل، بہار کے صدر المدرسین حضرت مولانا عابد حسین صاحب کی دعوت پر پہلی بار راج محل، بہار تشریف لے گئے۔عیدگاہ میدان پھلو بریا میں عظیم الشان اجلاس سے خطاب کیا۔بہت سے لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......شہر کوٹہ، راجستھان تشریف لے گئے۔تقریر کی اور لوگوں کو داخل سلسلہ کیا۔

☆.................۱۹۷۹ء:

☆......حضرت تاج الشریعہ بنارس کے دورے پر تشریف لے گئے اور جامعہ حمیدیہ رضویہ کے منتہی طلبہ کا سالانہ امتحان لیا۔

☆......ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' بریلی میں تاج الشریعہ کے مطبوعہ فتاوی ومکاتیب۔

☆.................۱۹۸۰ء:

☆......جنوری، آل انڈیا سنی جمیعۃ العلما بمبئی کے زیر اہتمام تیلی محلّہ میں ایک تاریخی عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔اس موقع سے مجلس عاملہ کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں آپ صدر

اعلیٰ نامزد ہوئے۔ اس منصب جلیل پر آپ تاحیات جلوہ بار رہے۔ ہر برس ماہ ربیع الثانی میں نکلنے والے 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وسرپرستی بھی فرمائی۔

☆..................۱۹۸۱ء:

☆......اس برس ان کے نانا جان اور سب سے بڑے مربی ومرشد گرامی تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند حضرت شاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری قدس سرہ کا وصال ہوا۔

☆......خلیفۂ اعلیٰ حضرت برہان ملت حضرت مولانا شاہ محمد برہان الحق قادری رضوی جبل پوری نے علوم ومعارف شریعت وطریقت کی اجازت مرحمت فرمائی۔

☆..................۱۹۸۲ء:

☆......مدینۂ منورہ سے آئے ہوئے قریب دس سولواں کے جوابات تاج الشریعہ نے تحریر فرمائے۔ جو ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' بریلی شمارہ مئی میں شائع ہوئے ہیں۔

☆......۲۹ر مئی کو دارالعلوم نوری اندور کی دعوت پر مدھیہ پردیش روانہ ہوئے۔

☆......باضابطہ مرکزی دارالافتا کی بنیاد ڈالی اور کئی مفتیان کرام خصوصاً حضرت مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی کی بحالی عمل میں آئی۔ اس دارالافتا نے اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم ہند کی دار الافتائی خدمات اور شان وشوکت کی یاد کردی۔ ۱۹۸۳ء سے ۲۰۰۵ء تک نقل فتاوی کے رجسٹر کی تعداد ۸۰ر بتائی گئی ہے۔ جس سے اس دارالافتا کی مرکزیت اور کارکردگی کی رفتار کا اندازہ ہوتا ہے۔

☆......پڑوسی شہر رام پور تشریف لے گئے۔ الجامعۃ الاسلامیہ کے جلسۂ سنگ بنیاد میں شرکت فرمائی۔

☆......'جامعہ نوریہ' پہلے پہل محلّہ گھیر جعفر خان، بریلی میں قائم ہوا۔ جس کے قیام و بنا میں آپ نے مؤثر رول ادا کیا۔

☆......عراق میں بغداد، نجف اشرف اور کربلائے معلیٰ کی زیارت کی۔

☆......شمال ہند علاقہ ترہت کے ضلع سیتا مڑھی کے مشہور مقام 'کنہواں بازار' میں منعقد تاریخی پروگرام 'تعمیر ملت کانفرنس' میں شرکت وخطابت فرمائی۔ اس خطے کا غالباً یہ پہلا سفر تھا۔

☆......راجستھان کے شہر کوٹہ تشریف لے گئے اور ایک تاریخی پروگرام بنام 'مفتی اعظم کانفرنس' کی سرپرستی فرمائی۔ وعظ فرمایا اور سلسلے میں داخلے کے متمنی حضرات کو داخل سلسلہ فرمایا۔

☆......پاکستان کا دوسرا سفر کیا اور پیر طاہر علاء الدین گیلانی علیہ الرحمہ کے در دولت پہ نیازمندانہ

حاضری دی۔ پیر موصوف، جو حضور غوث پاک کی اولاد پاک میں سے تھے، نے تاج الشریعہ سے بے حد تپاک اور گرم جوشی سے ملے اور روانگی کے وقت دروازے کے باہر تک تشریف لائے۔ دربانوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ پیر صاحب نے یہ اہتمام واحترام ذوالفقار علی بھٹو کے لیے بھی نہیں کیا تھا۔ واضح رہے کہ یہی پیر گیلانی علیہ الرحمہ نے ۱۹۵۶ء میں بریلی شریف تشریف لا کر اعلیٰ حضرت کے مزار مبارک پہ فاتحہ خوانی کی تھی۔ تاج الشریعہ، جو اس وقت نوعمر تھے، نے عرض کیا کہ 'حضرت ایک نظر ادھر بھی'، تو حضرت پیر گیلانی علیہ الرحمہ نے یہ تاریخی جملے فرمائے تھے کہ: 'اختر میاں میرے دادا حضور غوث اعظم نے تمہارے دادا اعلیٰ حضرت کو اتنا نوازا کہ پورا سیراب کر دیا اور حضور مفتی اعظم بھی مالا مال کر دیا۔ اس لیے بیٹے! تمہیں لینے کی نہیں، بلکہ بانٹنے کی ضرورت ہے'۔

☆......راجستھان کے معروف شہر 'اودے پور' تشریف لے گئے۔

☆......۱۹۸۳ء:

☆......۱۷/ اکتوبر کو بکھری، باز پٹی، ضلع سیتا مڑھی تشریف لے گئے۔ وہاں کی 'نوری جامع مسجد' میں نماز عصر ومغرب کی امامت بھی فرمائی۔ مجلس کے ختم ہونے پر سیکڑوں افراد بیعت ہوئے۔ حتیٰ کہ ایک بوڑھے سے دیوبندی جناب عبدالرحیم مرحوم مرول والے دیوبندیت سے توبہ کی اور مرید ہو کر بہت خوش تھے۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم اس سفر میں بحیثیت خادم ساتھ تھے۔

☆......۱۸/ اکتوبر کو حضرت مولانا محمد عین الحق نوری استاذ 'مدرسہ جیلانیہ' ملنگوا، نیپال کی دعوت پر وہاں تشریف فرما ہوئے۔ رات بڑا پروگرام ہوا۔ مسلمانوں نے حضرت کا دیدار کیا۔ تقریر سنی اور مرید ہوئے۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی مرحوم اس سفر میں بحیثیت خادم ساتھ تھے۔

☆......ماہ دسمبر میں آپ نے پہلا سفر حج وزیارت کیا۔

☆......ماہنامہ 'سنی دنیا' بریلی کا اجرا فرمایا۔ جس کے 'باب الاستفتا' حضرت تاج الشریعہ کے فتاوے مستقلاً شائع ہوتے رہے۔ اس سے پہلے یہ سلسلہ ماہنامہ 'اعلیٰ حضرت' میں جاری تھا۔

☆......رام پور کے تعلیمی ادارہ الجامعۃ الاسلامیہ کے جلسے میں شرکت فرمائی۔

☆......مہاراشٹر کے اضلاع دھلیہ، جلگاؤں اور بھساول کے درمیان 'چوپڑا' اور شہر بلڈانہ کے شہریوں کو بھی حضرت نے اپنے چمکدار چہرۂ ولایت کی دید وزیارت کا موقع عنایت فرمایا۔

☆......سیمانچل کے اضلاع کٹیہار، پورنیہ اور کشن گنج کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔

☆......پاکستان کا تبلیغی ودعوتی دورہ فرمایا۔ کراچی میں ماہر رضویات پروفیسر محمد مسعود احمد کے

دولت خانے پر بھی تشریف لے گئے۔ بقول پروفیسر موصوف: 'متقی اور عالم باعمل علامہ اختر رضا خان ازہری ۱۹۸۳ء میں پاکستان تشریف لائے۔ازراہ کرم غریب خانے پر بھی تشریف لائے۔ایک عربی نعت کی فرمائش کی۔قلم برداشتہ اسی وقت لکھ دی'۔

☆......اس سال حضرت تاج الشریعہ نے بیکانیر، راجستھان کا دورہ کیا۔

☆.................۱۹۸۴ء:

☆......مستقل زمین فراہم ہونے پر' جامعہ نوریہ' محلّہ گھیر جعفر خان سے محلّہ باقر گنج منتقل ہو گیا۔جس میں تاج الشریعہ کا کلیدی کردار رہا۔

☆......ماہ اگست، کاٹھیاوار، گجرات کا دورہ فرمایا۔ بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کیا۔ بر سرمنبر موجود علما و مشائخ نے معزز القابات' خصوصاً ' تاج الاسلام' اور' فقیہ اسلام' سے یاد کیا۔

☆......۱۴/۱۵/نومبر ۱۹۸۴ء کو مارہرہ مطہرہ میں عرس قاسمی منایا گیا۔ازہری میاں نے بھی شرکت کی۔زیب سجادۂ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ نے پرجوش استقبال کیا۔' قائم مقام مفتی اعظم علامہ ازہری زندہ باد' کا نعرہ بلند فرمایا اور' خلافت و اجازت کے تمغے سے سرفراز فرما کر دستار بندی کر کے نذر پیش کی۔

☆......بہار کی راجدھانی پٹنہ تشریف آوری ہوئی۔مغل پورہ پٹنہ سیٹی میں' الجامعۃ الرضویہ' کی بنیاد رکھی۔رات کے جلسۂ سنگ بنیاد میں بہار کے اطراف و اکناف سے کھنچے ہوئے آئے لوگوں کو اپنی نصیحت آمیز باتوں سے مستفید کیا۔علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ بھی شریک جلسہ تھے۔حضرت کے ایک جانثار مرید جناب محمد سرفراز رضوی کا بچہ ایسا بیمار تھا کہ والدین زندگی سے ناامید ہو رہے تھے۔حضرت نے دعا و دم کیا۔خدا نے شفا عطا فرمائی۔کل کا وہ بچہ آج ہٹا کٹا جوان رعنا اور لکھ پڑھ کر خوش خرم باقاعدہ انجینئر ہے۔

☆......دھان کھیتی، کلکتہ میں سنیوں اور دیوبندیوں میں مناظرہ طے ہو چکا تھا۔محدث کبیر علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ قادری گھوسی مناظر تھے۔تاج الشریعہ ان دنوں بھاگل پور کے دورے پر تھے۔پھر کلکتے پہنچ گئے۔آپ کے پہنچتے ہی دیوبندیوں کا دم گھٹنے لگا اور پولیس افسروں سے جوڑ توڑ کر کے مناظرہ کینسل کروا دیا۔

☆......جامعہ رضویہ کے بانی و مہتمم اور اپنے مرید خاص ہمدرد ملت سید ولی الدین رضوی کو اس بات پر تاکید و فہمائش فرمائی کہ ماہنامہ' نور مصطفیٰ' پٹنہ میں کوئی

غیر مصدقہ و مستند تحریر و مضمون نہ چھپ سکے۔
☆......تین روزہ 'سنی کانفرنس' مکہ مسجد حیدرآباد دکن میں شرکت وتقریر فرمائی۔حضرت تاج الشریعہ کا یہ غالباً پہلا دورۂ حیدرآباد تھا۔اسی موقعے سے آپ نے شہباز دکن حضرت مولانا محمد مجیب علی رضوی صاحب، حضرت مولانا محمد عبدالقدیر رضوی وجے واڑہ اور حضرت مولانا محمد نسیم اشرفی صاحب کو آپ نے اپنی خلافت سے سعادت مند کیا۔جب کہ کثیر بندگان خدا کو کلمات بیعت پڑھا کر مرید بھی کیا۔
☆......باسنی، ضلع ناگور، راجستھان بڑا مشہور مقام ہے۔تاج الشریعہ وہاں متعدد بار تشریف لے گئے ہیں۔سب سے پہلا دورہ اسی ۱۹۸۴ء کا تھا۔
☆......تاج الشریعہ میرتا سیٹی، راجستھان تشریف لے گئے۔شاید یہ وہاں کا پہلا دورہ تھا۔
☆..................**۱۹۸۵**ء:
☆......اس برس تاج الشریعہ نے دوسرا حج ادا کیا۔
☆......ماہ اپریل، ورلڈ اسلامک مشن لندن کے زیر اہتمام 'حجاز کانفرنس' منعقد ہوئی، جس میں عالمی مسائل پر غور وفکر اور نصب العین کے تعین کے لیے عالمی مقتدر شخصیات نے شرکت کی۔ہندوستان سے حضرت تاج شریعت اور علامہ ارشد القادری ۲۱/اپریل کو لندن تشریف لے گئے ۔۵/مئی کو کانفرنس ہوئی۔اس عالمی حجاز کانفرنس کی صدارت آپ نے فرمائی اور خطاب نایاب بھی کیا۔یہ خطاب بی بی سی لندن سے نشر بھی ہوا۔
☆......لندن سے حرمین شریف حاضر ہوکر عمرہ کے مناسک ادا کر کے ۱۷/جون کو بریلی شریف مراجعت فرمائی۔
☆...... پاکستان کے شہر لاہور کا دورہ کیا۔حضرت داتا گنج بخش ہجویری علیہ الرحمہ کے جوار میں قائم دار العلوم حزب الاحناف میں قیام تھا۔علمائے لاہور آپ کے علم وفضل، عجز وخاکساری اور فروتنی انکساری سے بے حد متاثر تھے۔
☆......ماہ جولائی، قائد اہل سنت لامہ ارشد القادری کی تحریک وتجویز پر جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں نو پید مسائل کے حل وتصفیے کے لیے 'شرعی بورڈ' جو بعد میں 'مجلس شرعی' کے نام سے معروف ہوئی، کے 'فیصل بورڈ' کا آپ کو صدر اعلیٰ منتخب کیا گیا۔
☆......ماہ جولائی، عرس امجدی گھوسی میں شرکت کی۔
☆...... بریلی شریف سے حضرت تاج الشریعہ آگرہ اسٹیشن پہنچے۔سر شام دوسری ٹرین آنے

میں تاخیر تھی۔ کچھ گھنٹہ بھر وقت تھا۔ اسٹیشن سے لگ کے قلعہ کے پاس جو شاہی جامع مسجد ہے وہاں کے خطیب و امام حضرت مفتی محمد قمر الزماں رضوی دربھنگوی کو پتا چلا، تو دوڑ کر حاضر ہوئے اور اپنی مسجد لے آئے۔ حضرت نے نماز مغرب پڑھائی۔ اتنے میں کافی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے اور حضرت کے دیدار سے مشرف ہو کر مرید بھی ہو گئے۔

☆......شہر ناگ پور، مہاراشٹر کا دورہ کیا۔ ناگ پور سے شہر آکولہ تشریف لے گئے۔ وہاں سے بھساول تشریف لے آئے۔ بھساول میں 'مختار عالم کانفرنس' میں خطاب کیا۔ دو دن قیام رہا۔ اسی دوران قیام میں حضرت نے قدیم جامع مسجد جالی محلّہ کے ہر دل عزیز خطیب و امام حضرت مولانا حافظ محمد تجمل حسین رضوی اور حضرت مفتی محمد زبیر عالم صدیقی رضوی پورنوی کو اپنی اجازت و خلافت سے نوازا۔ یہاں سے املنیر جلوہ افروز ہوئے۔ مفتی محمد زبیر عالم صاحب اس سترہ روزہ سفر میں ساتھ رہے۔ اسی سفر میں جناب محمد اشرف رضوی سیٹھ کی دعوت پر شہر بلڈانہ کو بھی اپنے وجود ناز کی برکتوں سے سرفراز کیا۔

☆..................۱۹۸۶ء:

☆......اگست، ستمبر، یہ تیسرا حج تھا، جو مع اہل وعیال ادا کیا۔ اس برس وہاں ایک ناگہانی بات پیش آئی کہ آپ کو بلا وجہ شرعی و قانونی پسِ دیوارِ زندان رکھا گیا اور پھر بغیر مدینہ پاک کی حاضری کے ہندوستان بھیج دیا گیا۔

☆......بمبئی واپسی کے وقت تاج الشریعہ نے بیان دیا تھا، ہفت روزہ 'اخبار نو' دہلی میں ۳۲ تا ۹/ اکتوبر کو شائع ہوا۔

☆......بمبئی واپسی پر محمد علی روڈ، مینارہ مسجد کے پاس شاندار استقبال اور احتجاجی مظاہرہ ہوا۔ یہ احتجاجی سلسلہ ہندو پاک سے پھیل کر مغربی ممالک تک پہنچ گیا۔

☆......لندن میں ورلڈ اسلامک مشن کا وفد، جس میں جید و مقتدر علمائے اہل سنت شامل تھے ، نے شاہ عبد اللہ و سعودی شہزادوں اور سعودی حکومت کے اہل کاروں سے مل کر اصولی و قانونی احتجاج درج کرایا اور گفتگو کی۔ نتیجے میں سعودی شہزادگان و اہل کاران نے وفد کے مطالبات مان لیے۔ یہ وقوعہ ایک خاص پس منظر [نجدی شرارت] رکھتا ہے۔ لیکن مشیت ایزدی کچھ اور تھی۔ حکومت سعودیہ کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور خصوصی ویزا دے کر دوبارہ بلانا پڑا۔ یہ تفصیلات آپ کی کتاب 'سعودی مظالم کی کہانی، اختر کی زبانی' میں موجود و مطبوع ہیں۔

☆......ماہ دسمبر، رائے بریلی اتر پردیش میں 'مسلم پرسنل لا کونسل' کی تشکیل عمل میں آئی۔ علما و

مفتیان کرام کی متفقہ رائے سے آپ 'صدر مفتی' منتخب ہوئے۔

☆......حضرت مفتی محمد قمر الزماں رضوی دربھنگوی خطیب و امام شاہی جامع مسجد آگرہ، ان کے احباب اور خوش عقیدہ مسلمانان آگرہ کی شدید خواہش اور دعوت پر حضرت تاج الشریعہ آگرہ تشریف لائے۔ بڑا پروگرام ہوا۔ بڑی تعداد میں مجمع اکٹھا ہوا۔ کثیر افراد حضرت کے دامن سے وابستہ ہوئے۔ قیام آگرہ کینٹ میں رہا۔ دوسرے دن واپسی ہوئی۔

☆......بابری مسجد کے قضیے میں آپ نے فعال کردار ادا کیا۔ علمائے رام پور، جس کے قائد علامہ سید شاہد علی رضوی تھے، اس سلسلے میں 'جیل بھرو تحریک' بماہ مارچ چھیڑی، تو تاج الشریعہ نے اس کی تائید کی اور بھرپور حمایت کا اعلان کیا۔

☆......بھوٹا تال، جبل پور ایم پی کے ایک غیر مسلم مع اہل وعیال نے بریلی شریف آکر اور آپ کا چہرۂ زیبا دیکھ کر آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کیا اور بیعت ہوا۔ آپ نے ان کا نام 'محمد احسن رضوی' پسند فرمایا۔ کچھ دنوں تک محمد احسن رضوی بریلی شریف رہ کر دینی تعلیم حاصل کی۔

☆..................۱۹۸۷ء:

☆......۷ار فروری کو آپ نے جھریا، دھنباد، بہار کا دورہ کیا۔ سعودی ظلم وبربریت کی ٹیس اور دیار مدینہ منورہ حاضر نہ ہونے کی ہوک آپ کے دل بے تاب میں رہ رہ کر اٹھتی تھی، جھریا کے جلسے میں کسی نعت خواں نے جب جمال یار کا نغمہ چھیڑا، تو آپ آب دیدہ ہوگئے۔ اسی منبر رسول پر آپ کی نوک زبان وقلم سے وہ مشہور دردبھری نعت وجود پذیر ہوئی، جس کا مطلع ومقطع یہ ہے:

داغِ فرقتِ طیبہ قلب مضمحل جاتا　　　کاش! گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری　　　سائلِ در اقدس کیسے منفعل جاتا

☆......اسی برس کے ماہ مئی میں، دنیا بھر کے متعدد ممالک میں ان سلسلے وار احتجاجوں اور مظاہروں کا اثر یہ سامنے آیا کہ سعودی سفیر برائے ہند دہلی فواد صادق مفتی نے معافی چاہی اور سعودی حکومت نے خاص ویزا دے کر آپ کو عمرہ ادا کرنے کی دعوت دی۔ دہلی میں قائم سعودی سفارت خانہ اور وہاں جدہ و مدینہ منورہ میں حکومتی کارندوں نے خاص اہتمام اور خیر مقدم بھی کیا۔ گیارہ روزہ اس سفر خاص میں عمرہ ادا کیا اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

☆...... پڑوسی ملک نیپال کا دورہ فرمایا۔ 'رسول اعظم کانفرنس' میں شرکت کی اور ایمان افروز

وعظ فرمایا۔ یہ کانفرنس 'مدرسہ مظہر العلوم' کٹیا، ضلع کے اہتمام تام میں منعقد ہوئی تھی۔ اس سفر میں آپ کے سگے بھائی حضرت مولانا ڈاکٹر محمد قمر رضا خان بھی شریک سفر تھے۔ نیپال کے بزرگ ومعتمد عالم دین، جن کی وہاں بے حد دینی خدمات ہیں، حضرت علامہ محمد حنیف قادری علیہ الرحمہ کو تاج الشریعہ نے اپنی اجازت وخلافت سے سرفراز کیا۔

☆..................۱۹۸۸ء:

☆......۱۷/جنوری کو تاج الشریعہ کا سفر دکن کے شہر نظام آباد کا ہوا۔ وہاں کے مسلمانان و نوجونان اہل سنت، خصوصاً 'سنی مجلس عمل' کے بانی وسربراہ جناب محمد عبدالرؤف رضوی ودیگر اراکین نے 'عظمتِ مصطفیٰ کانفرنس' کاانعقاد کیا تھا۔ تاج الشریعہ نے پروگرام کی سرپرستی فرمائی۔ بزرگ عالم دین حضرت مفتی مجیب اشرف رضوی ناگ پوری اور شہباز دکن حضرت مولانا مجیب علی رضوی حیدر آبادی نے خطاب کیا۔ اس دورے اور پروگرام کے اصل محرک مجاہد ومدبر عالم دین حضرت مولانا ابو الحسن علی رضوی پورنوی تھے، جو لنگھم پیٹھ، ضلع نظام آباد میں 'جامعہ غوثیہ رضویہ' کے بانی وسربراہ ہیں۔

☆......۱۸/جنوری کو 'جامعہ غوثیہ رضویہ' لنگھم پیٹھ کی جدید عالی شان عمارت کا افتتاح فرمایا اور پروگرام کی سرپرستی فرمائی۔ مذکورہ جامعہ کے بانی وناظم اعلیٰ حضرت مولانا ابو الحسن علی رضوی صاحب کو خصوصی دعاوؤں سے نوازا۔ ۱۹/جنوری کو وہاں سے روانگی ہوئی۔

☆......حضرت مفتی ڈاکٹر امجد رضا امجد صاحب کے بقول اس برس بھی رضا گنگٹی، ضلع سیتامڑھی میں تاج الشریعہ جلوہ افروز ہوئے اور انہی کے گھر قیام بھی رہا۔

☆......اودے پور، راجستھان تشریف فرمائے۔

☆......تاج الشریعہ نے گھڑسانہ، ضلع بیکانیر، راجستھان کا سفر کیا۔

☆..................۱۹۸۹ء:

☆......۱۹/فروری کو تاج الشریعہ بائسی، پورنیہ تشریف لائے۔ تعمیری کانفرنس کی سرپرستی فرمائی اور 'تنظیم المسلمین' بائسی کے کیمپس میں 'مسجد مصطفیٰ' کی بنیاد رکھی۔ ظاہر ہے یہ ان کا اپنا حلقہ تھا۔ گاؤں گاؤں کا دورہ کیا اور لوگ جوق در جوق داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......مشہور ملک گیر تنظیم 'جماعت رضائے مصطفیٰ' بریلی کی نشاۃ ثانیہ ہوئی، تو حضرت تاج الشریعہ اس کے سرپرست اعلیٰ منتخب ہوئے۔

☆......ماہ جولائی میں فرید پور ضلع بریلی کا ایک سکھ ازخود آیا۔ کلمۂ اسلام پڑھ کر مشرف باسلام

ہوکر تاج الشریعہ کا مرید بھی بن گیا۔حضرت بابرکت نے اس کا نام 'محمد مسلم رضوی' رکھا۔
☆......سابق وزیراعظم راجیو گاندھی اور ریاست اتر پردیش کے سابق ازیر اعلیٰ نرائن دت تیواری کے سیاسی مشیر وصلاح کار ایل ایل بھوتید ار ۷ا/نومبر کو بریلی پہنچےاور تاج الشریعہ سے بابری مسجد کے مسئلے پر مشورت و مفاہمت کی کوشش کی۔مگر آپ نے ملنے سے انکار کر دیا اور اسے بری طرح ناکام ونامراد ہوکر بریلی سے واپس ہونا پڑا۔
☆......ریاست اتر پردیش کے سابق گورنر جناب عثمان عارف نقش بندی تاج الشریعہ کے دولت کدے پہ حاضر ہوکر'ایم،ایل،سی' کے عہدے کی پیش کش کی، بلکہ اصرار بھی کیا۔عارف صاحب کی ہزار منت سماجت کے بعد بھی آپ نے اسے قبول کرنے سے صاف صاف انکار کر دیا۔جو سیاسی دنیا کی چمک دمک سے دوری و بیزاری صاف نمایاں ہے۔
☆......رائے بریلی سے از خود آکر ایک جوان ہندو لڑکی آپ سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوئی۔آپ نے اس کا نام 'کنیز فاطمہ' تجویز کیا۔
☆......اسی طرح ایک ہندو لڑکے نے خواب دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھ کر کسی بزرگ شخصیت سے کلمہ پڑھ رہا ہے۔جب وہ بریلی شریف آکر تاج الشریعہ کو دیکھا،تو فوراً پہنچان گیا اور کلمہ پڑھ کر بیعت سے سرفراز ہوگیا۔تاج الشریعہ نے اس کا نام 'عبداللہ' رکھا۔
☆......شہر رام پور اور اس کے مضافات میں 'عثمان نگر' اور 'نگلیا عاقل' کا دورہ فرمایا۔دوران سفر 'نگلیا عاقل' ایک حادثہ پیش آیا۔مگر ہوا کچھ نہیں۔سب اپنی اپنی منزل بخیریت تمام پہنچ گئے۔
☆..................۱۹۹۰ء:
☆......۲۲/۲۱ /جنوری،دکن کے مشہور شہر 'کریم نگر' میں 'کل ہند فیضانِ اولیا کانفرنس' منعقد ہوئی۔کانفرنس کے مین آرگنائزر و کنوینز فدائے ملت حنفیہ حضرت علامہ محمد ابوالحسن علی قادری رضوی بانی 'جامعہ غوثیہ رضویہ' لنکھم پیٹھ کے حسن انتظام اور مدبرانہ حکمت عملی نے قریب پورے دکن کے علما،ائمہ اور خصوصاً خانقاہوں کے مشائخ عظام کو ایک پلیٹ فارم یعنی پروگرام سے جوڑ دیا تھا اور برسر اجلاس جمع کر دیا تھا۔ تاج الشریعہ کی آمد اور شرکت نے اور چار چاند لگا دیا تھا۔خطابت انہی حضرت مفتی مجیب اشرف صاحب ناگ پوری کی تھی۔مقامی علما ومشائخ کے جم گھٹ نے کانفرنس کو بے حد کامیاب بنادیا تھا۔ہزار ہا خوش عقیدہ مسلمان تاج الشریعہ کے دامن کرم گستر سے وابستہ ہوئے۔
☆......ریاست بہار کی راجدھانی پٹنہ تشریف فرما ہوئے۔'جمال مصطفیٰ کانفرنس' زیر اہتمام

'الجامعۃ الرضویہ' مغل پور پٹنہ سیٹی کی سرپرستی فرمائی۔فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کی۔روحانیت کے پیاسوں کو شراب فیضان غوثیت مآب سے سیراب کیا۔ملک کے مشہور نقیب علامہ احمد سیوانی نے نقابت کے فرائض انجام دیئے۔مشہور عالم خطیب حضرت علامہ محمد حسین ابوالحقانی صدیقی رضوی نے خطاب خاص کیا۔جامعہ رضویہ کے بانی ومہتمم اوراپنے مرید خاص ہمدرد ملت سید ولی الدین رضوی کو اس بات پر تاکید وفہمائش فرمائی کہ ماہنامہ 'نور مصطفیٰ' پٹنہ میں کوئی غیر مصدقہ ومستند تحریر ومضمون نہ چھپ سکے۔

☆......رضا باغ گنگٹی، ضلع سیتامڑھی میں اس سال 'عرس جیلانی میاں' یعنی مفسر اعظم حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خان عرف جیلانی میاں قادری قدس سرہ کا پچیسواں عرس خوب دھوم دھام سے منایا گیا۔جس میں حضرت تاج الشریعہ اپنے برادر اکبر ریحان ملت حضرت مولانا شاہ ریحان رضا خان قادری قدس سرہ کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔

☆......حضور خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ کے خلیفۂ خاص تاجدار ناگور شریف صوفی حمید الدین علیہ الرحمہ کے جوار میں آباد قصبہ 'باسنی' تاج الشریعہ دوسری بار تشریف لے گئے۔

☆......تاج الشریعہ میرتا سیٹی، راجستھان تشریف فرما ہوئے۔

☆......شیرانی آباد، ریاست راجستھان تشریف لے گئے۔

☆..................۱۹۹۱ء:

☆......اس برس کے ۱۷ر فروری کو اکلوتے صاحب زادہ مفتی محمد عسجد رضا صاحب کی شادی خانہ آبادی کی رسم ادا کرائی۔یہ شادی امین شریعت حضرت شاہ محمد سبطین رضا خان علیہ الرحمہ کی صاحب زادی سے ہوئی۔

☆......۲ر مارچ کو رام پور تشریف لے گئے اور الجامعۃ الاسلامیہ کے جشن دستار فضیلت کی سرپرستی فرمائی۔

☆......اودے پور، راجستھان جلوہ فراز ہوئے۔

☆...... پٹنہ تشریف فرما ہوئے۔جامعہ رضویہ مغل پورہ پٹنہ سیٹی کے سالانہ جلسۂ دستار بندی بعنوان 'جمال مصطفیٰ کانفرنس' کی سرپرست اور حفظ وقرأت کے فارغ بچوں کی دستار بندی کی۔پھر بیعت ہونے والے عاشقوں کو عشق ومعرفت کا جام پلایا۔مولانا علی احمد سیوانی نے نظامت کی اور مقامی وبیرونی علما وخطبا نے تقریریں کیں۔

☆......اردو، فارسی، عربی کے علاوہ انگریزی زبان وادب پر حضور تاج الشریعہ زبردست عبور و مہارت رکھتے ہیں۔لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ سے ایک سوال انگریزی میں آیا، مستفتی جناب ہارون تار رضوی تھے۔سوال دار الاسلام، دار الحرب کے ضمن میں مسلم، ذمی، کافر کے متعلق سوالا تھے۔جس کا جواب تاج الشریعہ نے انگریزی میں ۲۰ر جولائی کو لکھا۔انگریزی میں حضرت کا یہ پہلا فتوی ہے۔انگریزی فتاوی کے دو مجموعے ڈربن، ساؤتھ شائع بھی ہو چکے ہیں۔

☆..................۱۹۹۲ء:

☆......اپنے نانا، مرشد، مربی سرکار مفتی اعظم ہند کے 'جشن صد سالہ' منعقدہ وائی ایم سی گراؤنڈ، بمبئی میں شرکت کی اور صدارت فرمائی۔

☆......۸ر مئی کو اودے پور، راجستھان تشریف فرما ہوئے۔

☆......کلکتہ تشریف لے گئے۔ دو دن قیام رہا۔کئی کئی پروگراموں میں شرکت فرمائی۔ہزاروں افراد دامن سے وابستہ ہوئے۔واپسی کے وقت دوران سفر خادم کے ٹکٹ کے بھول جانے پر کچھ تردد تو ہوا،مگر دم ایئرپورٹ پر معلوم ہوا کہ ہوائی پرواز دو گھنٹے لیٹ تھی۔

☆......صوبہ راجستھان کے شہر 'فتح پور' تشریف لے گئے اور 'دار العلوم سلطان الہند' کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆...... بہار کے تاریخی و علمی شہر عظیم آباد پٹنہ تشریف فرما ہوئے۔جامعہ رضویہ مغل پورہ پٹنہ سیٹی کے سالانہ جلسۂ دستار بندی بعنوان 'جمال مصطفیٰ کانفرنس' کی سرپرستی اور حفظ وقرأت کے فارغ بچوں کی دستار بندی کی۔حاضرین وسامعین کی کثیر تعداد نے دست گرفتہ ہوئے۔مولانا علی احمد سیوانی نے نظامت کی اور مقامی و بیرونی مدعو علما وخطبا نے تقریریں کیں۔

☆...... ضلع بوندی راجستھان تشریف لے گئے اور وہاں ایک دینی مسئلے کے حوالے سے جو تنازعہ چل رہا تھا، بحیثیت قاضی اس مسئلے کا تصفیہ فرمایا۔جو سب کے لیے قابل قبول تھا۔

☆...... باسنی، ضلع ناگور، ریاست رجستھان تشریف لے گئے۔تعمیری کانفرنس میں شرکت فرمائی۔عالی شان 'مکہ مسجد' کا افتتاح فرمایا اور وہیں 'صوفیہ ہاسپٹل' کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆......تاج الشریعہ اس سال بھی میرتا سیٹی، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆..................۱۹۹۳ء:

☆......۷ر فروری کو الجامعۃ الاسلامیہ رام پور کے جشن دستار فضیلت میں شرکت کی اور سرپرستی فرمائی۔

☆...... سیمانچل کا دورہ فرمایا۔کہیں بذریعے بیل گاڑی اور کہیں بذریعے کشتی، گاؤں گاؤں

بستی بستی کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے فیض یاب کیا۔

☆......اپنے مرید خاص جناب سید محمد ولی الدین رضوی کی دعوت پر تاج الشریعہ مغل پورہ، پٹنہ سیٹی تشریف فرما ہوئے۔

☆......حضرت مولانا محمد یامین نعیمی کے بقول حضرت تاج الشریعہ نے 'کنزالایمان' کی تصحیح فرمائی۔ بریلی میں 'قرآن کمپنی' کا ادارہ قائم کیا گیا۔ مولانا نعیمی نے 'کنزالایمان' کی اشاعت کرائی۔ حضور تاج الشریعہ نے جیب خاص سے چالیس ہزار کا تعاون پیش کیا۔

☆......تاج الشریعہ کے بعض انگریزی فتوؤں کا ایک مجموعہ ادارہ 'سنی دنیا' بریلی نے کیا۔

☆...... جماعت اہل حدیث، سلفیوں اور غیر مقلدوں کی طرف سے تین طلاق کا مسئلہ اچھالا گیا۔ میڈیا کے کندھوں پر سوار ہو کر بڑی تیزی سے یہ مسئلہ سیاسی گلیاروں تک جا پہنچا۔ مرکزی دارالافتا کی جانب سے تاج الشریعہ نے فوراً مسئلے کی صحیح صورتِ حال واضح کی۔ سلفیوں اور سیاسی چال بازوں کی چال خاک میں ملا دی۔ اس تعلق سے آپ نے ایک مستقل کتاب ہی 'تین طلاقوں کا شرعی حکم' لکھ ڈالی۔

☆.................۱۹۹۴ء:

☆......۱۶/اگست کو کوٹہ، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......۱۶/اکتوبر کو اودے پور، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......رمضان مبارک کے مہینے میں عمرہ ادا کیا۔ ساتھ میں جناب عبدالغفار رضوی عرف 'بابو بھائی' اور جناب محمد سعید نوری صاحب بھی تھے۔ اسی موقع پر تاج الشریعہ نے سعید نوری صاحب کو خلافت عطا فرمائی۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ شاہ محمد ضیاء الدین قادری رضوی مہاجر مدنی علیہ الرحمہ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد فضل الرحمہ کے مکان میں برپا 'محفل میلاد پاک' میں شرکت کی، جہاں آپ کی ملاقات پاکستان سے آئے ماہر رضویات اور سعادت لوح وقلم پروفیسر محمد مسعود احمد علیہ الرحمہ سے ہوئی۔

☆......خانقاہ حبیبیہ، دھام نگر شریف، اڑیسہ کی زیارت کی۔ عرس مجاہد ملت میں شرکت فرمائی۔ عرس پاک سے ایک دن پہلے ہی آپ وہاں پہنچ چکے تھے۔

☆......مہاراشٹر کے شہر وضلع جلگاؤں تشریف فرما ہوئے۔ پھر وہاں سے اس کے مضافات میں قصبہ بیاول کا دورہ فرمایا۔

☆.................۱۹۹۵ء:

☆......۳؍۴؍۵؍جنوری کو راج محل، بہار کا پروگرام طے تھا۔ یہ پروگرام اپنے طور پر ہو گیا۔ لیکن تاج الشریعہ کی ناگزیر اسباب کی بنیاد پر شرکت نہ ہوسکی۔ یہ ۵؍کو کلیا چک، علی پور، مالدہ، مغربی بنگال پہنچے۔ راج محل والے اور کلیا چک والوں نے مل کر وہیں پروگرام مرتب کیا۔ تاج الشریعہ نے تقریر فرمائی اور لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......۶؍جنوری کو ’رضائے مصطفیٰ کانفرنس‘ جس میں شریک نہ ہو سکے تھے، از سر نو ترتیب دیا گیا۔ خبر پھیلتے ہی بنا بنایا، سجا سجایا پنڈال نہ صرف پھر سے بھر گیا، اس سے کہیں زیادہ ہجوم اکٹھا ہو گیا۔ حضرت تاج الشریعہ کی آمد، شرکت، زیارت نے عوام وعلما کے دلوں کو خوشیوں اور مسرتوں سے بھر دیا۔ امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی کی صدارت، مناظر اہل سنت حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب رضوی زید مجدہ کی قیادت، بزرگ عالم دین حضرت علامہ احسان دانش صاحب قبلہ کی حمایت نے اس پروگرام کو ایک تاریخی حیثیت سے ہمکنار کر دیا۔ خصوصی خطبا ومقررین میں مجاہد دوراں حضرت علامہ سید مظفر حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ، خطیب ہند حضرت علامہ صغیر احمد صاحب جوکھن پوری حضرت مفتی محمد نعیم الدین صاحب مرشد آبادی اور بنگلہ زبان کے بڑے نامور مصنف ومترجم حضرت مفتی غلام صمدانی صاحب مرشد آبادی اور دیگر مقامی وبیرونی علما تھے۔ نظامت مشہور شاعر اسلام جناب ظفر بنارسی نے کی تھی اور ملک گیر شہرت کے مالک جناب شاہد یوسفی پورنوی نے اپنی کوئل سی دلکش آواز سے مجمع لوٹ لیا تھا۔

اس پروگرام کی ایک خاص بات یہ رہی کہ حلقۂ دیوبند سے تعلق رکھنے والے ایک بڑے بوڑھے عالم حضرت مفتی محمد عبدالحکیم صاحب راج محلی نے تاج الشریعہ کو دیکھا اور سن کر از خود بد عقیدگی والی دیوبندیت سے تائب ہو کر سچے اہل سنت میں شامل اور حضرت کے مرید ہو گئے۔ اس عظیم الشان پروگرام کی یہ عظیم کامیابی وکامرانی کے پیچھے خاموش مزاج، سنجیدہ فکر اور علم وحکمت کے پیکر حضرت مفتی منظور احمد صاحب رضوی قبلہ کی مہینوں کی محنت وجانفشانی کی مرہون منت تھی۔

☆......بماہ جنوری، سابق وزیر اعظم ہند پی وی نرسمہا راؤ کا خط لے کر اس کا خاص ایلچی اس امید سے پہنچا کہ تاج الشریعہ وقت عنایت فرمائیں، تو وزیر اعظم ہند بذات خود حاضر ہو کر دعائیں لے اور بابری مسجد کے تعلق سے تبادلہ خیال کرے، ایلچی خط پڑھ کر سنایا، تو تاج الشریعہ نے بڑی بے باکی اور وضاحت سے فرمایا: میں مذہبی آدمی ہوں۔ سیاسی نہیں۔ اگر وہ ایک عقیدت مند کی طرح بغیر کسی

سیاسی پروگرام کے آستانہ پر آنا چاہے،تو آئے اور حاضری دے کر چلا جائے۔ بالآخر نرسمہا راؤ ۲۶ رجولائی کو بریلی آیا اور سرکٹ ہاؤس میں سات گھنٹہ رکا رہا،لیکن تاج الشریعہ اس دن شہر میں رہے،ہی نہیں،بہیڑی چلے گئے۔کھلےلفظوں میں ملنے سے یہ کھلاانکار تھا۔

☆......۲۲ رجولائی ،بموقع زریں عرس رضوی،آپ نے ایک اجلاس بلایا۔جس میں علما ودانشوران نے شرکت کی۔ملکی وبین الاقوامی مسائل ومعاملات پر تبادلۂ خیال کے بعد اعلامیہ جاری فرمایا۔

☆......۲۶ رجولائی کو آپ نے ایک تنبیہی تحریر کے ذریعے عورتوں کو مزار اعلیٰ حضرت پر آنے سے منع فرمایا اور شریعت کی پابندی اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔

☆......۲۶ راگست ،رام لیلا میدان دہلی میں منعقدہ ’سنی کانفرنس‘ میں شرکت کی۔

☆......۲۰ رنومبر کو مراد آباد کورٹ میں کچھ حاسدین ومخالفین نے آپ پر جھوٹا مقدمہ دائر کیا۔

☆......اراکین ’انجمن اہل سنت‘ ڈانڈیلی،ضلع کاروار،کرناٹک کی دعوت پر پہلی بار حضرت تاج الشریعہ وہاں تشریف لے گئے۔حضرت مولانا خالد رضا صدیقی صدر مدرس دارالعلوم قادریہ پرانی ڈانڈیلی کی حکمت بھری قیادت میں پروگرام ہوا۔ہزاروں افراد سلسلۂ قادریہ رضویہ میں داخل ہوئے۔

☆......سانتا کروز،بمبئی میں مقیم ہمدرد قوم شیخ محمد ابراہیم،عرف ’بھائی جان‘ تاج الشریعہ کے جاںنثار مرید خاص ہیں۔وہ رہنے والے موضع شرور،ضلع پونے کے ہیں۔بھائی جان کی دعوت پر تاج الشریعہ ان کے آبائی گاؤں تشریف لے گئے۔’اعلیٰ حضرت کانفرنس‘ کی سرپرستی فرمائی اور بنام’ کنز الایمان‘ ایک مکتب کی بنیاد رکھی۔اطراف واکناف کے افراد سلسلے میں داخل بھی ہوئے۔

☆......نورکارنج والے جناب محمد عبدالسلام خان کی دعوت پر اتر پردیش کے صنعتی شہر ’بھدوہی‘ تشریف لے گئے۔قیام انہی کے گھر پہ تھا۔ساتھ میں خادم خاص حافظ جمیل اختر صاحب رضوی تھے۔یہاں ایک خاص بات یہ سامنے آئی کہ دور حاضر کی سیاست سے حضرت تاج الشریعہ ہمیشہ دور ونفور رہے۔صبح کے وقت خان صاحب نے بغیر پوچھے کچھ سیاسی افراد،خاص کر ایم ایل اے کو ملاقات کے لیے بلا لیا۔جب حضرت کو معلوم ہوا،تو حضرت نے اپنے خادم سے معلوم کیا کہ کیا انہوں نے آپ سے اجازت لی تھی،خادم نے کہا:’نہیں‘۔اپنی اور خادم کے ’نا‘ کہنے پر حضرت بہت ناراض ہوئے اور فرمایا:’ آپ نے ہم یا خادم سے پوچھا کیوں نہیں؟۔یہ من مانی کیا ہے۔کیا آپ نے ہمیں خرید لیا ہے؟‘۔میزبان خان صاحب موصوف شرم سار ہو کر معافی چاہنے لگے۔جلال ٹھنڈا ہونے پر فرمایا:’ آئندہ دھیان رکھنا۔ہمیں ایسی

مشکل میں مت ڈالنا'۔ یہاں سے اڑیسہ جانا تھا۔ تاخیر کی وجہ سے فلائٹ چھوٹ گئی۔ اڑیسہ میں علامہ ارشدالقادری پل پل منتظر رہے۔

☆...... ہائی کورٹ کے وکیل جناب سید محمد رفیق صاحب کی جانب سے بھونیشور، کٹک میں دعوت تھی۔ پروگرام کے آرگنائزر قائداہل سنت علامہ ارشدالقادری علیہ الرحمہ تھے۔ بھدوہی میں تاخیر اور فلائٹ چھوٹ جانے سے ایک دن کا وقفہ ہوگیا۔ دوسرے دن بھونیشور پہنچے۔ کل کا پروگرام آج ہوا اور بے حد کامیاب ہوا۔ علامہ رات ہی جمشید پور روانہ ہو گئے۔ چوں کہ انہیں وہاں بھی انتظام کرنا تھا۔

☆......دوسرے دن حضرت تاج الشریعہ جمشید پور کے لیے رخصت ہوئے۔ علامہ ارشد القادری یہاں سراپا انتظار بنے کھڑے تھے۔ حضرت کی تشریف آوری ہوئی، تو جمشید پور کا افق نعروں کی آواز سے گونج اٹھا۔ جس پروگرام میں علامہ ارشدالقادری ہوں، اس کی کامیابی کی ضمانت جانیے۔ یہاں تو علامہ خود منتظم وآرگنائزر تھے۔ پھر یہاں کے پروگرام کی فتح وکامرانی کا جھنڈا جولہرایا، جمشید پور والوں کو آج تک یاد ہے۔

☆..................۱۹۹۶ء:

☆......جنوری کا مہینہ تھا اور سردیوں کا سخت موسم، جناب محمد عین الحق رضوی کی دعوت پر حضور تاج الشریعہ پہلی بار لدھیانہ، پنجاب تشریف لے گئے۔ 'امام احمد رضا کانفرنس' غیاث پورہ میں شرکت کی۔ پروگرام کچھ ایسا تھا کہ لگتا تھا کہ پورا پنجاب پنڈال میں سمٹ آیا ہو۔ ۷۵ر ہزار سے زائد لوگوں نے دامن خیر و برکت سے وابستگی حاصل کی۔ قدرعنا اور چہرۂ زیبا دیکھ کر ہی پانچ دیو بندی لوگ بھی مسلک دیوبندیت سے توبہ و رجوع کر کے مرید و معتقد ہو گئے۔ لدھیانے کے معروف ادارے 'جامعہ غوثیہ رضویہ' کی بنیاد اسی موقعے سے رکھی۔ مخلص و متحرک اور کامیاب تاجر حافظ محمد شمس الحق رضوی صاحب مالک و پروڈکٹر 'رضا ہوزری' اور ان کے احباب نے بڑھ چڑھ کر اپنا فریضہ انجام دیا۔

☆...... ماہ جون کو اودے پور، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆...... ماہ جون راجستھان کے شہر 'پالی' تشریف لے گئے۔ شاید یہ پالی کا دوسرا دورہ تھا۔

☆......اس برس تاج الشریعہ راجستھان کے شہر 'چورو' بھی تشریف لے گئے۔

☆......دوسرے دن دیوبند، سہارن پور میں حکیم ملت جناب حکیم محمد احمد قادری سے ملاقات

کی اور ان کا قائم کردہ ادارہ 'دار العلوم غوثیہ رضویہ برکاتِ صابرؒ' کا معائنہ کیا اور ڈھارس بندھائی۔ اور پھر بریلی کے سفر کی راہ لی۔

☆......حسبِ ذوق دیرینہ اس سال بھی تاج الشریعہ نے رمضان مبارک کے عمرے کی برکتیں حاصل کیں۔ ہمراہ جناب محمد سعید نوری، سید مظہر باپو، مرید خاص محمد نعیم رضوی مرحوم اور حاجی توفیق احمد رضوی تھے۔ عید بعد واپسی ہوئی۔

☆......حضور احسن العلما کے وصال کے بعد جاڑے کے موسم میں تاج الشریعہ مارہرہ مطہرہ حاضر ہوئے۔ احسن العلما کی اہلیہ محترمہ کے لیے شریفانہ خاندانی روایت کے مطابق بدست سید شاہ محمد اشرف زید مجدہ کچھ نذر پیش کی اور پھر چائے پیتے ہی بریلی پلٹ آئے۔

☆......جامعہ اسلامیہ روناہی، فیض آباد کے سالانہ اجلاس 'جشن دستار فضیلت' میں شرکت فرمائی۔ اساتذہ، علما، طلبہ اور عوام اہل سنت نے ٹوٹ ٹوٹ کر فیض اٹھایا۔

☆......جنوب ہند کی معروف درسگاہ 'مرکز الثقافۃ السنیہ' کانتھا پورم، کیرالا کے بانی و سربراہ شیخ ابوبکر صاحب مدظلہ کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے۔ کالی کٹ ایئر پورٹ پر کئی گاڑیوں پر سوار افراد نے شایان شان استقبال کیا۔ سالانہ مرکز کانفرنس میں بزبان عربی خطاب فرمایا۔ اپنی عربی نعت پاک بھی ترنم میں سنائی۔ کیرالا والے تو کیرالا، عرب ممالک سے آئے ہوئے شیوخ بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

☆......شہر ہاسن کرناٹک کی قسمت جاگ اٹھی۔ حضرت وہاں تشریف لے گئے۔ حضرت کی زیارت اور دیدار کے لیے انسانی سروں کا ایک عظیم سیلاب امنڈ آیا۔

☆......کلکتہ تشریف فرمائے اور مچھوا منڈی میں منعقد پروگرام کی سرپرستی فرمائی۔ مجاہد دوراں حضرت علامہ سید شاہ مظفر حسین اشرفی کچھوچھوی علیہ الرحمہ اور مولانا عبید اللہ اعظمی نے اپنا اپنا جوہر خطابت دِکھایا تھا۔

☆......باسنی، ضلع ناگور، صوبہ راجستھان جلوہ بار ہوئے۔ اس سفر میں وہاں دو دن قیام رہا۔

☆......اس برس بھی تاج الشریعہ میرتا سیٹی، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆.................۱۹۹۷ء:

☆......۵؍جون کو 'دار العلوم نوری' اندور، مدھیہ پردیش کے تعمیری پروگرام کی سرپرستی فرمائی اور 'رضا منزل' کھجرانہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

☆......کرناٹک اور کیرالا کی سرحد پر واقع شہر'اپلا' میں رونق افروز ہوئے۔دن میں نماز جمعہ پڑھائی۔رات پروگرام میں شرکت کی۔دن سے رات تک خلق خدا کا ازدحام قابل دید تھا۔اپلا سے منگلور تشریف لے گئے۔جہاں عارضی قیام تھا۔

☆......حضرت مولانا خالد رضا صدیقی صاحب کی کوشش اور انہی کی قیادت و نظامت میں منعقدہ پروگرام میں حضور تاج الشریعہ دوسری دفعہ ڈانڈیلی، ضلع کاروار کرناٹک تشریف فرما ہوئے۔اس مرتبہ اور کامیاب پروگرام ہوا۔

☆......تاج الشریعہ بائسی، پورنیہ تشریف لائے۔عظیم الشان 'نعیمی کانفرنس' میں شرکت فرمائی۔یہ تشریف آوری امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی علیہ رحمۃ الباری کے کہنے پر ہوئی تھی۔لوٹیا باڑی، بائسی کے رہنے والے حضرت علامہ محمد ابوالحسن علی رضوی صاحب بانی ومہتمم 'جامعہ غوثیہ رضویہ' لنگھم پیٹھ، نظام آباد، آندھرا پردیش بریلی سے بائسی تک بحیثیت خادم ساتھ تھے۔یہ 'نعیمی کانفرنس' بائسی کے پروان ندی و پل کے پچھمی میدان میں ہوئی تھی اور زبردست مجمع تھا۔مردوخواتین کی بڑی بھاری تعداد تاج الشریعہ کے دامن سے وابستہ ہوئی تھی۔مقامی علما میں خواجہ صاحب علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ اور عالم ربانی حضرت مفتی محمد ایوب مظہر رضوی علیہ الرحمہ بطور خاص پیش پیش تھے۔

☆......ہوڑہ، کلکتہ تشریف فرما ہوئے۔مشہور تعلیمی ادارہ 'ضیاءالاسلام' کے فارغ التحصیل طلبہ کو 'ختم بخاری' کرایا اور اسی ادرے کے زیر اہتمام 'سرکار مدینہ کانفرنس' کی سرپرستی فرمائی اور پھر ادارۂ مذکورہ کی ایک نئی بڑی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔اس سفر میں حضرت مولانا شعیب رضا صاحب بھی ساتھ تھے۔

☆..................۱۹۹۸ء:

☆......یادگار ادارہ 'مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا' کا منصوبہ تیار کیا۔

☆......تاج الشریعہ کے انگریزی فتاوی کے دو مجموعے ڈربن، ساؤتھ، افریقہ سے شائع ہوئے۔

☆......راجستھان کے مشہور شہر کوٹہ تشریف لے گئے۔

☆........................۱۹۹۹ء:

☆......مقدمۂ مرادآباد، کورٹ کے جج کا فیصلہ جب ۲۲ رفروری کو سامنے آیا، تو آپ کے حق میں 'فتح مبین' کا مژدہ سناتا ہوا آیا اور حاسدوفاسد بوکھلا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

☆......ماہ جولائی میں حضور تاج الشریعہ پہلی بار امریکہ تشریف لے گئے۔ دوروزہ 'عظمت مصطفیٰ کانفرنس' میں شرکت فرمائی۔ اس پروگرام میں امریکہ کے علاوہ یورپ اور ہندوستان کے علما بھی کثیر تعداد میں شریک تھے۔ تین ہفتہ طویل قیام رہا۔ یہ دورہ اور پروگرام 'مسجد النور سوسائٹی' کی طرف سے آرگنائز کیا گیا تھا۔ جب کہ مدبرانہ ومفکرانہ ذہن کے حامل باعمل وصلاحیت مند عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد قمر الحسن صاحب کی کاوشیں ناقابل فراموش ہیں۔ قیام انہیں کے مکان میں رہا۔ تب پھر ہیوسٹن، ڈیلاس، شکاگو اور نیوجرسی کا سفر کرتے ہوئے ہندوستان واپسی ہوئی۔

☆......'امام احمد رضا ٹرسٹ' کے رجسٹریشن کے بعد 'مرکز الدراسات الاسلامیہ' کے لیے متھرا پور روڈ کے پورب جانب پہلے ۲۴ر بیگھے زمین خریدی گئی۔

☆......سلطان الہند حضور غریب نواز قدس سرہ کے آستانۂ مبارکہ پہ حضرت تاج شریعت نے غلامانہ وفدویانہ حاضری دی۔ واپسی میں اجمیر شریف اسٹیشن پر ایک ہندو شخص حضرت تاج شریعت کا چہرۂ تاباں دیکھ دیکھ کر تاب نہ لا سکا اور بے تاب ہو کر باصرار مسلمان ہو گیا۔

☆......مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن کا قائم کردہ معروف ومشہور ادارہ 'جامعہ حبیبیہ' الہ آباد کے سالانہ جلسے میں ماہر لسانیات بزرگ عالم دین علامہ محمد عاشق الرحمٰن صاحب کی دعوت پر شرکت فرمائی۔

☆......۱۹ر ستمبر کو حیدرآباد دکن کا دورہ فرمایا۔ نایاب فنکشن ہال نذد چار مینار میں ہونے والے اجلاس سے خطاب کیا۔ دوسرے دن معین آباد میں دارالعلوم فیض رضا کی جدید عمارت اور مسجد کا افتتاح فرمایا۔ یہ دورہ کچھ ایسا تھا کہ گویا سارا ہی دکن دیدار تاج الشریعہ کے لیے کشاں کشاں سمٹ آیا تھا۔ غالباً یہ ان کا دس برسوں کے بعد دوسرا دورہ تھا۔

☆......'فیضان غوث ورضا کانفرنس' ڈانڈیلی، ضلع کاروار، کرناٹک میں شرکت فرمائی۔ یہ سفر اور پروگرام 'نوجوانان اہل سنت' اور 'نور اسلام کمیٹی' ڈانڈیلی کی مشترکہ کاوشوں سے مرتب ہوا تھا۔ قیادت ونظامت انہی مولانا خالد رضا صدیقی صاحب کی تھی۔ میزبانی اور پروگراموں کو کامیاب کرانے میں جناب الحاج ایم اے خان رضوی کی انتھک محنت وقربانی ناقابل فراموش ہے۔

☆........................۲۰۰۰ء:

☆......یادگار مرکزی تعلیمی ادارہ 'مرکز الدراسات الاسلامیہ، جامعۃ الرضا' کی تعمیر کا پروگرام اور افتتاح فرمایا۔

☆ ...... برطانیہ کا دورہ کیا۔

☆ ......'مسجد النور سوسائٹی' امریکہ کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقدہ پروگرام 'ختم نبوت کانفرنس' میں شرکت وتقریر فرمائی۔ حضرت مولانا مفتی محمد قمر الحسن صاحب ہی داعی ومیزبان رہے۔ اس بار بھی ڈیلاس اور شکاگو کا دورہ کرتے ہوئے ہندوستان مراجعت ہوئی۔

☆ ......صوبہ بہار میں علاقہ ترہت اور سیمانچل خوش نصیب ہے کہ ان علاقوں میں تاج الشریعہ کا سب سے زیادہ دورہ ہوا ہے۔ ضلع سیتامڑھی کے موضع 'پرسا' میں جو تاریخ ساز پروگرام ہوا تھا، جس میں ادھر قریب آدھا شمالی بہار اور ادھر پورا ملک نیپال شرک تھا۔ تاج الشریعہ کو ایک جھلک دیکھنے کے لیے فدایان اسلام اور شیدایان اولیا اپنی اپنی جان تک کی بازی لگانے سے چوکتے نہیں تھے۔ ایسا مجمع، ایسی کامیابی اور دید وزیارت کی ایسی لذت ومسرت کہ سارا کا سارا خطہ آج تک سرشار ہے۔

☆ ......۵/ جولائی کو میرتا سیٹی راجستھان تشریف آوری ہوئی۔

☆......................... **۲۰۰۱ء**:

☆ ......مناظر اہل سنت حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب رضوی نے اس برس منصوبہ بند دورہ حضور تاج الشریعہ کا کرایا تھا۔ تفصیلی معلومات تو آئندہ، ابھی ایک اجمال حاضر ہے: پٹنہ، مظفر پور، رانچی، بھاگل پور، راج محل، مالدہ، کٹیہار، پورنیہ، کشن گنج کے مختلف علاقوں، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ اور بستی بستی تک لے گئے۔ لوگوں کو دیدار تاج الشریعہ کرا کر فیض پہنچایا اور مرید کرایا۔ اسی دورے میں حضرت تاج الشریعہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کے گھر قیام پذیر ہو کر اسے زینت بھی بخشی۔ منورہ مدرسہ کا معائنہ کیا۔

☆ ...... ماہ جون میں امریکہ تشریف لے گئے۔ یہ ایک الگ نوعیت کا پروگرام تھا۔ اس مرتبہ داعی ومیزبان دوسرے حضرات تھے۔ ایک ہفتہ قیام رہا۔ پھر واپسی ہوئی۔

☆ ......۱۲/ اکتوبر کو رضا نگر، رودولی شریف، بارہ بنکی کا سفر کیا۔ دار العلوم حشمت الرضا کا افتتاح فرمایا اور کانفرنس سے خطاب کیا۔ معروف عالم دین اور بانی دار العلوم حضرت علامہ عبد المصطفیٰ صدیقی حشمتی صاحب کی دعوت اس سفر کا باعث تھی۔

☆ ......یکم نومبر کو رام پور تشریف لے گئے اور اس کے جشن دستار فضیلت کی سرپرستی فرمائی۔

☆ ......رسول پور، ضلع جگت سنگھ، اڑیسہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن اڑیسوی کے نام پر قائم 'جامعۃ الحبیب' کے ناظم وروح رواں حضرت مولانا محمد ریاضت حسین صاحب رضوی ازہری کی

دعوت پر تشریف فرما ہوئے اور 'جلسۂ عید میلاد النبی و پیغام امن کانفرنس' میں شرکت فرمائی۔
☆......تاج الشریعہ کلکتہ تشریف لے گئے اور برجونالہ میں منعقد تاریخی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ اس پروگرام میں رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر میاں قبلہ زیب سجادۂ عالیہ قادریہ مارہرہ مطہرہ کی بھی جلوہ گری تھی۔ جب کہ خصوصی خطیب مفکر اسلام حضرت مفتی محمد ایوب مظہر رضوی علیہ الرحمہ تھے۔
☆......میسور تشریف لے گئے۔ حضرت علامہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ نجم القادری صاحب جس مسجد میں امام تھے، اس میں نماز جمعہ کی امامت کی۔ رات کا پروگرام کیا اور اس میں ڈاکٹر نجم القادری کی کتاب 'علم، عمل، عشق' کا اجرا فرمایا۔

☆........................۲۰۰۲ء:

☆......ماہ جون میں بمبئی تشریف لائے اور 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔
☆......ماہ جون میں تاج الشریعہ راجستھان کے شہر 'پالی' تشریف لے گئے۔
☆......تاج الشریعہ کے اکلوتے فرزند مولانا مفتی محمد عسجد رضا صاحب کی فراغت ہوئی۔
☆......ساتھ ہی تاج الشریعہ نے تمام سلاسل کی خلافت واجازت سے مجاز وماذون فرمایا۔
☆......'آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ' نے بریلی میں 'عظمت مصطفیٰ کانفرنس' کا انعقاد کیا۔ حضرت تاج الشریعہ نے اس میں ایمان افروز وعظ ونصیحت فرمائی۔
☆......۱۱ر اکتوبر کو فتح پور، راجستھان تشریف فرما ہوئے۔
☆......۱۲ر اکتوبر کو سنگ مرمر کا شہر 'مکرانہ' راجستھان تشریف لے گئے۔
☆......۱۲ر اکتوبر کو شیرانی آباد بھی کا بھی دورہ کیا۔
☆......۱۳ر اکتوبر کو باسنی ضلع ناگور راجستھان تشریف لے گئے۔
☆......۱۳ر اکتوبر کو میرتا سیٹی راجستھان بھی تشریف لے گئے۔
☆......مناظر اہل سنت حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن صاحب قبلہ نے اس برس ایک منظّم تفصیلی دورہ ترتیب دیا اور شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں لوگوں کو حضرت تاج الشریعہ کے دیدار کا زریں موقع فراہم کیا۔ جہاں پروگرام ہوتا، وہ ہوتا ہی، لیکن جہاں صرف اچانک خبر مل جاتی کہ حضرت کا گذر ادھر سے ہے، تو بازار اور چوک چوراہے خدا کے بندوں کی کثرت سے بھر جاتے اور ایک عظیم الشان پروگرام کا سا ماحول بن جاتا۔ اس سفر میں پٹنہ، بھاگل پور، سہسرام، شیر گھاٹی اور گیا وغیرہ کا دورہ ہوا۔
☆......عراق کا چار روزہ دورہ فرمایا۔ شیر خدا علی مرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ ناز

میں غلامانہ حاضری دی۔ وہاں آپ نے اپنی لکھی ہوئی عربی منقبت ترنم سے پڑھی۔ جس سے دوسرے، خصوصاً عرب حاضرین وزائرین حد درجہ محظوظ ومتاثر ہوئے۔ سرکار بغداد حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانے پہ حاضری دی۔ ایک دفعہ صحن آستانہ میں باجماعت نماز بھی ادا کی۔ بغداد معلیٰ کے علما و شیوخ سے ملاقتیں ہوئیں۔ جامعہ صدام کے وائس چانسلر ڈاکٹر مجید السعید، شعبۂ عقیدہ کے صدر ورئیس ڈاکٹر بشار الفیفی، شعبۂ لغت وعلوم قرآن کے استاذ ڈاکٹر محمد احمد شخاوہ ودیگر اہل علم سے فصیح عربی میں گفتگو فرمائی۔ ان شیوخ واساتذہ کی فرمائش پر اپنی تحریر کردہ عربی نظم ونعت بھی پڑھی۔ سن کر علما و شیوخ کا تاثر تھا کہ 'یہ تو عرب شعرا سے بھی عمدہ کلام ہے'۔

موصل میں آباد 'زاویہ قادریہ' کے ولی عہد شیخ بشار محمد امین الفیفی صاحب نے موصل تشریف آوری کی دعوت بھی دی، مگر قلت وقت نے یہ موقع نہ دیا۔ یہاں ایک خاص بات قابل ذکر ہے کہ وہاں بھی تاج الشریعہ نے ٹائی استعمال کرنے والے کو مسئلہ بتایا اور کھل کر شرعی حکم کا اظہار کیا۔ تاج الشریعہ کا یہ دورہ چار دن کا تھا۔ چالیس افراد قافلے میں شریک تھے۔ الخالد ٹور بمبئی سے یہ سفر ہوا۔ تاج الشریعہ کی اہلیہ محترمہ اور صاحب زادہ علامہ محمد عسجد رضا صاحب کے علاوہ ٹور کے پروپرائٹر جناب محمد یوسف صاحب، مرید خاص الحاج فاروق سوداگر درویش صاحب اور جدہ سعودی عرب، پاکستان اور افریقہ کے مریدین واحباب شریک سفر تھے۔

☆......مہاراشٹرا کا تعلیمی شہر 'پونے' کے نصیبے کی ارجمندی کہ اس برس حضرت تاج الشریعہ پہلی بار یہاں جلوہ فگن ہوئے۔ انا صاحب مگر اسٹیڈیم نہرو نگر پمپری چنچور پونے میں تاحد نظر 'امام احمد رضا کانفرنس' کی سرپرستی فرمائی۔ حضرت مولانا محمد عبد المصطفیٰ رودولوی اور حضرت مولانا غلام محی الدین سبحانی صاحبان نے اپنے مواعظ حسنہ سے بندگان خدا کو محظوظ کیا۔ یہ اہم پروگرام ڈاکٹر سعید احسن صاحب اور احباب اہل سنت کی محنت وکوشش کا ثمرہ تھا۔

☆......اسٹیل سٹی جمشید پور کا دورہ کیا۔ قائد اہل سنت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے عرس چہلم میں شرکت فرمائی۔ مکہ مسجد میں نماز مغرب پڑھائی۔ بعد نماز عشا آزاد نگر کے وسیع گاندھی میدان میں اجلاس عام سے خطاب فرمایا۔

☆.........................۲۰۰۳ء:

☆......ماہ فروری میں ٹاٹانگر جمشید پور کا سفر اختیار کیا۔ باری نگر ٹیلکو میں 'مسجد رضا' کا سنگ بنیاد رکھا۔ تب پھر جلسۂ عام سے خطاب فرمایا۔ پھر ظاہر ہے کہ لوگ ٹوٹ کر داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......اعلیٰ حضرت کے مرشد اجازت سراج السالکین حضرت سید شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں علیہ الرحمہ کے 'جشن صد سالہ نوری' منعقدہ 'محفل ہال' مدن پورہ، بمبئی میں شرکت فرمائی۔

☆......دھانو روڈ، ضلع تھانے کا دورہ کیا۔ایک سرائے کا افتتاح فرمایا اور بموقع عرس مفتی اعظم ہند، بنام 'مفتی اعظم ہند کانفرنس' سے خطاب نایاب کیا۔

☆......پور بندر اور کا پور، کاٹھیاوار کا طویل دورہ کیا۔

☆......تاج الشریعہ نے ۸/اگست کو 'شرعی کونسل آف انڈیا' کی تاسیس فرمائی۔جس میں اقطار ہند کے علما، فقہا، مفتیان کرام اور دانشوران ملت نے شرکت کی۔

☆......ماہ اگست کو سری لنکا کے سفر پر روانہ ہوئے۔ساتھ میں مفتی عسجد رضا صاحب اور مفتی محمد شعیب رضا صاحب بھی تھے۔اسی سفر فوز ظفر میں شاہ فضل رسول بدایونی کی مشہور کتاب 'المعتقد المنتقد' [فارسی] کا اردو ترجمہ کا آغاز سری لنکا میں ۲۳/اگست کو ہوا۔سفر وحضر کے کچھ چھ مہینوں میں یہ ترجمہ مکمل ہو کر شائع بھی ہوا۔بمبئی اور بریلی میں یہ کام ہوتے ہوئے اس خاکسار راقم نے بھی دیکھا ہے۔جس کا ذکر اس مضمون میں کیا گیا ہے، جو 'تجلیاتِ تاج الشریعہ' طبع بمبئی ۲۰۰۹ء میں شامل اشاعت ہے۔

☆......ستمبر کے مہینے میں احسن العلما کی شان میں تاج الشریعہ نے ایک منقبت لکھی اور فون کر کے سید شاہ محمد اشرف دام ظلہ کو لکھوا کر سالنامہ 'اہل سنت' مارہرہ میں شائع کرانے کی گذارش بھی کی۔پوری منقبت سالنامے ۲۰۰۳ء میں دیکھیں۔یہاں اس مطلع و مقطع ملاحظہ کیجیے:

حق پسند و حق نوا و حق نما ملتا نہیں	مصطفیٰ حیدر حسن کا آئینہ ملتا نہیں
یاد رکھنا ہم سے سن کر مدحت حیدر حسن	پھر کہو گے اختؔر حیدر نما ملتا نہیں

☆......جامعہ قادریہ، پونے، مہاراشٹر کا ایک نامی گرامی تعلیمی ادارہ ہے۔بانی تو حضرت علامہ نوشاد عالم رضوی غازی پوری، مقیم افریقہ ہیں، مگر اسے پروان چڑھانے میں حضرت مفتی محمد ایاز صاحب مصباحی کلکتوی کا کلیدی کردار رہا ہے۔مفتی موصوف اور ڈاکٹر سعید احسن قادری کی کاوش ومحنت سے حضرت تاج الشریعہ اس ادارے کے سالانہ پروگرام میں تشریف لے گئے۔سرپرستی فرمائی اور شہر پونے کے علاوہ ان جوار و دیار کے انگنت افراد نے سلسلے میں داخل ہو کر اپنے دین وایمان مکمل حفاظت کر لی۔پونے کا وانباڑی میدان، جہاں یہ پروگرام ہوا تھا، آج بھی گواہ ہے۔پونے کا یہ دوسرا دورہ تھا۔

☆......تاج الشریعہ کے فرزند فرید حضرت مولانا محمد عسجد رضا صاحب نے پہلا فتوی لکھا۔

☆......۲۰۰۴ء:

☆......۲/۳ ستمبر کو تاج الشریعہ کی سر پرستی میں ’شرعی کونسل‘ کا پہلا دو روزہ فقہی سیمنار ہوا۔ جس میں جید وجلیل القدر فقہا ومفتیان کرام نے شرکت کی۔

☆......اپنے قائم کردہ معروف ادارہ ’جامعۃ الرضا‘ متھرا پور کے منتہی طلبہ اور زیر تربیت افتا علما کو خصوصی درس دیا۔

☆......تاج الشریعہ کے والد گرامی مفسر اعظم ہند حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان قادری عرف ’جیلانی میاں‘ قدس سرہ کے حوالے سے بمبئی کی معروف تنظیم ’رضا اکیڈمی‘ نے ’جشن صد سالہ ولادت جیلانی میاں‘ منایا۔ جس میں تاج الشریعہ نے شرکت فرمائی۔

☆......اس برس بھی شہر پونے کا نصیب اوج وموج پر رہا۔ حضرت مفتی محمد شاکر عادل صاحب کوشش وخواہش اور دعوت پر تاج الشریعہ نے پونے کا پورا خیال رکھا۔ مشہور تعلیمی ادارہ ’اعظم کیمپس‘ میں پروگرام ہوا اور تاریخ ساز پروگرام ہوا۔ دین و دانش سے جڑے لاکھوں بندوں نے جی کھول کر دیدار تاج الشریعہ کیا اور داخل سلسلہ ہوئے۔ پونے کا یہ تیسرا دورہ تھا۔

☆......تعلیم وتدریس کا جو بیج تاج الشریعہ نے ۱۹۹۵ء میں شرور کی سرزمین کے سپرد کیا تھا، اب وہ ایک گھنا درخت بن چکا تھا۔ ۲۰۰۳ء میں اس کے لیے ایک وسیع زمین فراہم کی گئی۔ شاندار تعمیری کام ہوا۔ اب ۲۰۰۴ء میں اس کا از سر نو تعمیری و تعلیمی افتتاح ہوا۔ اس اہم پروگرام میں بھی تاج الشریعہ نے کرم فرمایا اور منعقدہ پروگرام کی سر پرستی فرمائی اور اب اس مکتب کا نام تاج الشریعہ نے ’جامعہ کنز الایمان‘ رکھا۔ اس سفر میں صاحب زادۂ گرامی حضرت مفتی محمد عسجد رضا صاحب شریک سفر تھے۔ مدبر عالم دین حضرت مولانا سہیل احمد صاحب رضوی کی کارکردگی اس ادارے کی تعمیر وترقی میں نمایاں حیثیت رکھتی ہے۔

☆......۲۰۰۵ء:

☆......بمبئی کا سفر کیا اور ۲۰/ مئی کو نکلنے والے ’جلوس غوثیہ‘ کی صدارت وقیادت فرمائی۔

☆......افریقہ کے کئی ممالک کے دورے کیے۔

☆......۵/ جولائی کو باسنی، ناگور، راجستھان تشریف فرما ہوئے۔

☆......۲۱/۲۲/ اگست کو ’شرعی کونسل آف انڈیا بریلی شریف‘ کے زیر انتظام دوسرا دو روزہ

'فقہی سمینار' ہوا۔
☆......بمبئی کا سفر کیا اور ۲۰ رمئی کو نکلنے والے 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔
☆......افریقہ کے کئی ممالک کے دورے کیے۔
☆......................۲۰۰۶ء:
☆......۱۱ راپریل، خاکسار کی ذاتی دعوت پر پہلی بار میرا روڈ، من مضافات بمبئی تشریف لائے۔ 'امام احمد رضا کانفرنس' کی سرپرستی کی۔ وعظ کیا اور سلسلے کی اشاعت فرمائی۔
☆......۱۰ رمئی کو بمبئی تشریف فرما ہوئے اور 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔
☆......۹/۸ رجولائی کو تیسرا 'فقہی سمینار' زیر اہتمام 'شرعی کونسل' منعقد ہوا۔ اس سمینار کی خاص بات یہ رہی کہ امین ملت حضرت سید شاہ محمد امین میاں صاحب قبلہ زیب سجادہ عالیہ مارہرہ مطہرہ، نائب سجادہ رفیق ملت حضرت سید شاہ نجیب حیدر میاں صاحب قبلہ مارہرہ مطہرہ، رئیس الاتقیا حضرت سید شاہ اویس مصطفیٰ واسطی بلگرامی اور امین شریعت مدھیہ پردیش حضرت مولانا شاہ محمد سبطین میاں علیہ الرحمہ نے سرپرستی فرمائی۔ دوسری خصوصیت یہ رہی کہ اس میں شریک اکناف ہندوستان کے علما، مفتیان کرام اور مشائخ عظام نے باتفاق رائے 'قاضی القضاۃ فی الہند' کا سہرا تاج الشریعہ کے زیب سر کیا۔
☆......................۲۰۰۷ء:
☆......بمبئی جلوہ بار ہوئے اور ۲۹ راپریل کو نکلنے والے 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔
☆......بموقع عرس رضوی، علما ومشائخ کے ازدحام میں برسر اجلاس عام تاج الشریعہ کو 'قاضی شرع' اور 'حاکم اسلام' کے خطاب سے یاد کیا گیا اور علما ومفتیان کرام نے اسے تسلیم وقبول کیا۔
☆......مارچ کے مہینے میں 'اجلاس آل انڈیا تبلیغ سیرت' بنارس میں شرکت فرمائی۔
☆......۲۹/۲۸ رجولائی کو 'شرعی کونسل آف انڈیا' کا چوتھا دوروزہ 'فقہی سمینار' ہوا۔
☆......۱۳ راگست، صدر العلما حضرت مفتی شاہ محمد تحسین رضا خان علیہ الرحمہ کا وصال حادثاتی طور پر مہاراشٹر کے شہر ناگ پور کے تبلیغی دورے میں ہوا۔ ۱۵ ر بریلی شریف نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جس کی امامت تاج الرشریعہ نے کی۔ اس میں کوئی آٹھ لاکھ افراد کا مجمع تھا۔
☆......ماہ مارچ، ریاست کرناٹک کی راجدھانی بنگلور کا سفر کیا۔ جامعہ حضرت بلال، ٹیانڑی کے بانی حاجی امیر جان صاحب، اراکین واساتذہ جامعہ اور احباب اہل سنت کے زیر انتظام 'تحفظ

سنیت کانفرنس‘ کی سرپرستی فرمائی۔ مفتی محمد شعیب رضا صاحب ساتھ تھے۔ اس سفر میں ایک کرامتی واقعہ بھی رونما ہوا۔ وہ یہ کہ ایئرپورٹ سے قیام گاہ پر جاتے ہوئے ’فوروہیلر کے اوپر ایک خاص بیگ تھا، جس میں خاص کاغذات، پاسپورٹ اور کچھ روپے بھی تھے، تیز رفتاری میں کہیں گر گیا۔ مفتی شعیب رضا نے جناب موسیٰ رضوی سے گاڑی روکنے اور پیچھے مڑنے کو کہا، تو حضرت تاج الشریعہ نے سن کر فرمایا ’پیچھے نہیں، آگے ہی چلو، بیگ مل جائے گا‘۔ کچھ ہی دور اور دیر چلے تھے کہ ’ایک اجنبی شخص سڑک کے کنارے بیگ لیے کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ آپ کا یہ بیگ پیچھے گر گیا تھا۔ لے لو‘۔

☆......دار العلوم شاہ جماعت، ہاسن، کرناٹک کے سربراہ حضرت مفتی محمد شریف الرحمٰن رضوی کی دعوت پر ہاسن گئے۔ جلسۂ دستار بندی کی سرپرستی اور فارغ ہونے طلبہ کی دستار بندی فرمائی۔ مفتی شعیب رضا صاحب، جو ہمراہ تھے، نے خطاب کیا۔

☆...... پاسبان ملت حضرت علامہ مشتاق احمد نظامی علیہ الرحمہ کی قائم کردہ ’سنی جمعیۃ العلما کمیٹی‘ شیموگہ کے اصرار پر وہاں تشریف فرما ہوئے۔ ’تحفظ مسلک اعلیٰ حضرت کانفرنس‘ کی سرپرستی فرمائی اور مفتی شعیب رضا اور دیگر خطبا نے تقریریں کیں۔

☆..................۲۰۰۸ء:

☆...... ماہ اپریل کو بمبئی تشریف لائے اور ۱۷/اپریل کو نکلنے والے ’جلوس غوثیہ‘ کی صدارت و قیادت فرمائی۔

☆......۱۴/جون کو شہر اودے پور، راجستھان کا سفر کیا۔ مجمع عام کو خطاب کیا۔ سلسلے کی اشاعت ہوئی۔

☆......۱۹/جون کو تاج الشریعہ مقام آدونی، ضلع کرنول، آندھرا پردیش میں تھے۔ حضرت صوفی قادر ولی صاحب رضوی کے اہتمام میں من انجمن محبان اولیا آدونی منعقدہ ’عظمت مصطفیٰ کانفرنس‘ کی سرپرستی فرمائی۔ یہ وہاں کا پہلا دورہ تھا۔ بڑی تعداد میں لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......۲۵/۲۶/جولائی کو بریلی شریف میں پانچواں دوسرا ’فقہی سمینار‘ ہوا۔

☆......۲۲/تا۲۶/اگست، دمشق، شام کا چار روزہ تفصیلی دورہ کیا۔ اس سفر کی ایک مختصر رپورٹ اردو میں مولانا محمد ثاقب اختر صاحب نے لکھی ہے اور اس کا انگلش ترجمہ حضرت مولانا کلیم رضا قادری نے کیا ہے، جو ساؤتھ افریقہ سے شائع ہوا ہے۔

☆......تاج الشریعہ نے مع اہل وعیال چوتھا حج کیا۔

☆......ہزاری باغ، جھاڑکھنڈ کا سفر کیا۔ مسجد کی بنیاد رکھی۔ رات کے پروگرام میں تقریر ونصیحت فرمائی۔

☆..................۲۰۰۹ء:

......۱۱راپریل کو باسنی، ضلع ناگور، صوبہ راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......۱۱راپریل کو میرتا سیٹی راجستھان میں جلوہ افروزی ہوئی۔

☆......۱۲راپریل کو 'مکرانہ' راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......۱۲راپریل کو شیرانی آباد بھی تشریف فرما ہوئے۔

☆......ماہ اپریل میں حرمین شریفین حاضر ہوئے اور عمرہ ادا کیا۔

☆......۲۹راپریل تا ۴رمئی کو دمشق، شام کا دورہ کیا۔ اس چار روزہ دورے میں وہاں کی اہم دینی وعلمی شخصیتوں سے ملاقاتیں، ضیافتیں اور علمی وروحانی باتیں وبحثیں ہوئیں۔ جامعات و کلیات کے شیوخ واساتذہ کی طرف سے بھی دعوتیں ہوئیں۔ جن میں شرکت فرمائی اور علمی و اعتقادی موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ ایک خاص بات یہ ہوئی کہ وہاں کئی برسوں سے گرمیوں کے موسم میں بارش نہیں ہو رہی تھی۔ علما وخواص کی استدعا پر تاج الشریعہ نے دعا کی، تو بارش برسنا شروع ہوئی۔ یہ دیکھ کر وہاں کے باشندے بے حد متاثر تھے۔

☆......۳رمئی کو مصر العربیہ روانہ ہوئے۔ ۴رمئی کو تاج الشریعہ کی ملاقات امام اکبر شیخ ازہر سید محمد طنطاوی سے ہوئی۔ اسی دن شام کو حضور تاج الشریعہ کے اعجاز واستقبال میں ایک تاریخی پروگرام 'مرکز عبداللہ کامل ہال' میں منعقد کیا گیا۔ جس میں نائب رئیس جامع ازہر شیخ طٰہٰ ابو کریشہ، شیخ طٰہٰ حبیشی الدسوقی، دکتور فجی حجازی، دکتور احمد ربیع احمد یوسف، دکتور حازم احمد محفوظ، شیخ جمال فاروق الدقاق، شیخ محمد حبیب وغیرہ کے علاوہ جامع ازہر، جامعہ عین الشمس، جامعہ قاہرہ اور جامعہ دول العربیہ کے کثیر اساتذہ اور دنیا بھر کے زیر تعلیم طلبہ نے شرکت کی۔ ۵رمئی کو شیخ الازہر ودیگر شیوخ واساتذہ کی طرف سے ایک شاندار تقریب منعقد کر کے 'فخر ازہر' کا تمغہ تاج الشریعہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ چار روز وہاں رہ کر ۶رمئی کو روانہ ہوئے اور بریلی شریف پہنچے۔

☆......یہ نومبر کا مہینہ تھا۔ حضرت تاج الشریعہ نے کرناٹک والوں کو خصوصی وقت عنایت فرمایا۔ پہلے ہبلی والوں کو نوازا۔ پھر ہاویری والے فیض یاب ہوئے۔ تب پھر کرناٹک کی منی راجدھانی شہر بلگام تشریف لائے۔ آل کرناٹک 'پیغام رضا کانفرنس' جو بوڈا آفس گراؤنڈ میں

منعقد ہوا تھا، کی سر پرستی فرمائی۔ یہ ایک تاریخی اہمیت والا پروگرام تھا۔ مفتی محمد شعیب رضا صاحب، صاحب زادہ بدر ملت حضرت علامہ محمد جمال الدین صدیقی اور اسم با مسمیٰ حضرت مفتی محمد مجاہد الاسلام صاحب رضوی اپنے اپنے خطابات کے گوہر لٹائے۔ رضوی دولہا جب شہ نشین ہوا، تو دیکھتے ہی لوگوں کو اپنا دل قابو میں رکھنا مشکل ہو گیا۔ بیسوں ہزار لوگوں نے اپنا دل سینے سے نکال کر تاج الشریعہ کے دامن میں ڈال دیا۔ یہ پروگرام 'جماعت رضائے مصطفیٰ' شاخ بلگام کے زیر اہتمام، دارلعلوم غریب نواز، دار العلوم رضائے مصطفیٰ اور کئی سنی اداروں اور تنظیموں کی حمایت سے منعقد ہوا تھا۔ فاتح بلگام حضرت مفتی منظور احمد رضوی صاحب زید مجدہ اور شہر بلگام کے موجودہ ایم ایل اے عالی جناب فیروز احمد رضوی کے شیر جیسے جگر و گردے کا یہ نتیجہ تھا۔

☆..................۲۰۱۰ء:

☆...... پانچواں حج ادا کیا۔

☆..................۲۰۱۱ء:

☆......۲۳؍ مارچ، ۱۷؍ ربیع الثانی ۱۴۳۲ھ کو جدہ، سعودی عرب سے ہندوستان کے گلابی شہر جے پور ایئر پورٹ پہ اترے۔ وہاں سے بائی کار شہر ناگور شریف محلّہ جاجو لائی میں قائم معروف تعلیمی ادارہ 'جامعہ فیضان اشفاق' کے سالانہ بعنوان 'غوث الوری کانفرنس' کی سر پرستی کی۔ فارغ التحصیل علما و طلبہ کی دستار بندی کی۔ ہزاروں ہزار افراد و اشخاص دامن کرم سے وابستگی حاصل کی۔ مشہور عالم خطیب و مفکر علامہ محمد قمر الزماں اعظمی سیکریٹری ورلڈ اسلامک مشن انگلینڈ کا مفکرانہ و داعیانہ خطاب ہوا۔ جامعہ فیضان اشفاق کے بانی و سربراہ مشہور صوفی و حکیم حضرت قاری محمد عبد الوحید صاحب رضوی دام مجدہ کو اجازت و خلافت بھی عطا فرمائی۔ دوسرے دن جودھ پور ایئر پور سے دہلی کے لیے روانہ ہو گئے۔

☆......۲۳؍ نومبر کو شہر فرخندہ باد حیدر آباد دکن تشریف فرما ہوئے۔ دو دن قیام فرمایا۔ قلب ہشر مغل پورہ گراؤنڈ میں منعقدہ تاریخی پروگرام 'تحفظ اہل سنت و فضائل اہل بیت کانفرنس' کی سر پرست فرمائی۔ شاہین نگر روڈ میں 'مرکز اہل سنت وادیٔ رضا' کی بنیاد کا پتھر زیر زمین سپرد کیا۔ دکن کے چپے چپے سے انسانی مخلوق کا ایک بڑا اسیلاب دیدار تاج الشریعہ کے لیے امنڈ آیا تھا۔ کثیر در کثیر مسلمانان اہل سنت دامن تاج الشریعہ ہاتھوں میں لے کر تجدید کلمۂ طیب کر اور

توبہ کرکے داخل سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ ہوئے۔

☆......۷؍دسمبر کو شہر رام پور کے معروف ادارے الجامعۃ الاسلامیہ کے جشن دستار فضیلت کی سرپرستی فرمائی۔

☆......رسول پور، ضلع جگت سنگھ، اڑیسہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن اڑیسوی کے نام پر قائم 'جامعۃ الحبیب' کے ناظم وروح رواں حضرت مولانا محمد ریاضت حسین صاحب رضوی ازہری کی دعوت پر تشریف فرما ہوئے اور 'جلسۂ عید میلاد النبی و پیغام امن کانفرنس' میں شرکت فرمائی۔

☆.................۲۰۱۲ء:

☆......۲۲؍فروری کو ریاست مدھیہ پردیش کے مشہور شہر اندور کی قسمت کا ستارہ بلندی پر تھا۔ تاج الشریعہ جلوہ بار ہوئے۔ پروگرام میں شرکت وسرپرستی فرمائی۔ لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆......بمبئی جلوہ فگن ہوئے اور ۵؍مارچ کو 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔

☆......خاکسار کی ذاتی دعوت پر دوسری بار میرا روڈ، من مضافات بمبئی تشریف لائے۔ امام احمد رضا کانفرنس میں شرکت کی۔ وعظ کیا اور سلسلے کی اشاعت فرمائی۔ اس بار ازدحام قابل دید تھا۔ کثرت تعداد دیکھ کر پولیس انتظامیہ بھی پریشان تھی۔ تمام روڈ، چوک چوراہے، دکان و مکان، اس کے بالا خانوں اور چھتوں تک لوگ ہی لوگ پھیلے ہوئے تھے۔ ہزاروں ہزار اشخاص دامن خیر وبرکت سے وابستہ ہوئے۔

☆......۱۷؍جون کو الجامعۃ الاسلامیہ رام پور کے جشن دستار فضیلت کی سرپرتی فرمائی اور ختم بخاری بھی کرایا۔

☆.................۲۰۱۳ء:

☆......اس سال کو حضور تاج الشریعہ کی زندگی کا 'گولڈن ایئر' قرار دیا جانا چاہیے۔ اس برس بھی تاج الشریعہ نے عمرے کی سعادت حاصل کی۔ لیکن اس کی اخص الخصائص یہ کہ 'غسل کعبہ' میں شرکت اور 'اندرون کعبہ' داخل ہوکر زیارت، نماز کی ادائے گی اور دعا مانگنے کی سعادتیں میسر آئیں۔ اس کی دعوت کلید بردار کعبہ معظّمہ کی طرف سے تاج الشریعہ کو پہلے ہی سے مل چکی تھی۔ ۱۰؍جون کو تاج الشریعہ اپنے صاحب زادے حضرت علامہ محمد عسجد رضا صاحب اور دیگر حضرات کے ساتھ غسل کعبہ میں شریک رہے تب اندرون کعبہ معظّمہ داخل ہوکر نمازیں اور دعائیں مانگی۔ ۲۸؍منٹ کے طویل وقفے کے بعد جب تاج الشریعہ باہر نکلے، تو معتمرین وزائرین کی آنکھیں تاج

الشریعہ کے انتہائی نورانیت سے منور مکھڑے پر مرتکز ہوکر رہ گئیں۔مسرت انگیز حیرت واستعجاب سے دیکھنے والوں میں ہندوستانی و پاکستانی تو تھے ہی ،سعودی ،عربی ،یمنی ،شامی ، مصری، جزائری ،غرض تمام ہی عالم اسلام کے علماوخواص تھے۔اس عظیم حصول سعادت پر جمیع اہل سنت کی باچھیں کھل اٹھی تھیں۔

☆......اس برس تاج الشریعہ ساؤتھ افریقہ تشریف لے گئے۔دارالسلام ،تنزانیہ، ہرارے، زمبابوے اور ملاوی کا دورہ کیا۔ملاوی میں تاج الشریعہ نے ایک مسجد میں نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔جناب اسلم مرزا بہت ہی حیران تھے کہ حضرت تاج الشریعہ ایک دوسری مسجد میں بھی موجود تھے۔اس سفر صاحب زادہ مولانا محمد عسجد رضا صاحب ساتھ تھے۔

☆......'کاسودہ' اور'پال جل' ضلع جلگاؤں کا سفر کیا۔

☆......علاقہ برار کا خاص آکولہ بھی تشریف لے گئے۔

☆..................۲۰۱۴ء:

☆......اس مرتبہ'شرعی کونسل' بریلی شریف کا تین روزہ'فقہی سیمینار' ۳؍مارچ سے شہر اندور، مدھیہ پردیش میں قائم معروف تعلیمی ادارہ'دارالعلوم نوری' کھجرانہ کے زیر اہتمام ہوا تھا۔ جس میں حضور تاج الشریعہ کی تشریف آوری بنفس نفیس ہوئی۔چار دن قیام رہا۔اس میں خاکسار راقم آثم غلام جابر شمس کی بھی حاضری ہوئی تھی۔

☆......۱۹؍اپریل کو'مکرانہ' راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......مکہ مکرمہ حاضر ہوئے۔عمرہ کی ادائیگی کی۔مدینہ منورہ کی زیارت کی۔

☆......۳؍جون کو رام پور تشریف لے گئے۔الجامعۃ الاسلامیہ کے جشن دستار فضیلت کی سرپرستی فرمائی۔اسی بابرکت موقعے سے قاضی شہر رام پور حضرت مفتی سید شاہ شاہد علی حسنی رضوی زید مجدہ کے صاحب زادے فاضل نوجوان حضرت مولانا سید واجد علی حسنی عرف فیضان رضا صاحب کو اجازت وخلافت سے نوازا۔

☆......۲۸؍اگست کو جرمنی تشریف فرما ہوئے۔اپنے مرید خاص جناب محمد نواز صاحب رضوی [جھارکھنڈ والے] کے گھر قیام فرمایا۔ساتھ میں صاحب زادہ علامہ محمد عسجد رضا صاحب،حضرت مولانا عاشق حسین صاحب،حضرت قاری دلشاد احمد صاحب،حافظ محمد سیف الملک صاحب اور جناب محمد یونس رضوی صاحب تھے۔لوگ زیارت کرکے دم بخود تھے اور داخل سلسلہ ہو رہے تھے۔

☆ ......۲۹/اگست کو ہالینڈ تشریف لے گئے اور حاجی محمد نسیم صاحب کے مکان میں قیام رہا۔محلّہ القمر میں قائم ’نوری جامع مسجد‘میں حضرت نے نماز مغرب پڑھائی۔پھر مقامی علماوعوام کو نصیحت فرمائی کہ وہ اتحاد واتفاق سے رہیں۔مذہب حق اہل سنت،مسلک اعلیٰ حضرت پر سختی سے کاربند رہیں اور اسلام و قرآن اور شریعت وسنت کی ترویج واشاعت کریں۔یہاں بھی بڑی تعداد میں لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆ ......۳۰/اگست کو بروز سنیچر بعد نماز عشا اسی ’نوری جامع مسجد‘ میں بڑے پیمانے پر ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔تمام ہالینڈ کے علماوعوام کا جم غفیر موجود تھا۔یوکے سے بھی علماوخواص کا ایک وفد حاضر اجلاس ہوا۔جس میں بطور خاص بزرگ عالم دین حضرت علامہ محمد اقبال صاحب رضوی کے دونوں صاحب زادے حضرت مولانا محمد کلیم صاحب رضوی اور حضرت مولانا محمد حسین قادری صاحب قابل ذکر ہیں۔اس عظیم اجلاس کو حضرت علامہ محمد عسجد رضا صاحب قبلہ نے خطاب فرمایا اور دین متین اور شرع مبین پر قائم رہنے کی ہدایت فرمائی۔حضور تاج الشریعہ کی دعا پر اجلاس اختتام پذیر ہوا اور پھر لوگ بے تاب ہو ہو کر داخل سلسلہ ہوئے۔حاجی محمد نسیم صاحب کے مکان پر حضور والا نے حضرت مولانا محمد کلیم قادری کو علم حدیث اور اوراد ووظائف کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ ......۳۱/اگست کو ہالینڈ کے دوسرے شہر ایمز رڈن تشریف لے گئے اور جناب الحاج محمد لیاقت صاحب کے دولت کدے پر قیام کیا۔یہاں بھی ’نوری مسجد‘ میں بعد نماز ظہر ایک خوب صورت محفل آراستہ ہوئی اور خوش عقیدہ مسلمان خوش ہو ہو کر داخل سلسلہ ہوئے۔

☆ ......اسی ۳۱/اگست کی شام حضور تاج الشریعہ لزبان تشریف لے گئے۔جناب الحاج محمد عمر صاحب کو میز بانی وتواضع کا موقع ملا۔یہاں آپ کا قیام تین دن رہا۔قرب وجوار اور دور دراز سے لوگ انفرادی واجتماعی طور پر آتے،فیوض وبرکات حاصل کرتے اور داخل سلسلہ ہوتے رہے۔

☆ ......اسی دوران ۲/ستمبر بدھ کو ایک مختصر وقفے کے لیے حضور والا زیورک لینڈ بھی تشریف لے گئے۔

☆ ......۴/ستمبر کو حضور تاج الشریعہ پیرس تشریف لے گئے۔مقامی مسجد میں علامہ محمد عسجد رضا صاحب کا بیان ہوا اور حضور والا نے نماز جمعہ کی امامت فرمائی۔

☆ ......۵/ستمبر اہل پیسیو نے ایک شاندار پروگرام کا اہتمام کیا۔دیار غیر میں بھی عشاق کی کمی نہ تھی۔مجمع کثیر ہوا اور لوگ داخل سلسلہ ہوئے۔

☆ ......۶/ستمبر کو حضور والا فرنک فرٹ،جرمنی تشریف لے گئے اور یہاں ایک شاندار پروگرام بھی ہوا۔قیام حاجی محمد طارق صاحب اور جناب محمد نواز صاحب کے گھر رہا۔یہاں ایک

کشف کا واقعہ بھی پیش آیا۔ وہ یہ کہ جناب محمد نواز صاحب اپنے ایک ملنے والے کے یہاں تشریف لے جانے کے لیے عرض کی اور وہیل چیئر پیش کی، حضور والا نے کسی قدر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس ’ملنے والے‘ کے گھر کوئی تصویر آویزاں تھی۔ خبر ملتے ہی اس ’ملنے والے‘ نے وہ تصویر ہٹادی۔ تب حضور والا کا جلال دور ہوا۔

☆......۷؍ستمبر کو ترکی اور پرتگال جیسے ممالک کے دورے کے روانہ ہوئے۔ ترکی ایئرپورٹ پر مسلم تو مسلم، غیر مسلم بھی حضور تاج الشریعہ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے اور پوچھ رہے تھے کہ یہ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔

☆......بمبئی تشریف ما ہوئے۔ ایک دن دودھ بازار میں منعقدہ ایک پروگرام میں ’مرکز الدراسات ضامعۃ الرضا‘ بریلی شریف کے رحاب میں بنے والی عالی شان و تاریخی ’مسجد حامدی‘ کے تعمیری تعاون کے لیے مطبوعہ ’ہزار کا کوپن‘ تقسیم کیا۔ لوگوں نے لوٹ لوٹ کر اور ٹوٹ ٹوٹ کر یہ کوپن حاصل کیا اور اب تک تبرکاً رکھے ہوئے ہیں۔

☆......قصبہ ساؤدہ، ضلع جلگاؤں کا دورہ فرمایا۔

☆......۲۰۰۱۵ء:

☆......۱۱؍مارچ کو مشہور صنعتی شہر بنارس تشریف لے گئے۔ لکھنو اسٹیشن پر طہارت و ادائے نماز اور ٹرین کے کھل جانے اور پھر رک جانے کا کرامت آثار واقعہ پیش آیا۔

☆......۱۴؍مارچ کو تاج الشریعہ ساؤتھ افریقہ کے دورے پر روانہ ہوئے۔ کئی افریقی ممالک ، ماریشش، ہرارے، زمبابوے اور تنزانیہ کا سفر کیا۔ ساتھ میں صاحب زادہ حضرت مولانا محمد عسجد رضا صاحب بھی تھے۔ دوران سفر ہی آنکھوں میں شدید تکلیف ہونے لگی۔ ۲۲؍اپریل کو ڈاکٹر سے رابطہ کیا گیا۔ ۱۴؍اپریل کو بے حسی و بے ہوشی کی دوا اور انجکشن دیئے بغیر آپریشن ہوا۔ اس درمیان تاج الشریعہ کی زبان مبارک پر درود پاک اور قصیدہ بردہ شریف کے اشعار جاری رہے۔ ڈاکٹر اور ہاسپٹل کا سارا عملہ حیران تھا کہ ’یہ کون سی اللہ والی شخصیت ہے‘۔ اواخر اپریل میں افریقہ سے بریلی واپسی ہوئی۔

☆......۲۶؍اپریل کو باسنی، ضلع ناگور شریف، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......ماہ اپریل کو میرتا سیٹی راجستھان بھی تشریف لے گئے۔

☆......مجاہد سنیت حاجی امیر جان صاحب بانی جامعہ حضرت بلال، ٹیانڑی روڈ، بنگلور کی اصرار آمیز دعوت پر وہاں تشریف لے گئے۔ ایک وسیع وعریض گراؤنڈ میں منعقدہ پروگرام ’مسلک اعلیٰ

کانفرنس' کی سرپرستی فرمائی۔ محدث کبیر حضرت علامہ محمد ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری گھوسی اور قاضی شہر رام پور علامہ سید شاہد علی رضوی خطاب عام ہوا۔ مذہب حق اہل سنت کی پیاسی ومتلاشی قوم وملت کے ایک ہجوم بےتاب نے حضرت تاج الشریعہ کے دامن شرف وسعادت سے اپنا دینی وروحانی رشتہ جوڑا۔

☆.....بمبئی تشریف فرمائے اور ۱ر فروری کو 'جلوس غوثیہ' کی صدارت وقیادت فرمائی۔

☆.....بزرگ عالم دین حضرت مولانا احمد مشہود رضا ۱۹ر ستمبر کو انتقال ہوا۔ حضور تاج الشریعہ پیلی بھیت تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھائی۔ کسی کی گذارش پر بارش برسنے کی دعا بھی فرمائی، تو بارش ہونے لگی۔

☆..................۲۰۱۶ء:

☆......۱۰ر اپریل کو شہر اودے پور، راجستھان تشریف لے گئے۔

☆......اس برس بھی تاج الشریعہ نے حرمین شریفین کا سفر کیا اور حسب معمول عمرہ کیا۔

☆......یہ مارچ کا مہینہ تھا۔ ملک کی نمائندہ تنظیم 'جماعت رضائے مصطفیٰ' شاخ پونے کے اراکین وممبران نے اس پروگرام کو آرگنائز کیا تھا۔ شہر پونے کے معروف علاقے کونڈوا کے وسیع میدان میں یہ پروگرام اپنے رنگ وروپ اور نظم ونسق کے اعتبار سے ایک امتیازی شان کا منہ بولتا ثبوت تھا، جس میں تاج الشریعہ کو ایک جھلک دیکھنے کے لیے مہاراشٹر کے کونے کونے سے فرزندان اسلام اور فدایان مذہب حق اہل سنت معروف بہ 'مسلک اعلیٰ حضرت' ٹوٹ ٹوٹ کر آئے اور جھوم جھوم کر واپس پلٹے تھے۔ رضوی دولہا ہی کچھ ایسا سنہرا وسہانا تھا کہ براتیوں کا جوش وجنون اور شوق وذوق دیدنی تھا۔

☆......شہر آکولہ، مہاراشٹر کا سفر کیا۔

☆......رسول پور، ضلع جگت سنگھ، اڑیسہ میں مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن اڑیسوی کے نام پر قائم 'جامعۃ الحبیب' کے ناظم وروح رواں حضرت مولانا محمد ریاضت حسین صاحب رضوی ازہری کی دعوت پر تشریف فرما ہوئے اور 'جلسۂ عید میلاد النبی وپیغام امن کانفرنس' میں شرکت فرمائی۔

☆..................۲۰۱۷ء، ۲۰۱۸ء: یہ ایک ڈیڑھ سال حضرت تاج الشریعہ کا سفر اسفار تقریباً موقوف رہے اور یہ وقت علالت وعلاج میں گذرا اور پھر ۱۹ر جولائی کی شام وہ گھڑی آ ہی گئی، جس سے ہر ذی روح کو گذرنا ہے۔

☆ ☆ ☆

تاج الشریعہ: حقائق ومشاہدات

[نوٹ: ۷،۲۰۰۸ء میں کلکتہ کے مولانا محمد شاہد القادری رضوی نے حضرت تاج الشریعہ کی حیات وخدمات پر قلم کاروں سے مضامین لکھوا کر ایک کتاب 'تجلیاتِ تاج الشریعہ' کے نام سے مرتب کی تھی، جو ۲۰۰۹ء میں رضا اکیڈمی بمبئی نے شائع کی۔ اس میں اس خاکسار کی بھی ایک حقیرسی تحریر شامل اشاعت ہے، جو یہاں ہدیۂ ناظرین ہے۔ شمس]

گلاب کے پودوں سے گلاب ہی کھلتا ہے۔ جی! گلاب کھلتا ضرور ہے، مگر مرجھا بھی تو جاتا ہے۔ جی ہاں! کھلنا اور مرجھانا اس کی فطرت ہے۔ لیکن ناظرین کی نظروں میں اور ان کی قوتِ شامہ [سونگھنے والی حس] میں گلاب کی رنگت اور خوشبو رچ بس جاتی ہے، ایسی کہ بھلائے، نہیں بھولتی، کھرچے، نہیں کھرچتی، یہ بھی تو اس کا مزاج فطرت ہے۔ امام احمد رضا وہی گلاب تھے۔ ان کی شخصیت کا عکس اور علمیت کی پرچھائیاں ذہنوں میں ایسی رچ بس گئی ہیں کہ بکھیرے، نہیں بکھرتی، ادھیڑے، نہیں ادھڑتی، بلکہ جیسے حنا، جتنا پیسو، رنگ نکھرتا جاتا ہے۔ شوخ رنگ ہوتا جاتا ہے۔ جیسے عود وعنبر اور مشک، جتنا گھسو، خوشبو ابھرتی جاتی ہے، پھیلتی جاتی ہے۔ بس یہی حال امام احمد رضا کی شخصیت اور علمیت کا ہے۔

اسی عقابی، گلابی، گلفام، گلنار، گل ریز نسل سے ایک فرزند فرحت افزا پیدا ہوا، جو فرخ طبع تو تھا ہی، فرخ سیر بھی تھا، فرخ قدم بھی تھا۔ یہ ۱۹۴۳ء کا سن تھا۔ ظاہر ہے، ملک اس زنجیر سے جکڑا ہوا تھا، جسے غلامی کی زنجیر کہی جاتی ہے، لیکن وہ فرزند فرخ نہاد غلام ہندوستان میں آزاد اسلامی مزاج لے کر نمودار ہوا، بلکہ یوں کہیے کہ ان کی پیدائش آزادیٔ ہند کا سویرا ثابت ہوئی۔ لگتا ہے اس فرزند فرخندہ فال کو داغ غلامی لیے اس ملک میں جینا منظور نہیں تھا۔ بالآخر پانچ ہی برس بعد ملک کے غیور مردوں نے وہ زنجیر غلامی کاٹ کر رکھ دی۔ اب یہاں موقع کہاں کہ اس داستانِ خاک وخون کی ایک جھلک ہی سہی، پیش کر دوں۔ اس لیے چلیے، آگے بڑھتے ہیں۔

پرورش، تربیت، تعلیم، ایسے نورفشاں ماحول میں ہوئی، جو خالص علمی تو تھا ہی، مشہور آفاق روحانی وعرفانی بھی تھا۔ عزت وشہرت اور مقبولیت ومرجعیت میں اوج کمال پر نیک نام بھی تھا۔ عمر کی تئیسویں بہار آئی، تو وہ ہدہد کی طرح اڑا، دریائے نیل کے دوش پر قائم 'جامعۃ

الازہر کی شاخ علم پر جا بیٹھا۔ یہ وہی نیل ہے، جو جنوب سے شمال کی طرف بہتا ہے۔ جب کہ دنیا کی ہر دریا شمال سے جنوب کی جانب رواں ہوتا ہے۔ شب تاریک میں رقص عریاں ،کبھی شب شیراز کی صفت تھا، اب نیل کی لہروں پر بھی ہوتا ہے۔ جدہ بھی محفوظ نہیں ہے۔ دوبئ ،شارجہ، بحرین، قطر، مسقط، عمان اور کویت میں بھی کسی نہ کسی صورت میں اس کی جھلک موجود ہے۔ یہ عرب قوم ہیں۔ عرب ملک ہیں۔ نہ معلوم ان کی دینی غیرت اور عربی حمیت شہر اسوان کی کن غاروں میں دفن ہو چکی ہیں۔ جس طرح فراعنۂ مصر کے محلات و مقابر دفن ہیں۔ مگر اس سے قاہرہ مصر العربیہ کی عظمت وشوکت ختم نہیں ہو جاتی۔ چوں کہ یہ نبیوں کی زمین ہے۔ ولیوں کی زمین ہے۔ قدیم ثقافت وتہذیب کی زمین ہے۔ حضرت عمر بن العاص کا بسایا ہوا شہر فسطاط یہیں ہے۔ ان کی قائم کردہ مسجد جامع یہیں ہے۔ جامع ازہر بھی یہیں ہے۔ جامع ازہر کیا ہے، اہل نظر جانتے ہیں۔

وہاں ان کی تعلیم کا زمانہ وہی ہے، جو عرب اسرائیل ٹکراؤ کی تیاری کا ہے دونوں جانب دل و دماغ کی زیریں تہوں میں تصادم کا لاوا پک رہا تھا۔ جب وہ مصر سے واپس آ کر منظر اسلام میں مسند تدریس بچھائے، تو ادھر وہ لاوا پھٹ پڑا اور ادھر بنگلہ دیش کے قضیے پر ہندوستان و پاکستان بھی آمنے سامنے تھا، یعنی ان ملکی اور عالمی تغیرات وانقلاب کا سن بھی وہی ۱۹۶۷ء ہے۔

جب پیدا ہوئے، تو خود اپنے ملک میں جنگ کی تیاری ہو رہی تھی، جنگ جیسی صورت حال تھی۔ تعلیم کی ابتدا کی، تو جنگ شروع ہو کر زوروں پر تھی۔ ہند سے عرب گئے، تو وہاں بھی جنگ کے بادل منڈلا رہے تھے۔ قہر کے بادل برسنے کو بال و پر تول رہے تھے۔ جب واپس آئے، تو یہاں بھی وہی کیفیت تھی، بلکہ ہند، عرب ہر جگہ جنگ چھڑ چکی تھی۔ غرض ابتدائے تعلیم سے ابتدائے تدریس تک ہر طرف جنگوں ہی کا خوف و ہراس تھا۔ مگر ان کے ذہن پر ان سب جنگی صورتوں کا کوئی اثر و ملال نہیں تھا۔ بلکہ وہ جنگی پیمانے پر صرف اور صرف حصول تعلیم ہی پر ساری توجہ مرکوز رکھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان کی ازہری برادری کیا، بلکہ پورے عالم اسلام کے ازہری اخوان پر سبقت لے گیا۔ جس پر خود ازہر یونیورسیٹی مصر اور ہند کو ناز ہے۔

بولیے، وہ فرزند فرخندہ فال کون تھا، جس نے عرب میں ہند کا پرچم لہرا دیا۔ وہ کوئی اور نہیں ،وہ ہے بریلی کے 'امن میاں' کے بیٹے کے بیٹے کے بیٹے، یعنی تاج الشریعہ حضرت علامہ شاہ محمد اختر رضا خان ازہری بن حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم رضا خان قادری بن حجۃ الاسلام حضرت مولانا

شاہ حامد رضا خان قادری بن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رحمہم اللہ المنان۔

جی! یہی وہ تاج الشریعہ ہیں، قاضی القضاۃ ہیں، شیخ الاسلام والمسلمین ہیں، جو عالموں کے عالم ہیں۔ مفتیوں کے مفتی ہیں۔ محققوں کے محقق ہیں۔ متقیوں کے متقی ہیں۔ شیخوں کے شیخ ہیں۔ پیروں کے پیر ہیں۔ مرشدوں کے مرشد ہیں۔ مخدوموں کے مخدوم ہیں۔ ہاں! وہ تاج شریعت بھی ہیں، تاج طریقت بھی ہیں۔ شہباز علم بھی ہیں۔ شہر یار ولایت بھی ہیں۔ وہ اہل سنت کی سنگھار ہیں۔ مسند افتا کی بہار ہیں۔ اہل محبت کے دلوں کے قرار ہیں۔ وہ جب شاعری کریں، تو شعرا شرمائیں۔ جب نثر لکھیں، تو نثر نگار مات کھائیں۔ جب تحقیق کریں یا فتوی لکھیں، تو محققین اور مفتیین دونوں تھرائیں۔ جب ذکر وفکر کی محفل آراستہ کریں، تو عابد و زاہد دونوں گھبرائیں۔ جب وہ انگریزی بولیں، تو انگریزی داں دم سادھے سنیں اور جب عربی بولیں، تو عربوں کی زبانیں گنگ ہوکر رہ جائیں۔ مختصر یہ کہ علم وفن کا وہ کون سا شعبہ ہے ،جس کے ماہرین مجال ہے، آنکھیں اٹھا کر بات کرسکیں۔

کیوں کہ وہ امام احمد رضا کے علم اور حضور مفتی اعظم ہند کے تقوی کا حسین سنگم ہیں۔ ملتقی البحرین ہیں۔ رگیں ان کی ہیں، خون ان دونوں کا ہے۔ بصارت ان کی ہے، بصیرت ان دونوں کی ہے۔ ذہن ان کا ہے، ذہانت ان دونوں کی ہے۔ دل ان کا ہے، درد ان دونوں کا ہے۔ سینہ ان کا ہے، سوز وساز ان دونوں ہے۔ بربط ان کا ہے، مضراب ان دونوں کا ہے۔ شخصیت ان کی ہے، عکس ان دونوں کا ہے۔ یہ ازہری ضرور ہیں، مگر خوشبو بریلی کی ہے۔ کیوں نہ ہو، گلاب کا پھول جو ٹھرے۔

بات تھی عملی زندگی کے آغاز کی، یہ ۱۹۶۷ء کا سن تھا۔ وہی نابغۂ روز گار درسگاہ منظر اسلام بریلی، جہاں ان کی تعلیم ہوئی تھی، تدریس کا سجادہ بچھایا اور درس وافادہ کا آغاز کر دیا ۔منصب افتا ان کا موروثی منصب تھا، فتوی نویسی شروع کر دی۔ افتا کی یہ وہی مسند تھی، جو ۱۲۴۶ھ/۱۸۳۱ء میں قائم ہوئی تھی، بانی تھے امام احمد رضا کے جد امجد امام العلما حضرت مولانا مفتی رضا علی خان علیہ الرحمۃ والرضوان، یعنی حضرت تاج الشریعہ کے جد رابع، حضرت تاج الشریعہ جب سے اس منصب پر بحال ہوئے، تا حال بحال ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ ہزاروں دار الافتا کے امین عام اور رئیس خاص بھی ہیں۔ اسی طرح ہزاروں مدارس و جامعات اور تنظیمات وتحریکات کے صدر وسر پرست بھی ہیں۔

حضور مفتی اعظم ہند کو جو روحانی وعرفانی امانتیں امام احمد رضا اور سراج السالکین حضور نوری میاں مارہروی سے ملی تھیں، وہ سب ۱۹۶۲ء ہی میں حضرت تاج الشریعہ کو منتقل ہو چکی تھیں۔ رشد وہدایت اور بیعت وتلقین بھی ان کا خاندانی منصب تھا، اسے بے حد فروغ دیا اور مزید فروغ دینے کے لیے غالباً ۱۹۸۴ء سے دورہ بھی شروع کر دیا۔ جواب نہ کسی پل فرصت ہے، نہ کسی پل چین ہے۔ تلامذہ کا تعین سر دست ممکن نہیں، البتہ مریدین ومستفدین کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ کبھی آپ نے 'جامعہ نوریہ' باقر گنج کے قیام میں شرکت کی تھی۔ اب ۲۰۰۰ء میں آپ نے 'مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا' کی بنیاد ڈالی ہے۔ جو رقبۂ اراضی اور حسن تعمیر کے لحاظ سے بقول امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی [رحمۃ اللہ علیہ] ہندوستان بھر کے مدارس اہل سنت میں اول نمبر پر ہے۔ تحریر وتقریر سے وابستگی اوائل عمر سے ہی تھی۔

تصانیف وتراجم کی تعداد درجنوں میں ہے۔ فتاوی کی مجلدات بھی ہیں۔ اردو، فارسی ،عربی اور انگلش چاروں زبانوں میں بے تکان لکھتے، پڑھتے، بولتے ہیں۔ اردو اور عربی میں نعتیہ دیوان بھی ہے۔ تصانیف وفتاوی کی خصوصیات تو وہی ہیں، جو چار پشتوں سے ان کے خاندان میں چلی آ رہی ہیں۔ اردو ان کی اپنی زبان ہے۔ عربی ان کی شرست میں شامل ہے۔ فارسیت کو بھی ان پر ناز ہے۔ انگریزی زبان وادب، الفاظ وتعبیرات اور اسلوب وآداب پر کمال مہارت رکھتے ہیں۔ چاروں زبانوں میں پڑھتے، بولتے ہیں یا تصنیف وترجمہ کرتے ہوں، کوئی دقت درپیش نہیں ہوتی۔ بطور خاص وہ جب عربی بولتے ہیں، تو معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ہندی النسل اور عجمی الاصل ہیں، بلکہ خالص عربی النسل والاصل معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے اسلوب ومنہج پر عربوں کو رشک آتا ہے۔ عرب عش عش کرتے ہیں۔ زبان جو بھی ہو، نثر لکھتے ہوں یا شعر کہتے ہوں، اس زبان کا جو اصل مزاج ہے، وہی ان کی نظم ونثر میں سرایت کر جاتا ہے۔ مثلاً اردو میں لکھتے ہیں، تو عربیت وفارسیت سے بالکل پاک لکھتے ہیں۔ قاموسی ادب ہو نے کا شکار ہونے نہیں دیتے ہیں۔

قرآن کریم عرب میں اترا، مصر میں پڑھا گیا اور ہندوستان مین سمجھا گیا۔ قرأتِ قرآن میں تاج الشریعہ نے مصریوں کو پیچھے چھوڑا اور فہم قرآن میں ہندوستانیوں فہم قرآن اور تدبر قرآن کا انداز بتایا۔ یہ عقدہ تب کھلا، جب آپ نے قرآنی لفظ 'ذنب' کی تحقیق فرمائی۔ ارشادات عالیہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل منشا تک وہی پہنچتا ہے، جس رب قدیر کی توفیق خاص ملتی

ہے۔ بخاری شریف کی منتخب احادث ومباحث کی جو آپ نے تشریح وتوضیح کی ہے، اس سے آپ کی مہارت حدیث آئینہ ہو کر سامنے آتی ہے۔ فقہ وفتاوی میں جو تعمق ہے، وہ تو عیاں ہی ہے۔ عمل، تقوی، پارسائی اور پاس شرع آپ کی فطرت ثانیہ ہے۔ شاعری میں جو سوز وگداز ہے، وہ سننے اور سمجھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ علمی شوکت اور شخصی وجاہت تو سبحان اللہ! خدا کا خاص عطیہ ہے۔ عصر حاضر میں تو 'عبقری الہند' ہیں۔ خدا اس 'تاج عبقریت' اور 'تاج شریعت' کو سلامت رکھے۔

یہ تو ہوئے حقائق، اب آیئے! کچھ مشاہدات کی بات کرتے ہیں۔ اولاً میں نے ان کو 'بائسی، پورنیہ' میں دیکھا۔ ثانیاً مبارک پور میں دیکھا۔ ثالثاً بمبئی میں دیکھا۔ رابعاً کالی کٹ، کیرالہ میں دیکھا اور خامساً اب پھر بمبئی میں دیکھ رہا ہوں۔

بائسی میں دید وملاقات اس وقت ہوئی، جب مجھ میں کچھ شد بد پیدا ہو چکی تھی۔ حضرت مولانا رحمت حسین کلیمی کو خدا غریق رحمت کرے، انہی کی محنت وکوشش سے حضرت تاج الشریعہ بائسی کا دورہ فرماتے تھے۔ جب کبھی تاج الشریعہ بائسی تشریف لائے، بائسی میں نہ تل دھرنے کی جگہ ملتی، نہ ہوٹلوں اور ریسٹورانوں میں چائے، ناشتہ اور کھانا ملتا تھا۔ حضرت تاج الشریعہ کی آمد پر خلق خدا اتنی بڑی تعداد ہر چہار جانب سے اُمڈ آتی تھی۔ بارش کے موسم میں میری بستی 'ہری پور' بھی تشریف فرما ہوئے تھے، جس کا ذکر میں نے صدر العلما حضرت مولانا شاہ تحسین میاں علیہ الرحمہ کے مضمون میں کیا ہے۔ یہاں بھی دہرادوں، تو دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

ایک دفعہ برسات میں تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان ازہری بائسی تشریف لائے۔ میرے گاؤں کے حضرت مولانا عبد الحئ نوری، جو میرے قریبی رشتہ دار ہیں، ہری پور جانے کے لیے تیار کر لیے۔ بائسی سے فقیر ٹولی چوک تک تو ماروتی سے لائے، اب وہاں سے پور جو چند قدم پر ہے، کیسے لے جائیں، بیچ میں نالے پانی سے پر تھے، کرایہ کی کوکشتیاں چلتی تھیں، وہ غائب تھیں، کش مکش کے عالم میں مولانا نوری نے چار پائی منگائی۔ ازہری میاں کو بیٹھایا۔ چار علما یا علما نما لوگوں نے کاندھوں پر اٹھایا۔ نالے، پانی عبور کر کے بیٹھک تک لائے۔ حضور ازہری میاں، جو اندر سے جمال، باہر سے جلال میں بھرے ہوئے تھے، ہچکولے، ہلکورے کھاتے ہوئے فرمایا:

'یا اللہ! لوگ مرنے کے بعد چار کے کندھوں سے اٹھائی ہوئی کھاٹ پر سوار ہوتے ہیں۔ آپ لوگوں نے مجھے جیتے جی ہی سوار کر دیا'۔

یہ سن کر لوگ قہقہوں میں ڈوب گئے۔ لوگ آتے گئے، سنتے گئے، قہقہے بلند ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ یہ بات تمام اطراف میں پھیل گئی۔ جو سنتا، ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتا۔ آج بھی لوگ سنتے ہیں، تو زیر لب مسکرا دیتے ہیں۔

مظہر اعلیٰ حضرت امام علم وفن حضرت خواجہ مظفر حسین رضوی، مناظر اعظم ہند حضرت مفتی محمد مطیع الرحمٰن رضوی، صاحب طرز ادیب حضرت مفتی حسن منظر قدیری، عاشق اعلیٰ حضرت مولانا عبدالعزیز رضوی آسجوی، اور مجاہد سنیت حضرت مولانا رحمت حسین کلیمی، یہ وہ حضرات ہیں، جو حضرت تاج الشریعہ کے نہایت عزیز اور احباب با اختصاص میں سے ہیں۔ اگر یہ کچھ گذارش کر دیتے، تو حضرت تاج الشریعہ ضرور قبول فرما لیتے۔ جلسوں میں خطاب تو فرماتے ہی تھے، کبھی نعت پاک بھی سنایا کرتے تھے۔ مگر خاص اور نجی محفلوں میں ان حضرات کی خوب جمتی تھی۔ علمی بحثیں، کبھی شعر و شاعری اور کبھی تفریح و مزاح اور یہ تفریح و مزاح بھی ایک طرح سے علمی ہی ہوتی۔ جب علم وفن کے ان تاجداروں کی نشست ہوتی، تو ظاہر ہے تاج الشریعہ ہی شہ نشین ہوتے۔ میں اور میری عمر کے بچے، جو خدمت پر مامور ہوتے، کان لگان کر سن لیتے۔ گرچہ سمجھنے کی استعداد تو نہ تھی، مگر مترنم آوازوں سے لطف اندوز ضرور ہوتے۔ حضرت مولانا عبدالعزیز رضوی کی بستی آسجہ میں ایک دفعہ حضرت تاج الشریعہ نے نجی مجلس میں نعت پاک سنائی۔ ہوائیں رک گئیں۔ در و بام جھوم گئے۔ بائسی میں تو یہ مجلس برپا ہوتے کئی بار دیکھی ہیں۔

ایک دفعہ حضرت تاج الشریعہ بائسی تشریف لائے۔، تو قیام اس بلڈنگ میں ہوا، جس میں 'ادارہ افکار حق' کا دفتر تھا۔ حضرت تاج الشریعہ نے ادارے کی مطبوعات دیکھیں، تو حد درجہ مسرت کا اظہار فرمایا۔ دعائیں دیں۔ ادارے کی مطبوعات پر پرزور تاثرات اور دعائیہ کلمات تحریر فرمائے۔ غرض بائسی جب کبھی تشریف لائے، قریب سے دید، ملاقات ہو جاتی اور خدمت کا موقع بھی مل جاتا۔

پھر ایک وقت ایسا آیا کہ میں جامعہ اشرفیہ مبارک پور آ گیا، تو یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ مگر جب مبارک پور میں نو پید فقہی مسائل کے تصفیہ کے لیے 'مجلس شرعی' قائم ہوئی، تو علما بورڈ نے حضرت تاج الشریعہ کو فیصل بورڈ کا صدر و سرپرست منتخب کیا اور وہ دو تین بار مبارک پور تشریف لائے۔ جب آپ وہاں تشریف لاتے اور سمینار ہال میں جلوہ فرما ہوتے، تو معلوم ہوتا، حلقۂ علما

میں بدر کامل ضوفگن ہو گیا یا وہ حسین نقش، جو نقاش ازل کا تراشیدہ ہو۔ یہاں کوئی فیصلہ اس وقت تک نہیں ہوتا، جب تک آپ کا اشارۂ ابرو نہ ہو جاتا۔ یہاں بھی خدمت گزاری کا موقع مل جاتا۔ یہاں یہ دیکھا کہ مبارک پور کی قیمہ والی پوری اور پکوڑی حضرت تاج الشریعہ کو بہت پسند تھی۔ یہاں بھی حضرت تاج الشریعہ کی وہی مقبولیت دیکھی، علما تو جان و دل کا نذرانہ لیے حاضر ہی رہتے، طلبہ بھی دیدہ و دل فرش راہ کیے رہتے۔ عوام کا رجحان بھی حد سے زیادہ بڑھا ہوا دیکھا۔

پھر بمبئی آیا، تو بمبئی میں بھی دید و ملاقات کے مواقع میسر آئے۔ جو گیشوری کے جلسے میں عوام و خواص کی وہی کیفیت تھی، جو عام طور پر ہر جگہ دیکھی جاتی ہے۔ بھیونڈی کے جلسے میں تشریف لائے اور جب جانے لگے، تو لوگ سڑک پہ سو گئے۔ بمشکل تمام لوگوں کی فہمائش کی گئی۔ جانے کا راستہ تو دے دیا، مگر ماروتی ہی کو لوگ چومنے لگے۔ جہاں کہیں بھی ہو، بس یہی کیفیت دیکھنے میں آتی ہے۔ کیا خداداد مقبولیت ہے، بس دیکھا کیجیے۔

مرکز الثقافۃ السنیہ کالی کاٹ، کیرالہ کے سالانہ اجلاس میں درجنوں عرب شیوخ وصوفیا زینت اجلاس ہوتے ہیں۔ اس اسٹیج کے لاکھوں فرزندان توحید کے مجمعے میں جب حضرت تاج الشریعہ رونق اسٹیج ہوئے، تو ایسا لگا کہ چودہویں کا چاند گھنے بادلوں کو چیرتے ہوئے نمودار ہوا ہو۔ حضرت تاج الشریعہ نے عربی میں ہی تقریر فرمائی۔ اب کس کے منہ میں زبان ہے، جو کچھ بول سکے یا تقریر کر سکے۔ کیرلا والے، جن کو اپنی عربی دانی پر ناز ہے، وہ تو ہکا بکا تھے ہی، عرب شیوخ بھی سکتے میں آ گئے۔ پروگرام تو چلتا رہا، مگر فقط آئیں بائیں، شائیں اور ٹائیں ٹائیں فش۔

اب جب کہ حضرت تاج الشریعہ اسٹیج سے جانے لگے، تو پورا اسٹیج اور پنڈال سروقد کھڑا ہو گیا۔ کیا عوام، کیا خواص، سب کی نظریں حضرت تالشریعہ کی دستار میں اٹک کر رہ گئیں۔ حضرت تاج الشریعہ جدھر سے گذرتے گئے، یہ لاکھوں لاکھ آنکھین ادھر ہی گھومتی رہیں۔ کیرالہ میں دست بوسی کا رواج نہیں۔ مگر یہاں دست بوسی ہی نہیں، قدم بوسوں کا بھی تانتا بندھ گیا۔ خدایا! یہ کیسی مقناطیسیت ہے۔

ایک دفعہ کہیں جانے کے لیے تیار ہوئے، دستار باندھی۔ دستار کا بل سیدھوں سیدھ نہیں تھا۔ عرض کیا، حضور! اجازت ہو، تو سنوار دوں۔ دستار نکال کر میرے ہاتھ مین دے دی۔ میں نے باندھی۔ پھر آئینہ دیکھا، اب جو انہوں نے دستار کا طرہ، شملہ اور بہار دیکھی، تبسم چہرے پر پھیل گیا۔ دریافت فرمایا: کہاں سے سیکھا؟۔ عرض کیا: یہ انداز میں نے اپنے آئیڈیل استاذ علامہ محمد

ضیاء المصطفیٰ قادری مدظلہ سے سیکھا ہے۔ پھر اس خدمت کا موقع کئی بار عنایت فرمایا۔
کالی کٹ سے حضرت تاج الشریعہ منگلور تشریف لے گئے۔ مجھے ساتھ لے گئے۔ حاجی محمد امین کے گھر قیام تھا۔ اِدھر کیرالا اور اُدھر کرناٹک والوں کو نہ جانے کس نے خبر کردی۔ ایک انسانی سیلاب امنڈ آیا۔ بستیاں ابل پڑیں۔ ایلا کی جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد نماز اور سلام ممبر پہ بیٹھنے کی گذارش کی گئی۔ بیٹھے، قطاروں میں لوگ آنے لگے۔ دست بوسی کرنے لگے۔ کسی کے ہاتھ میں کنگن تھا۔ ڈانٹ کر مسئلہ بتایا۔ کسی نے پاؤں چھولیا۔ جلال میں آگئے۔ اس جلال کی حالت میں جو لوگوں نے ہاتھ طوما، وہ میرا اور حاجی محمد امین کا۔ جب رخصت ہونے لگے، لوگوں کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ آتے جاتے وقت درجنوں کاریں اور ماروتیاں پروانوں کی طرح منڈلانے لگیں۔
۱۱/اپریل ۲۰۰٦ء کو میری دعوت پر میرا روڈ تشریف لائے۔ انتظامیہ کی اجازت تھی، رات ساڑھے دس تک۔ آپ تشریف لائے قریب گیارہ بجے۔ پولیس والوں نے مجھے فون کر کے کہا: پرمیشن کا وقت ختم ہوگیا۔ پرگرام بند کرو۔ میں نے کہا: روڈ پر ٹریفک جام ہے۔ اس لیے ہمارے گرو کی گاڑی لیٹ ہوگئی ہے۔ بس ان کو آنے دیجیے۔ وہ ہمارے انتر راشٹریہ گرو ہیں۔ وہ آکر ہمیں صرف آشیرواد دیں گے۔ پھر پروگرام ختم ہو جائے گا۔ آپ بھی دیکھیں کہ وہ کیسے گرو ہیں۔ اب جو حضور والا کی تشریف آوری ہوئی اور اسٹیج پر شہ نشین ہوئے۔ مسلمان تو مسلمان، قطار در قطار، تا حد نظر، ایڑیوں کے بل کھڑے ہو کر لوگ دیکھنے لگے۔ پولیس والے بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا منظر پیش کرنے لگے۔ آشیرواد لینے اور پاؤں چھونے کے لیے مضطرب ہوگئے۔ مجھ سے کہنے لگے: مولانا جی! ان کو آپ نے کہاں سے بلا لیا۔ یہ تو انسان لگتے ہی نہیں، باپ رے باپ! یہ تو آسمانی مخلوق لگتے ہیں۔ حضور والا کی میرا روڈ یہ پہلی آمد تھی۔
ابھی ۱۷/اکتوبر ۲۰۰۸ء [سانتا کروز میں] باریابی کا موقع ملا۔ ساتھ میں حضرت مولانا غلام ناصر مصباحی بھی تھے۔ حاضر ہوئے، تو دیکھا۔ سامنے 'المعتقد المعتمد' کا پرانا نسخہ ہے۔ مولانا عاشق الٰہی کشمیری فارسی عبارت پڑھ رہے ہیں۔ حضور والا برجستہ عربی ترجمہ لکھوا رہے ہیں۔ ڈیڑھ دو گھنٹے یہ کام ہوتا رہا۔ پھر ہم نے اپنی کئی مطبوعات پیش کیں۔ نہایت خوش ہوئے۔ دعائیں دیں۔ ساتھ ہی تین تازہ مبیضات پیش کیے۔ بعد معائنہ کچھ لکھنے کی گذارش کی۔ فرمایا: رکھ دیجیے۔ حسب فرصت لکھ دوں گا۔ مولانا عاشق سے کہہ دیجیے۔ یاد دلا دیں۔ تب ہم نے رخصت ہونے کی اجازت چاہی۔ فرمانے لگے: آج تو جمعہ ہے۔ نماز ہمارے

ساتھ پڑھیے۔ مجبوری بتایا، تو فرمایا: اچھا! جائیے۔ دعا دی۔ دست بوس ہو کر رخصت ہوا۔ البتہ میرے برادر عزیز مولانا غلام ناصر مصباحی ناظم اعلیٰ جامعہ کنز الایمان اندھیری رک گئے ۔حضرت اقدس کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

ملاقات ومشاہدات کے واقعات بہت ہیں۔لکھوں، تو دفتر تیار ہو جائے۔ابھی اتنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ پھر کبھی تفصیلات و جزئیات قلم بند کروں گا۔ایک خاص بات یہ، جو قریب سبھی دیکھنے والے محسوس کرتے ہیں، وہ ہے حضرت اقدس کا بلند علمی رتبہ، تقوی کا اعلیٰ معیار، بزرگی کا پیکر، اثرات کے لحاظ سے موجودہ شخصیات میں سب سے برتر۔ جہاں تشریف لے جاتے ہیں ،بغیر اطلاع کے ہی چشمے کی طرح آبادیاں ابل پڑتی ہیں۔آناً فاناً اردگرد جلوس کا سماں ہو جاتا ہے ۔ یہ خداداد مقبولیت ان کی ولایت وکرامت، علمیت و مرجعیت کی کھلی دلیل ہے۔ شخصی وجاہت تو وہی ، جو خاص دست قدرت کا تراشیدہ ہو۔ جب زینت اجلاس ،میر محفل ہوتے ہیں، تو دمکتے چہرے پر جیسے شفق کی سرخی سمٹ آئی ہو۔ کہکشاں کا جمال اتر آیا ہو۔قوس وقزح رقص کر رہی ہو۔اگتے سورج کی سرخ شعائیں پانی کی سطح پر جس طرح سرسراتے ابھرتی اور گذر جاتی ہیں، یہی کیفیت اس وقت ان کے چہرۂ انور کا ہوتا ہے۔دیکھنے والا نظر جمانا چاہتا ہے، مگر حال یہ کہ نظر ٹھہرتی ہی نہیں عارض منور پر۔ کیا حسن خداداد ہے۔سبحان اللہ! خدا اس ذات بابرکات کا سایہ ہم پر دراز فرمائے۔

[تجلیاتِ تاج الشریعہ، مرتبہ مولانا محمد شاہد القادری رضوی کلکتوی، طبع بمبئی، ۲۰۰۹ء، ص: ۵۵ تا ۶۰]

☆ ☆ ☆

تخصصاتِ تاج الشریعہ

شخصیت، سیرت، علمیت، عبقریت، خدمات، اثرات کا ایک تحلیلی جائزہ

[نوٹ: ۲۰۱۳ء میں مولانا مفتی محمد ابرار احمد رضوی پورنوی نے ایک کتاب بنام 'مناقب تاج الشریعہ' مرتب کی تھی۔ جو برکاتِ مجدد الف ثانی ٹرسٹ، لدھیانہ، پنجاب نے شائع کی۔ زیرِ نظر تحریر بطور 'تقدیم' اس کے لیے لکھی گئی۔ جو شریک اشاعت کتاب ہے۔ شمس]

ہندوستان میں یوپی، یوپی میں روہیل کھنڈ، اور روہیل کھنڈ میں شہر بریلی کی اپنی ایک نمایاں تاریخ ہے، امتیازی شناخت ہے۔ تہذیبی وتمدنی ورثہ بھی قابل رشک ہے۔ خانوادۂ رضویہ کی علمی وادبی، فنی وفکری، مذہبی وتہذیبی، سیاسی وصحافتی، اور سماجی وفلاحی اور دعوتی واصلاحی خدمات، جو شجر سایہ دار کی طرح دراز ہیں۔ ان متنوع خدمات جلیلہ نے شہر بریلی کو عالمی سطح پر جلی سرخیوں میں لا دیا ہے اور مہر وماہ سے زیادہ قابل رشک بنا دیا ہے۔ جی ہاں! یہ نظام قدرت ہے، جسے چاہے، عرش آشیاں کر دے اور جسے چاہے، تہہ خاک یا خاک سیاہ کر دے۔

رسالت و نبوت کا منصب اور ولایت، عارفیت کے مرتبے، شجاعت و شہامت، دولت وثروت، حکومت واقتدار، یہ سب انعامات الٰہیہ ہیں، احسانات ربانیہ ہیں، جو فرد یا قوم ان نعمتوں سے سرفراز ہوتی ہے، اس کی مسؤلیت اور ذمہ داریاں بھی دو چند ہو جاتی ہیں اور اس پر ان نعمتوں کی قدر ومنزلت بھی لازم ہو جاتی ہے، منشاء الٰہی کے مطابق اگر ان نعمتوں کی قدر ہوتی رہی اور ذمہ داریاں نبھائی گئیں، تو یہ سلسلۂ خیر وبرکت دیر تک اور دور تک دراز رہتا ہے اور اگر ناقدری کی گئی، تو یہ نعمتیں خود بخود اپنی بساط سمیٹ لیتی ہیں اور دوسرا فرد یا دوسری قوم پر جلوہ فگن ہو جاتی ہیں۔

خانوادۂ رضویہ کا پس منظر دیکھیے، پیش منظر بھی پیش نظر رکھیے اور پھر بنگاہ انصاف دیکھیے، تو یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ رب قدیر کا یہ احسان عظیم ہے کہ خانوادہ رضویہ نسل در نسل اور پشت در پشت دینی ودنیاوی نعمتوں سے سرفراز ہوتا رہا ہے، جب تک اس خانوادہ کی حکومت واقتدار میں حصہ داری رہی، تب بھی وہ دیندار رہا اور جب دینداری کی تاجداری اسے سپرد ہوئی، تب تو پھر دینداری

اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ عروج پر رہی اور اب تک ہے۔خدا کرے صبح قیامت تک رہے۔

تاج الشریعہ حضرت مفتی محمد اختر رضا قادری دامت برکاتہم العالیہ۔ بظاہر پانچویں، بباطن ساتویں پشت میں ہیں،علم وفضل کی تاجوری اور دین ومذہب کی خدمت گزاری شاہ محمد اعظم خان سے جو شروع ہوئی،تو تاج الشریعہ ساتویں پشت میں ہوئے اور اگر شاہ رضا علی خاں سے مانا جائے،تو یہ عظیم دینی سعادت پانچویں نسل تک جاری وساری ہے۔یہ خاص فضل الٰہی اور عنایت ربانی ہے، یہ سلسلۃ الذہب یوں ہے: مفتی اختر رضا بن شاہ ابراہیم رضا بن شاہ حامد رضا بن امام احمد رضا بن شاہ نقی علی خاں بن شاہ رضا علی خاں بن شاہ حافظ کاظم علی خاں بن شاہ محمد اعظم خاں علیہم الرحمۃ والرضوان۔

حضرت تاج الشریعہ کی سیرت،علوم و خدمت علوم،اہم کارناموں اور ان کے اثرات کا اگر تحلیلی جائزہ لیا جائے،تو درج ذیل خصوصیات وامتیازات جلی طور پر سامنے آتے ہیں،پشتینی کشور کشائی،ابائی علم وفضل،موروثی دیانت وامانت،شخصی شان وشکوہ،ذاتی فضائل وخصائص،علمی جلالت وعبقریت،عملی جمال وکمال،حرارت کردار کی تاب وتپش اور عالمگیر شہرت ومقبولیت، حیات تاج الشریعہ کے تابندہ عنوانات ہیں ۔جن کا مشاہدہ کوئی بھی سر کی کھلی آنکھوں سے کرسکتا ہے۔

تاج الشریعہ کی ولادت ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔آج ۲۰۱۳ء ہے۔تو عمر عزیز ۷۰ برس ہوئی۔ایام طفلی گزرنے کے بعد تعلیم کا آغاز ہوا،تاج دار اہل سنت مفتی اعظم ہند نے بسم اللہ خوانی کرائی۔از ہر ہند جامعہ منظر اسلام سے تعلیم پائی۔اعلیٰ تعلیم جامع از ہر مصر سے حاصل کی۔۱۹۶۶ء میں تکمیل ہوئی۔نہایت امتیازی سند اور انعام سے نوازے گئے اور وطن واپسی ہوئی،تو عمر کی تئیسویں (۲۳) بہار تھی کہ عملی زندگی کی شروعات فرمائی،یوں ان کی خدمات کا دائرہ کم وبیش پچاس برسوں پر محیط ہے۔درس وتدریس،فتاویٰ نویسی،تصنیف وتحقیق،ادب وشاعری،اصلاح وتذکیر،رشد و ہدایت، وعظ وخطاب،نقوش وتعویذات،غرض خدمت علم، اشاعت دین اور خدمت خلق کا کوئی ایسا شعبہ نہیں، جو خالی ہو۔

پشتینی کشور کشائی، جد سابع یا جد خامس سے اوپر کے اجداد نہایت دین دار اور دین پسند رہے، جو حکومت واقتدار کے حصہ دار وشراکت دار رہے،وہ بھی مکمل صداقت وامانت کے ساتھ،شجاعت وشہامت کے ساتھ،قندھار سے لاہور،لاہور سے دہلی اور دہلی سے بریلی

تک ایک تاریخی رکارڈ ہے۔ جد خامس یا رابع کے بعد سرحد حکومت سے ہٹ کر سرحد شریعت کی جو اشاعت و پاسبانی شروع ہوئی، یہ رکارڈ تو اور روشن و تابناک ہے۔ جس کی تابنا کی کے سامنے آفتاب و مہتاب شرما گئے اور ستارے سہم گئے۔

شخصی شان و شکوہ، اس کا گواہ تو مشرق و مغرب کا ہر وہ شخص ہے، جس نے ان کو ایک نگاہ دیکھا ہو۔ چہرے کی چمک، مکھڑے کی دمک، قد رعنا کی بہار، وجود ناز کا رعب، سراپا کی مقناطیسیت، چشم وابرو کی کشش، فرق اقدس سے برستا نور، دہن مبارک سے جھڑتے پھول، خلوت میں ہوں یا جلوت میں، برکتوں ہی برکتوں کا ظہور، غرض ہر جہت اور زاویہ سے ایسا لگے جیسے ساون کی کالی گھٹا والی رات میں گھنے بادل چیر کر چودہویں کا چاند نکلا ہو، ہر نظر شاد، ہر نگاہ مسرور، ہر دل نثار، ہر دماغ مخمور اور ہر فرد زلف محبت کا اسیر، جی! ایسی شان و شکوہ کہ شاید و باید، ہر شخص گردن اٹھا کر، ایڑیاں تول کر اور آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے پر وارفتہ ہو جائے۔

آبائی و موروثی علم و فضل، یہ وہ سعادت ہے، جو خال خال ہی بحال و برقرار رہتی ہے۔ کیوں کہ یہ سعادت جو خاص انعام الٰہی اور فضل رب ہے، قدرشناسی سے مشروط ہے، ساتویں یا پانچویں پشت تک اس سعادت کا پایا جانا مستثنیات سے ہے اور مغتنمات سے بھی، علم وعرفان کا وہ بحر مواج جو سدا سے جاری تھا، ابھی صدی ڈیڑھ صدی قبل اور موج و اوج پر امنڈ آیا، تاج الشریعہ اسی بحر مواج کے تیراک بھی ہیں اور غواص بھی، امین و علمبر دار بھی ہیں اور وارث و نائب بھی، یہ ان کا آبائی وصف ہے اور موروثی کمال بھی، یہ ذاتی بھی ہے اور نسبتی بھی، اکتسابی بھی ہے اور وہبی بھی، ورنہ تاریخ گواہ ہے، حکومت و اقتدار، علم و فن، فضل و کمال، سعادت و شرف، شجاعت و شہامت، شوکت و عظمت، عزت و شہرت، دولت و ثروت، حسن و جمال، مال و منال، مقبولیت و محبوبیت، ہمہ گیری و ہمہ جہتی، ہمہ دانی و ہفت خوانی، تادیر قائم نہیں رہتی۔

پھول جس ڈال پر کھلتا ہے، اس ڈال اور پھول کی تمکنت وططماہٹ اور نزہت و نکہت، میں اس کی جڑ اور زمین کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ یہی حال انسانی نسل و نسب کا بھی ہوتا ہے، گلاب اور گندم، شاہین اور گدھ یکساں نہیں ہوسکتا۔ شخصیت کی تعمیر اور سیرت کی تشکیل میں نسلی تاثیر، نسبتی تکریم، جدّیت وابوّت کی طہارت و شرافت اور گھریلو ماحول کا ضرور عمل دخل ہوتا ہے، قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ کی عبارتیں شاہد ہیں، شواہد پیش کرنا، قاری کا ذہن بوجھل کرنا ہوگا، میں ایسا نہیں کروں گا۔ اہل علم پر سب روشن ہے، اس لئے بھی کہ یہ تحریر تحلیلی و

تجزیاتی اور تاثراتی ہے، علمی اور تحقیقی نہیں۔

یہ سنت ربانیہ رہی ہے کہ ہر دور میں کوئی نہ کوئی شخصیت سر مرجع، مرکز نگاہ اور مشار الیہ ہوتی ہے۔غور وفکر کی ضرورت نہیں، بلا ادنیٰ تامل ارباب خرد کا ماننا ہے۔ اس چوکھٹے میں آج اگر کوئی شخصیت فٹ ہوتی ہے، تو حضور تاج الشریعہ ہی کی شخصیت ہے، علم وفضل میں لا جواب، فکر وفن میں لا جواب، کردار وعمل میں لا جواب، عزت وشہرت، علمیت وعبقریت مقبولیت ومرکزیت، خدمات وکارنامے اور اثرات ونتائج، سب میں لا جواب۔

عملی زندگی کا آغاز تدریس سے کیا، گو یہ سلسلہ زیادہ عرصہ تک دراز نہیں رہا، مگر جتنا وقت دیا، وہ رائیگاں نہیں گیا، ابر نیساں ثابت ہوا، تلامذہ تعداد میں کم سہی، مگر معیار میں ہزاروں پر بھاری ہیں۔ خردمند کمیت نہیں، کیفیت دیکھتے ہیں۔ یوں بھی کل وقتی تدریسی عمل ان کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ اور مفتی اعظم ہند قدس سرہ جمیع اوقات پڑھاتے نہیں تھے۔ مگر مسند علم اور مجلس صحبت فیض میں بیٹھنے والے آفاق پر چھا گئے، تاج الشریعہ ان کے وارث ہیں۔ ان کا بھی یہی نہج ہے۔ حضر ہو یا سفر ہر نشست درس گاہ ہوتی ہے۔ ہر مجلس تربیت گاہ ہوتی ہے، جو بول دیا، ہو گیا، نظر اٹھائی، اثر کر گئی، یہ فیض رسانی تب سے اب تک جاری ہے اور تا حیات جاری رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

منصب افتا ان ہی کو زیب دیتا ہے۔ وہ اس منصب کی زینت بھی ہیں اور سند بھی۔ ان کا فتوی نقل واخذ کا پٹارہ، پشتارہ نہیں، معتمد ومستند ہوتا ہے اور منصوص ومدلل بھی، یہ فتویٰ جسم بیجا ل نہیں ہوتا، تحقیق وتدقیق کی روح کارفرما ہوتی ہے۔ ترتیب مقدمات، دلائل کی پیش کش، متعارض صورتوں میں تطبیق اور اخذ نتائج میں درمختاری، ردالمختاری اور جدالممتاری بصیرت و مہارت کی جھلک موجود ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا وصف ہے۔ جو انہیں میراث میں ملا ہے، سلف کی شان خلف میں تو ہونی چاہیے۔ سینکڑوں دارالافتاء اور درجوں دارالقضا خود ان کی نگرانی میں چلتے ہیں، مرکزی دارالافتا والقضا بریلی ہی میں ہونا چاہیے اور ہے بھی، تمام مفتیوں کے صدر مفتی اور قاضیوں کے وہ قاضی القضاۃ ہیں، عرفاً وشرعاً وہ اس منصب کے سزاوار بھی ہیں۔

تصنیف وتحقیق، یہ شعبہ بکمال رعنائی ان کی دسترس میں ہے، عربی، فارسی، اردو تو ان کی اپنی زبان ہے، انگریزی بھی ان کے دست نگر سے باہر نہیں، ان چاروں زبان کا جو مزاج، منہج، اسلوب، وطیرہ، شیوہ ہے، وہ اس پر کمال قدرت، کمال مہارت، اور کمال شعور

رکھتے ہیں۔نثر و نظم کے تمام اسالیب اور اصناف پر بولتے بھی ہیں اور تحریر بھی فرماتے ہیں، رشحات قلم، جو چالیس کے قریب ہیں، اس تعداد میں تصنیف و تالیف بھی ہے، تحقیق و تنقید بھی، شروحات و حواشی بھی ہیں اور تعریبات و تراجم بھی، سیرت و فضائل بھی ہیں، اور تاریخ و ثقافت بھی، ادب و نقد ادب بھی ہے اور شاعری و شرح شاعری بھی، ہر تحریر کا جلوہ اور جوبن قابل دید ہے۔زیادہ نہیں، صرف ' الصحابة نجوم الاهتدأ ' اٹھا کر دیکھیے۔

بچپن سے سنتا آرہا تھا کہ اہل سنت و جماعت جو برصغیر کے تناظر میں مسلک اعلیٰ حضرت سے معنون و متعارف ہے۔دنیائے عرب میں بد باطنوں اور کور چشموں نے متہم کر دیا ہے اور نیا فرقہ باور کرایا ہے۔نہ کائی دیر تک جمتی ہے، نہ کہرا دیر تک ٹھہرتا ہے، جب پانی برستا یا بہتا ہے، تب کائی ہٹ جاتی ہے اور جب سورج نکلتا ہے، تو کہرا چھٹ جاتا ہے، حضرت تاج الشریعہ جب ان ممالک میں جانے لگے، تو ان کی ذات، زبان، وفور علم، وقار ہستی، قوت اظہار، دلائل کا انبار، حقائق کا انکشاف، روحانی رعب اور جلالت وجود مسعود، بس وہی شفاف پانی اور نصف النہار کا سورج ثابت ہوا۔پھر تو یارانِ حسد پیشہ کی وہ کائی اور کہرا از خود ہٹنے لگی اور چھٹنے لگا۔آج مطلع اور میدان دونوں صاف ہے۔وہ تاج الشریعہ، جن کو کبھی نجدی قوتوں نے گرفتار زندان کیا تھا، آج وہی تاج الشریعہ سرزمین عرب میں، ممتاز و مؤقر تسلیم کئے جاتے ہیں۔کبھی تو دخول حرم پر پابندی تھی، آج دخول حرم کیا، اندرونِ کعبہ جانے اور عبادت کرنے کا موقع مل رہا ہے۔یہ کیسا انعام الٰہی اور احسان ربانی ہے۔تاج الشریعہ کے تبلیغی دورں نے، مجالس و تقاریر نے، عربی تصانیف و تراجم اور دروس و دراسات نے، نہ صرف یہ کہ عربوں کا ذہن صاف کر دیا، بلکہ اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔اس کو کہتے ہیں سچائی وہ، جو سر چڑھ کر بولے، حقیقت و صداقت چھپتی نہیں، چھپتی ہے، دبتی نہیں، اُبھرتی ہے۔

تاج الشریعہ کی دور بیں نگاہوں اور دور رس دوروں نے اس صداقت و حقیقت کو اُجال دیا، ابھار دیا، اچھال دیا اور چھاپ دیا ہے۔یقیناً یہ ان کا اہم ترین کارنامہ ہے، تمام خصوصیات و امتیازات میں سب سے بڑا اختصاص و امتیاز ہے۔جامع از ہر مصر، جہاں انہوں نے تعلیم پائی، جس ادارہ میں تعلیم حاصل کرنے والے اور علمی نسبت رکھنے والے ہزاروں ہزار ہیں، لیکن جن رجال وہ شخصیات پر جامع از ہر کو ناز ہے اور افتخار روا ہے تاج بھی، وہ نہایت اقل قلیل ہیں، ان قابل فخر و ناز شخصیتوں میں تاج الشریعہ کی شخصیت بڑی نمایاں و اہم ہے۔

دورانِ تعلیم تو سند امتیازی وانعام خصوصی حاصل کیا ہی تھا، جامع ازہر نے اب [۲۰۰۹ء] جو ایوارڈ اور 'فخرِ ازہر' کا خطاب دیا ہے، یہ نہ صرف جامع ازہر کا سر، بلکہ ہندوستان کا وقار بھی بلند کر دیا ہے۔ پورے عالم اسلام کی شان بڑھا دی ہے، ناک اونچی کر دی ہے، یہ رتبہ اور اعجاز یوں ہی نہیں ملتا، مطلوبہ اوصاف وکمالات کا جامع ہونا بھی ضروری ہے، تاج الشریعہ ان تمام اوصاف عالیہ کے جامع بھی ہیں اور کمالات غائیہ کے مجموعہ بھی۔

اردو ان کی مادری زبان ہے اور اردو ادب کی گود میں نہ صرف انہوں نے کھیلا ہے ،اس کی تو ندپر کودا بھی ہے، یہ گھر کی مرغی تھی، عربی وانگریزی زبان کے اسالیب وآداب، لغات ومحاورات، مفردات ومرکبات، نثری وشعری سرمایہ ان کے تہہ خانۂ ذہن میں محفوظ ہے۔ یاد رہے بول چال کی زبان الگ ہوتی ہے۔ ادب، تحقیق، تنقید کی زبان جدا ہوتی ہے۔ تاج الشریعہ کی زبان بول چال کی نہیں، علمی وادبی، تحقیقی وتنقیدی ہوتی ہے۔ اظہار خیال ہو، ما فی الضمیر کی آدائیگی ہو، علمی بحث ہو، تحقیقی پہلو ہو، تنقیدی عمل ہو، عقائد اسلام کی مجلس ہو، مناظرہ کی محفل ہو، اصولیات ومسلمات کی تقریب یا شعر وشاعری کی بزم، موقع ومحل کے لحاظ سے آداب بحث کے دائرے میں ذریعہ اظہار وترسیل عربی ہو، تو عربی، انگریزی ہو، تو انگریزی، وہی اسلوب ولہجہ اپناتے ہیں، جو وہاں مطلوب ہوتا ہے۔

حجاز ویمن دمشق وشام، عراق وبغداد، بصرہ، قدس وفلسطین مصر وقاہرہ، جزائر وجارڈن و دیگر عرب ممالک، عرب عمارات، بلاد عربیہ واسلامیہ کے تمام معتمد علمائے محققین اور مستند مشائخ مدققین نے انہیں مانا اور تسلیم کیا ہے۔ یہی نہیں، ہدایت وارشاد، تصوف وعرفان، کی اونچی منزل پر فائز پا کر دست گرفتہ دامن سے وابستہ ہوتے ہیں۔ علوم وفنون کی سندیں بھی لیں ہیں۔ ایسے ہی تصوف وطریقت، ہدایت وارشاد اور سلاسل روحانیت کی خلافت بھی لیں ہیں۔ یہ علماء ومشائخ اپنے یہاں ان کے لئے نہایت اہتمام، احترام، واستقبال کرتے ہیں۔ جان وجگر اور دل ونگاہ بھی فرش راہ کرتے ہیں۔ بات یہیں ختم نہیں ہوتی، عالم اسلام کی علمی، روحانی مقتدر شخصیات ہندوستان میں بریلی شریف تشریف فرما ہوا کرتی ہیں۔ یہ سارا کریڈٹ آج تاج الشریعہ کو جاتا ہے، کبھی یہ کریڈٹ، قطب الارشاد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کو جاتا تھا۔ وہ یاد آج تازہ ہوگئی ہے۔

سند بیعت وارشاد کو بھی ناز ہے، فیضان غوث پاک کے قلمدان کو بھی فخر ہے، طوفان کی جس رفتار سے قادری سلسلہ کی اشاعت ہو رہی ہے، وہ بجائے خود باعث بہجت وسرور

ہے۔ پوری دنیائے اسلام میں تین کرروڑ سے زائد جاں نثار مریدوں۔ سینکڑوں عجمی خلفا اور پچاسوں عرب خلفا کی تعداد تاج الشریعہ کی مقبولیت ومحبوبیت، علمی افادیت، کتابی اہمیت مجلسی برکت اور روحانی تاثر کا کھلا ثبوت ہے اور ابھی یہ سلسلۂ خیر و برکت سیل رواں کی طرح جاری وساری ہے۔ خدا کرے یہ منبع نور ونکہت تا دیر جاری وساری رہے۔

آمال الابرار میں، اعلیٰ حضرت نے تاج الفحول کی شان میں کئی اشعار کہے تھے۔ ایک شعر کا مفہوم یہ تھا کہ تاج الفحول جس آبادی میں جاتے ہیں۔ اس کی رونق بڑھ جاتی ہے اور جب نکل جاتے ہیں، تو ویرانی چھا جاتی ہے۔ ملک العلما علامہ ظفر الدین قادری قدس سرہ نے یہ قصیدہ اعلیٰ حضرت سے پڑھا تھا۔ جب اس شعر اور مفہوم پر پہنچا، ملک العلما کو تعجب ہوا، تو پوچھا، اعلیٰ حضرت نے جواب دیا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے۔ دور حاضر میں یہ شعر اور اس مفہوم کو مستعار لے کر اگر تاج الشریعہ پر فٹ کیا جائے۔ تو ہر صاحب دل اور اہل انصاف ضرور کہیں گے۔ ہاں! ہاں!! آج بالکل یہ صحیح مصداق ہیں۔ کیوں کہ عالم یہ ہے، ہندوستان ہو یا بیرونِ ہند حتی کہ خود ان کے اپنے شہر بریلی میں جب کہ بطور عام اپنے مقام ومحل میں انسان محبوب و ہر دل عزیز نہیں ہوتا، تاج الشریعہ کو جس نے دیکھا، اٗہ کیا، شاد ہوا، جس نے نہیں دیکھا، واحسرتاہ کہا، کفِ افسوس ملا۔ یہ کیسی خدا داد جاذبیت، کشش ومقناطیسیت ہے۔ جس نے دیکھا دل دے بیٹھا، یہ کیسی ایمانی قوت، روحانی شوکت اور شخصی جلالت ہے۔ خوش عقیدہ نہال ہو کر تازہ ہو جاتا ہے۔ بدعقیدہ نڈھال ہو کر تائب ہو جاتا ہے اور غیر مسلم دولت ایمان سے مشرف ہوتا ہے۔ کیا یہ ایک ذات ہے، نہیں، نہیں، ایک مکمل تحریک اسلام ہے۔ انجمن ہدایت و اصلاح ہے۔ مسند ہدایت وارشاد تو ہے ہی، جس کی حرکی دعوت وتبلیغ کا اسپر یچول پاور ہاوس بھی ہے۔ خدا کرے یہ پاور ہاوس سلامت رہے۔

صبح کی سادگی میں سیر چمن کیجیے، روشِ چمن کا نظارہ کیجیے، دیکھیے کھلا ہوا گلاب بارِ حسن سے پھٹا پڑتا ہوگا۔ شبنمی ننھے قطروں یا پھوہار سے ذرا لڑھکا ہوا یا ڈھلکا ہوا ہوگا۔ حضرت تاج الشریعہ وہی گلاب معلوم ہوتے ہیں۔ جب منبر ومحراب پر تشریف لاتے ہیں یا برسرِ اجلاس جلوہ فگن ہوتے ہیں، تو وفور علم، وقار ذات، بار حسن سے نظر جھکی جھکی سی ہوتی ہے۔ قامت وجسامت منحنی ومرنجا مرنج معلوم پڑتی ہے۔ آیات واحادیث میں مرد متواضع کی یہی صفت بیان کی گئی ہے۔ ادا سادہ ہوتی ہے۔ مگر قیامت ڈھاتی ہے۔ اب نہ نظر عارض اقدس پہ

ٹھہرتی ہے، نہ دل قابو میں رہتا ہے۔اس وقت جان نثاری اور فدا کاری کا منظر دیدنی ہوتا ہے۔نگاہ مصروف زیارت تو رہتی ہے، مگر دل نہیں بھرتا۔تب پھر زبانوں سے صدائے اسم ذات بلند ہونے لگتی ہے، اللہ اکبر اللہ اکبر۔تاج الشریعہ کے دادا حجۃ الاسلام علم وعرفان اور وقار حسن میں اپنی مثال آپ تھے۔ان کے نانا مفتی اعظم ہند علمیت وفقاہت اور روحانیت ومقبولیت میں اپنا جواب نہیں رکھتے تھے۔ان دونوں کا پوتا اور نواسہ تاج الشریعہ آج ان کی فٹ فاٹ فوٹو کاپی وعکس جمیل و پرتو حسین ہیں۔

تاج الشریعہ درجنوں اداروں کے بانی اور سینکڑوں مدارس کے سرپرست ہیں۔سب سے بڑھ کر بڑا ادارہ ان کا مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا ہے۔جو وسیع رقبۂ زمین، خوب صورت تعمیر اور نظم تعلیم میں اپنا جواب آپ ہے۔شعبۂ حفظ وقرأت، شعبہ نظامیہ، شعبہ تخصص، شعبہ عربی ادب وانگریزی ادب اور کمپیوٹر کے کئی شعبہ جات ہیں۔شہزادۂ تاج الشریعہ مولانا عسجد رضا خاں زیدہ مجدہ، جو جامعۃ الرضا کی تعمیر وترقی میں شب وروز مشغول ہیں، وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اس رضا تعلیمی کیمپس میں عصری تعلیم کی بھی بنیاد ڈالیں اور یہ عصر حاضر کا تقاضہ بھی ہے۔تاج الشریعہ نے ہند، بیرون ہند سینکڑوں مسجدوں کی بنا بھی ڈالی ہیں۔جامعۃ الرضا کے رحاب میں بننے والی 'مسجد حامدی' ملک کی مشہور، خوب صورت مسجدوں میں سے ایک ہوگی۔

دارالعلوم، دارالقضا، دارالتصنیف، دارالترجمہ، دارالارشاد، دارالضیافہ، دارالصحافہ، دارالاہتمام، مجمع البحوث الشرعیۃ الفقہیۃ، شرعی کونسل سبھی کچھ تو ہے۔ماہنامہ سنی دنیا بھی ہے۔تنظیمی سطح پر جماعت رضائے مصطفے بھی ہے۔خدا کرے تاج الشریعہ کی صحت باعافیت رہے اور یہ سارے ادارے اور شعبے مکمل نظم وضبط اور اصول واوقات کی پابندی کے ساتھ ساون بھادو کی طرح اپنا فیض وفلاح برساتے رہیں۔

سچی بات یہ ہے۔شخصیت، سیرت، علوم، تصانیف، اعمال وکردار، شرافت نفس، طہارت طبع، امتیازات وخصوصیات، خدمات واثرات، ہر زاویہ، ہر زائچہ سے اپنی نظیر آپ، اپنے آپ ممتاز اور اپنے آپ منفرد ہیں۔وارث علوم امام احمد رضا جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند شیخ العرب والعجم سند المحدثین، زین الفقہا مسند المشائخ والمرشدین، تاج الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ شاہ محمد اختر رضا خاں قادری مدظلہ العالی ونفعنا اللہ بطول حیاتہ آمین ثم آمین۔بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۲۵ ؍اکتوبر ۲۰۱۳ کی رات تھی ، میں بریلی شریف میں تھا ،نوجوان فاضل جلیل زیر تربیت نو خیز مفتی مولانا محمد ابرار احمد قادری مصباحی نے مجھے' مناقب ازہری' کا مسودہ دکھایا اور فرمائش کی کہ میں اس پر کچھ لکھ دوں۔ میں نے ان کو رائے دی کہ کتاب کا نام' مناقب تاج الشریعہ' رکھیے اور جب کتاب تیار ہو جائے ،تو اطلاع دیں،شاعروں نے شعری مناقب لکھے ہیں۔ میں شعری تو نہیں ،نثری مناقب لکھ دوں گا۔ان کی تکمیل فرمائش پر یہ تحریر آج (۱۱؍دسمبر ۲۰۱۳) تیار ہو گئی۔ حضرت مولانا محمد ابرار احمد صاحب زید علمہ بے پناہ صلاحیت کے مالک ہیں۔ چوں کہ ابھی جوان ہیں۔اس لئے جذبۂ عمل بھی انتہائی جوش زن ہے۔اگر یہ چنگاری شعلہ جوّالہ بن کر اٹھی ،تو اپنے خانہ وخیمہ کا ہر کونا روشنی سے بھر جائے گا۔ انشاءاللہ المولیٰ۔شرط یہ ہے کہ اسے بادِ مخالف اور ہوائے حسد سے بچایا جائے۔

[مناقب تاج الشریعہ،مرتبہ مفتی محمد ابرار احمد رضوی پورنوی،طبع پنجاب،ص:۲۱ تا ۳۰]

☆ ☆ ☆

جہانِ تاج الشریعہ

زیر ترتیب ہے
جلد ہی قدر دانوں کے لیے سرمۂ چشم بنے گی
ان شاءاللہ مولیٰ الکریم

میر القلم حضرت علامہ

ڈاکٹر غلام جابر شمس پورنوی کی قلمی خدمات

کتب ومقالات کا ایک اجمالی اشاریہ

☆مطبوعات:

۱ مسلکِ مختار،صفحات:۳۲/مطبوعہ،ادارہ افکار حق ، بائسی ، پورنیہ،۱۹۹۳ء
۲ آئینۂ امام احمد رضا،صفحات:۱۵۰،مطبوعہ،ادارہ افکار حق ، بائسی ، پورنیہ۱۹۹۳ء
۳ فضائلِ رمضان وتلاوت ،صفحات:۳۲/مطبوعہ،ادارہ افکار حق ، بائسی ، پورنیہ۱۹۹۴ء
۴ اجالا،(ہندی)صفحات:۴۸/مطبوعہ،ادارہ افکار حق ، بائسی ، پورنیہ۱۹۹۴ء
۵ کلیاتِ مکاتیبِ رضا،(دوجلدیں)صفحات:۸۰۰/مطبوعہ ہندو پاک ۲۰۰۵ء
۶ پروازِ خیال،(فکر انگیز انشائیہ)صفحات:۸۰/مطبوعہ ہندو پاک،۲۰۰۵ء و۲۰۱۱ء
۷ حیاتِ رضا کی نئی جہتیں،(تحقیق وتصنیف)صفحات:۲۰۰/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۰۷ء
۸ خطوطِ مشاہیر بنام امام احمد رضا،دوجلدیں،صفحات:۱۲۲۴/مطبوعہ بمبئی،۲۰۰۷ء
۹ امام احمد رضا:خطوط کے آئینے میں،صفحات:۴۷۰/مطبوعہ بمبئی،۲۰۰۸ء
۱۰ آئینۂ حیاتِ قادری،صفحات:۴۸/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۰۸ء
۱۱ بولتی تصویریں،(وارداتِ قلب،انشائیہ)صفحات:۱۴۰/مطبوعہ،مرادآباد و بمبئی،۲۰۰۹ء
۱۲ تین تاریخی بحثیں،(تحقیق وتصنیف)صفحات:۱۴۴/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۰۹ء
۱۳ مجموعۂ مقالاتِ جہانِ ملک العلماء،(تحقیق وترتیب)صفحات:۱۲۰۰/مطبوعہ،بمبئی۲۰۰۹ء
۱۴ انتخابِ کلامِ عاطف[شاعری:تریب وتقدیم]صفحات۲۰۰،مطبوعہ بمبئی۲۰۰۹ء
۱۵ کلیاتِ عاطف(شاعری:ترتیب وتقدیم)صفحات:۴۷۶/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۱۰ء
۱۶ کاملانِ پورنیہ،سوانحی تذکرہ(تحقیق وتصنیف)صفحات:۴۹۶/مطبوعہ،بمبئی۲۰۱۰ء
۱۷ لمعاتِ ولی،(ترتیب وتقدیم)صفحات:۲۴۰،مطبوعہ،باسنی،ناگور شریف،۲۰۱۰ء
۱۸ امام احمد رضا:ایک نئی تشکیل،(ترتیب وتقدیم)صفحات:۱۹۲/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۱۱ء
۱۹ سفر خوشبو دیش کا،(سفرنامہ)تحقیق وتصنیف،صفحات:۱۴۴/مطبوعہ،بمبئی،۲۰۱۱ء
۲۰ فردوسِ شفاعت،(شاعری:ترتیب وتقدیم)صفحات:۳۶۰/مطبوعہ،بمبئی۲۰۱۱ء
۲۱ تحقیقاتِ امام علم وفن،(دریافت وترتیب)صفحات:۴۷۲/مطبوعہ،بریلی شریف۲۰۱۲ء

۲۲ فکرِ رضا کے نقشہائے رنگ رنگ، (مقالاتِ سیمینار) صفحات: ۳۰۴؍ مطبوعہ، بمبئی ۲۰۱۲ء
۲۳ سیمانچل: آج اور کل، (تحقیق و تجزیہ) صفحات: ۳۲؍ مطبوعہ، بائسی، پورنیہ، ۲۰۱۳ء
۲۴ اعلیٰ حضرت اور علمائے جبل پور، (تحقیق و ترتیب) صفحات: ۲۰۰؍ مطبوعہ، بمبئی، ۲۰۱۴ء
۲۵ اسفار امام احمد رضا: ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ، صفحات: ۴۰؍ مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۵ء
۲۶ شیخ الاسلام: حیات و مکتوبات، [شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی] صفحات: ۳۶۸، طبع کلکتہ ۲۰۱۵ء
۲۷ سفر نامۂ اعلیٰ حضرت (تحقیق و ترتیب) تخمینہ صفحات: ۴۸۸، مطبوعہ بنگلور، دسمبر ۲۰۱۵ء
۲۸ حیاتِ حبابی [مفتی شعبان علی نعیمی بلرام پوری] صفحات: ۱۱۲، مطبوعہ بمبئی، فروری ۲۰۱۶ء
۲۹ مسئلۂ اذان ثانی کا تاریخی پس منظر، صفحات: ۸۰، مطبوعہ بمبئی، مئی ۲۰۱۶ء
۳۰ اجمیر معلیٰ میں شہزادگانِ اعلیٰ حضرت، صفحات: ۸۸، مطبوعہ ناگور شریف، ۲۰۱۷ء

☆ زیرِ طبع و تکمیل:

۳۰ ندوۃ العلما: ایک تحقیقی مطالعہ [تحقیق و تجزیہ] صفحات: قریب ۵۰۰
۳۱ مسئلۂ اذان ثانی کا ایک تفصیلی و تحلیلی مطالعہ، صفحات: ۳۰۰ سے زائد
۳۲ اجمیر پاک میں اعلیٰ حضرت (تحقیق و تصنیف) تخمینہ صفحات: ۲۵۰؍
۳۳ تاج الفحول بدایونی اور اعلیٰ حضرت (تحقیق و ترتیب) تخمینہ: ۲۵۰؍
۳۴ شاہ فاروق حسن صابری رام پوری: حیات و مکتوبات اور صحافتی خدمات کا تحقیقی جائزہ، تخمینہ صفحات: ۵۰۰؍
۳۵ رشکِ مہر و ماہ (مشائخ مارہرہ و علمائے بریلی کا جامع تعارف و تذکرہ) تخمینہ صفحات: ۴۰۰؍
۳۶ کاملانِ پورنیہ، جلد دوم، صفحات: ۵۰۰؍ سے زائد
۳۷ حیات قطبِ پورنیہ، [شاہ محمد یوسف رشیدی] صفحات: ۲۵۰؍ سے زائد
۳۸ دیوانِ رشیدی، [شاہ محمد یوسف رشیدی] صفحات سے زائد
۳۹ حیات مظہر، [مفتی محمد ایوب مظہر رضوی] صفحات: ۲۰۰؍ سے زائد
۴۰ نذرِ فاروق، تخمینہ صفحات: ۳۰۰؍
۴۱ تاج الشریعہ: فاتح عرب و عجم، دو سو صفحات

☆ ادارت و ایڈیڈنگ: [۱] ماہ نامہ ’الثقافۃ‘ اردو، مرکز الثقافہ السنیہ، کالیکٹ، کیرالا، [۲] ماہ نامہ ’ضیائے صابر‘ ملاڈ، بمبئی، [۳] سال نامہ ’مرکزِ رضا‘ ۱۹۹۸ء کیرالا و دہلی، ماہ نامہ ’سراجِ رضا‘ بمبئی مقالات و

مضامین: چالیس سے زائد مقالات ومضامین، جوفرمائش اور ذاتی داعیۂ دل پر لکھے گئے اور سمیناروں وکانفرنسوں میں پڑھے گئے،خصوصی شماروں،نمبروں، ہندو پاک کے مؤقر جرائد ورسائل اور کتابوں میں شائع ہوئے۔وہ رسائل واخبارات، جن میں متواتر میری تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں، مثلاً: ماہ نامہ 'کنز الایمان' دہلی، ماہ نامہ' ماہِ نور' دہلی، ماہ نامہ' جامِ نور' دہلی، سہ ماہی 'الکوثر' سہسرام، ماہ نامہ' اشرفیہ' مبارک پور، سہ ماہی' جام شہود' کلکتہ، سہ ماہی' رفاقت' پٹنہ، سہ ماہی' رضا بک ریویو' پٹنہ، ماہ نامہ' سنی دعوتِ اسلامی' بمبئی، حج میگزین، بمبئی، ماہ نامہ' بطحا' حیدرآباد، ماہ نامہ' اعلیٰ حضرت' بریلی شریف، ماہ نامہ' سنی دنیا' بریلی شریف، روز نامہ ،اردو ٹائمز،انقلاب،راشتریہ سہارا،بمبئی، راشٹریہ سہارا،دہلی، ماہ نامہ' جہانِ رضا' لاہور، سال نامہ وماہ نامہ' معارفِ رضا' کراچی، مجلّہ' المظہر' کراچی، وغیرہ وغیرہ۔

☆اعزازات وسپاس نامے: متعدد اداروں اور اکیڈمیوں کی طرف سے متعدد اعزازات وسپاس نامے اور ایوارڈز، ان میں ایک اہم اعزاز' امام احمد رضا گولڈ میڈل' ہے، جو ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کی طرف سے ۲۰۰۷ء کو دیا گیا۔

☆ مضامین ومقالاقات کا ایک اجمالی اشاریہ:

[۱]فکر رضا: نئے نئے علاقے فتح کر رہی ہے،

الف: سہ ماہی' افکار رضا' بمبئی اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء

ب: ماہنامہ' جام شہود' کلکتہ، مارچ/اپریل ۱۹۹۹ء

[۲]عرس غریب نواز: ایک لمحۂ فکریہ،

الف: سہ ماہی' افکار رضا' بمبئی اکتوبر تا دسمبر ۱۹۹۸ء

ب: سالنامہ' مرکز رضا' کالی کٹ، کیرلا، ودہلی ۱۹۹۹ء

ج: سہ ماہی' الکوثر' سہسرام، جنوری تا مارچ ۱۹۹۹ء،

[۳]صحن مرکز میں سربراہی ملاقات کا ایک منظر، ماہنامہ' الثقافۃ' کالی کٹ، کیرلا، جولائی ۱۹۹۹ء

[۴]' حدائق بخشش' ملیالم، ماہنامہ' الثقافۃ' کالی کٹ، کیرلا، شمارہ اگست ۱۹۹۹ء

[۵]حضرت شیخ شہاب الدین احمد کویا شالیاتی، الف: سالنامہ' مرکز رضا' کالی کٹ، کیرلا، ودہلی ۱۹۹۹ء

ب: ماہنامہ' اشرفیہ' مبارک پور شمارہ مارچ اپریل ۲۰۰۰ء

ج: ماہنامہ' بطحا' حیدرآباد، دکن، شمارہ فروری ۲۰۰۹ء

[۶] شیخ ابوبکر احمد مسلیار، الف: سالنامہ' مرکز رضا' کالی کٹ، کیرلا، ودہلی ۱۹۹۹ء

ب: ماہنامہ 'الثقافہ' کالی کٹ، کیرلا، شمارہ اپریل ۲۰۰۰ء
ج: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی فروری ۲۰۰۶ء
[۷] ملک العلما: مکتوبات رضا کی روشنی میں، الف: ماہنامہ 'کنز الایمان' دہلی شمارہ اکتوبر ۲۰۰۰ء
ب: عظیم وضخیم 'جہانِ ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس، مطبوعہ بمبئی ۲۰۰۹ء میں شامل،
[۹] 'حدائق بخشش' کی اولین اشاعت: ایک تحقیقی وتاریخی جائزہ، ماہنامہ 'کنز الایمان' دہلی ۲۰۰۱ء
ب: ماہنامہ 'جہانِ رضا' لاہور اپریل ۲۰۰۱ء
[۱۰] علامہ ارشد القادری: اپنے مکاتیب کے آئینے میں، ماہنامہ 'جام نور' کا 'رئیس القلم نمبر' جون، جولائی، اگست ۲۰۰۲ء
[۱۱] علامہ ارشد القادری: اہل سنت کے میر کارواں، ماہنامہ 'کنز الایمان' دہلی، جولائی ۲۰۰۲ء
[۱۲] مجموعہائے مکتوباتِ رضا کا تعارف وتجزیہ، الف: سہ ماہی 'رفاقت' پٹنہ اپریل تا جون ۲۰۰۳ء
ب: ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی، خصوصی شمارہ مارچ، اپریل ۲۰۰۵ء
ج: کلیات مکاتیب رضا، جلد اول، دوم مطبوعہ ۲۰۰۵ء کے مقدمے میں بھی شامل ہے۔
[۱۳] جامع الشواہد: ایک تحلیل وتجزیہ، ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی، فروری ۲۰۰۵ء
[۱۴] امام احمد رضا کا اسلوب تحقیق، ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی، جولائی ۲۰۰۵ء
[۱۵] فکر رضا کا ارتقائی سفر اور مکتوباتِ مسعودی، الف: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی، اکتوبر ۲۰۰۵ء
ب: ماہنامہ 'ماہِ نور' دہلی، دسمبر ۲۰۰۷ء
[۱۶] نبیرۂ صدر الافاضل [سید شاہ رضوان الدین نعیمی] سے ایک ملاقات، ماہنامہ 'جہانِ رضا' لاہور، جولائی ۲۰۰۶ء
[۱۷] امام احمد رضا کا سیاسی زاویۂ نگاہ، الف: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی، نومبر ۲۰۰۵ء
ب: کتاب 'پروازِ خیال' مطبوعہ ہند و پاک میں شامل۔
[۱۸] دنیا کو دہشت گردی کی لعنت سے کیسے بچایا جائے، [تحریری مباحثہ] ماہنامہ 'جام نور' دہلی جون ۲۰۰۶ء
[۱۹] حضرت امام ابو العباس احمد، ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی نومبر ۲۰۰۶ء
[۲۰] امام احمد رضا کے ساتھ اپنوں اور بیگانوں نے کتنا انصاف کیا؟۔ مؤثر تدابیر کیا ہو سکتی ہیں؟۔ [تحریری مباحثہ] ماہنامہ 'جام نور' دہلی، اکتوبر ۲۰۰۶ء
[۲۱] امام احمد رضا کی شانِ بے نیازی، الف: ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی، مئی ۲۰۰۷ء
ب ہفت روزہ 'راشٹریہ سہارا' دہلی کا 'امام احمد رضا نمبر' ۲۰۰۷ء

ج: ماہنامہ 'جہانِ رضا' لاہور، مارچ ۲۰۰۸ء

[۲۲] غیر مطبوعہ خطوط رضا کا جائزہ، سالنامہ 'یادگار رضا' رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۷ء

[۲۳] فکر رضا میں ذکر مجدد الف ثانی، الف: سہ ماہی 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی جولائی/ستمبر ۲۰۰۸ء

ب: مجلّہ 'المظہر' کراچی اور ج: 'جہان امام ربانی' کراچی میں شامل۔

[۲۴] دیکھتے ہی دیکھتے شوال آ گیا، ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی، اکتوبر ۲۰۰۸ء

[۲۵] پروفیسر محمد مسعود احمد: چراغ صد انجمن، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی جون ۲۰۰۸ء

ب: ماہنامہ 'کنز الایمان' دہلی، خصوصی شمارہ جولائی ۲۰۰۸ء

ج: ماہنامہ 'جہانِ رضا' لاہور خصوصی شمارہ اگست ۲۰۰۸ء

[۲۶] نادر دہر تھے: پروفیسر محمد مسعود احمد، الف: ماہنامہ 'کنز الایمان' دہلی، جولائی ۲۰۰۸ء

ب: سہ ماہی 'رضا بک ریویو' پٹنہ جولائی تا ستمبر ۲۰۰۸ء،

ج: ماہنامہ 'سیارگان' بمبئی جولائی ۲۰۰۸ء،

د: ماہنامہ 'معارف رضا' کراچی کا 'مسعود ملت نمبر' جولائی، اگست ۲۰۰۸ء

ر: حج ہاؤس بمبئی کے سالانہ 'میگزین' ۲۰۰۸ء میں شامل۔

[۲۷] حضور غریب نواز کا آستانۂ حق پرستانہ اور یہ ملت مرحومہ، ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی ۲۰۰۸ء

[۲۸] علامہ ارشد القادری: یادوں کے نقوش، ماہنامہ 'جام نور' دہلی جولائی ۲۰۰۸ء

[۲۹] ملک العلما کی اولیات: ایک چشم کشا تحریر، الف: روز نامہ 'اردو ٹائمز' بمبئی میں ۳ر و ۴ر جولائی ۲۰۰۸ء کو دو قسطوں میں شائع ہوا۔ ب: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، اگست ۲۰۰۸ء

ج: ضخیم کتاب 'جہانِ ملک العلما' مرتبہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، میں شامل۔

[۳۰] صدر العلما: قدیم اسلاف کے حقیقی وارث، ماہنامہ 'جام نور' دہلی، ستمبر ۲۰۰۸ء

[۳۱] شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی: کچھ یادیں، کچھ باتیں، ماہنامہ 'جام نور' دہلی، نومبر ۲۰۰۸ء

[۳۲] الف: اب دیکھا میں نے اپنا گھر: پورنیہ کی علمی سیر، ماہنامہ 'جام نور' دہلی، جنوری ۲۰۰۹ء

ب: ماہنامہ 'ضیائے صابر' بمبئی جنوری ۲۰۰۹ء

ج: 'کاملانِ پورنیہ' جلد اول مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۰ء کے شروع میں شامل۔

د: سفر خوشبو دیش کا [سفر نامہ پورنیہ] طبع بمبئی ۲۰۱۱ء میں بھی شامل۔

[۳۳] صحیح البہاری: قدیم وجدید تقریظات، الف: ماہنامہ 'جام نور' دہلی، اکتوبر ۲۰۰۸ء

ب: ماہنامہ ’ضیائے صابر‘ بمبئی، جنوری ۲۰۰۹ء
ج: ’جہانِ ملک العلما‘ مرتبہ غلام جابر شمس، طبع بمبئی ۲۰۰۹ء، میں شامل۔
[۳۴] طوطیٔ ہند علامہ قادر بخش سہسرامی: بندگی کے شہر میں، ماہنامہ ’جام نور‘ دہلی فروری ۲۰۰۹ء
ب: ماہنامہ ’سیارگان‘ بمبئی، دسمبر ۲۰۱۰ء
[۳۵] امام احمد رضا کی مکتوب نگاری کا ایک عمومی جائزہ، الف: سہ ماہی ’افکار رضا‘ بمبئی ۲۰۱۰ء
ب: کتاب ’خط و جواب خط‘ مرتبہ غلام جابر شمس، طبع دہلی، ۲۰۱۰ء میں شامل۔
[۳۶] توقیر عرب تنویر عجم پروفیسر مختار الدین احمد، ماہنامہ ’جام نور‘ دہلی اگست ۲۰۱۰ء
ب: ماہنامہ ’بطحا‘ حیدر آباد، جون، جولائی، اگست ۲۰۱۰ء
[۳۷] مولانا کرامت حسین تمنا: حیات وشاعری، الف: ماہنامہ ’سیارگان‘ بمبئی فروری ۲۰۱۱ء
ب: کتاب ’کاملان پورنیہ‘ جلد اول مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۰ء میں بھی شامل ہے۔
[۳۸] قصہ آل انڈیا تنظیموں کا، سہ ماہی ’سواد اعظم‘ دہلی مئی، جون، جولائی ۲۰۱۱ء
ب: کتاب ’بولتی تصویریں‘ مطبوعہ مراد آباد ۲۰۰۹ء اور مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۰ء میں بھی شامل ہے۔
☆ الف: فکر رضا کے نئے زاویے، نئے آفاق، ماہنامہ ’سنی دعوت اسلامی‘ بمبئی جولائی ۲۰۱۱ء
ب: کتاب ’امام احمد رضا: ایک نئی تشکیل‘ مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۱ء میں شامل۔
[۳۹] شاہ محمد حفیظ الدین لطیفی: ایک صد رنگ شخصیت، الف: ماہنامہ ’جام نور‘ دہلی جنوری ۲۰۰۹ء
ب: کتاب: شاہ محمد حفیظ الدین لطیفی اور جہان علم ودانش، مطبوعہ خانقاہ لطیفی رحمان پور ۲۰۰۹ء میں شامل
ج: ماہنامہ ’ضیائے صابر‘ بمبئی، مئی ۲۰۱۲ء
و نیز د: مجموعۂ مقالات ’عرفانِ حفیظ‘ مطبوعہ خانقاہ لطیفی رحمان پور، بارسوئی، کٹیہار ۲۰۱۵ء میں شامل۔
[۴۰] حسان الہند علامہ میر غلام علی آزاد بلگرامی، الف: خصوصی شمارہ سالنامہ ’اہل سنت کی آواز‘ مارہرہ مطہرہ نومبر ۲۰۱۲ء، ب: ماہنامہ ’سنی دعوت اسلامی‘ بمبئی، مئی ۲۰۱۳ء
ج: ’روضۃ الاولیا‘، مصنفہ حسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی کا اردو ترجمہ ’نزہۃ الاولیا‘ از مفتی محمد صابر رضا پورنوی، مطبوعہ سنی جمعیۃ العلما، مالیگاؤں، ۲۰۱۴ء میں بطور حیات مصنف شامل ہے۔
[۴۱] کوہ عزم آہنی کردار پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، [مدیر ماہنامہ ’جہانِ رضا‘ لاہور کے وصال پر]
الف: ماہنامہ ’سنی دعوت اسلامی‘ بمبئی، فروری ۲۰۱۴ء
ب: ماہنامہ ’کنز الایمان‘ دہلی شمارہ مارچ ۲۱۴ء

ج: ماہنامہ 'جہانِ رضا' لاہور کے خصوصی شمارہ ۲۰۱۴ء میں شامل۔
[۴۲] اعلیٰ حضرت کا سفر جبل پور: ایک تحقیقی جائزہ، ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی مئی ۲۰۱۴ء
ب: کتاب 'اعلیٰ حضرت اور علمائے جبل پور' مطبوعہ بمبئی والہ آباد ۲۰۱۳ء میں شامل۔
[۴۳] اجمیر معلیٰ میں اعلیٰ حضرت، الف: ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی جولائی ۲۰۱۴ء
ب: کتاب 'سفر نامۂ اعلیٰ حضرت' مرتبہ غلام جابر شمس، غیر مطبوعہ میں شامل۔
ج: نیز کتاب 'اجمیر معلیٰ میں اعلیٰ حضرت' از غلام جابر شمس، زیر طبع میں شامل۔
[۴۴] شیخ الاسلام علامہ مدنی میاں اور افکار مودودی، آل انڈیا شیخ الاسلام سیمنار منعقدہ ۱۳ر تا ۱۵ر جنوری ۲۰۱۵ء، بمقام بلگام کرناٹک میں پیش کیا گیا مقالہ، مشمولہ 'شیخ الاسلام: شخص و عکس نمبر مطبوعہ، بلگام، کرناٹک ۲۰۱۵ء میں شامل۔ صفحات: ۳۲ر
[۴۵] 'سیمانچل کے مسائل اور ان کے حل' پر خصوصی اشاعت منتخب از 'سیمانچل: آج اور کل' مطبوعہ بمبئی ۲۰۱۳ء، مشمولہ ششماہی 'وجدان' اتر دیناج پور اگست ۲۰۱۴ء تا جنوری ۲۰۱۵ء
[۴۶] خلیفۂ اعلیٰ حضرت مولانا حکیم شاہ غلام احمد شوق فریدی سنبھلی، [اولین تلاش و تحقیق]
الف: ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی جولائی ۲۰۱۵ء
ب: زیر طبع کتاب 'خلفائے اعلیٰ حضرت' از مولانا محمد شاہد القادری کلکتہ میں شامل۔
[۴۷] مکتوباتِ امام احمد رضا کی عصری اہمیت و معنویت، ماہنامہ 'سنی دعوت اسلامی' بمبئی اگست ۲۰۱۴ء، نوٹ: اردو کونسل دہلی کے اشتراک سے رضا فاؤنڈیشن جلگاؤں کے زیر اہتمام منعقدہ سیمنار ۲۹ر مارچ ۲۰۱۵ء میں پڑھا گیا مقالہ، اس سیمنار کی صدارت خود مقالہ نگار نے کی تھی۔
[۴۸] سیمانچل کے مدارس اہل سنت، سالنامہ 'روشنی' کا 'مدارس بہار نمبر' ویشالی، ۲۰۱۵ء
۴۹ شیخ الاسلام شاہ غلام محمد یٰسین رشیدی پورنوی، ماہنامہ 'پیغام شریعت' دہلی، اپریل ۲۰۱۶ء
ب: ماہنامہ 'سنی دعوتی اسلامی' بمبئی، ۲۰۱۶ء
۵۰ مسئلہ اذان ثانی کا تاریخی و علمی پس منظر، پہلی قسط ماہنامہ 'سنی دعوتی اسلامی' بمبئی اگست ۲۰۱۶ء

☆ ☆ ☆